New Era Magazine

تیرا پیار ایک سزا



بقلم نور العرفات

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

تیرا پیار ایک سزا

از نور العرفات

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

حجابببببببب عروج صبح صبح جتنا چیخ سکتی چیخ رہی تھی

----------حجاب اگر اب تم

نیچے نہیں آئی تو میں خود چلی جاؤ گیٔ سکول

----------پھر نا کہنا

بڑے بابا مجھے عوج چھوڑ کر سکول چلی گئی ہیں

----------عروج

عرف عوج نے حجاب کے معصوم سے لہجے کی نقل کر کے بولا

----------حجیییییییی اب مر

بھی جاؤں دھیر ہو رہی ہے میری ماں

----------عروج کی چیخے

اب اس تقی صاحب کے خاموش گھر میں گونج رہی تھی

----------لیکن حجاب بھی اپنی

بات کی پکی کہا کسی کی سنتی ہے

----------یہ تقی صاحب کا

گھرانہ تھا ----------اس کے ایک

پورشن میں تا تقی صاحب اور ان کی بیگم قرینہ اور ان کی شراتی بیٹی عروج رہتی تھی ----------اوپر والے پورشن میں ان کی طلاق یافتہ بہن سدرہ اور ان کی اکلوتی بیٹی اور معصوم سی حجاب رہتی تھی آ گئ یار ہر وقت شور کرتی رہتی ہو ----------توبہ ہے بندہ اب زرا سا دیر سے جاگ جائے تو کتنی باتیں سنے کو ملتی ہیں----------سیڑھیاں اترتی حجاب نے اپنے چہرے پر معصومیت لاکر کہا ----------اس کی اس بات پر صحن کے درمیان میں کھڑی عروج نے اس کو کھا جانے والی نظر ڈالی اور حجاب کی بات کا جواب دینے ہی والی تھی کے قرینہ بیگم کچن سے باہر آئی ارے تم لوگ ابھی تک سکول نہیں گئ ابھی تک ----------ماما میں جانے والی تھی پر آج اس حجاب کی بچی کی وجہ سے لیٹ ہو گئ ہو ----------عروج نے حجاب کو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھتے ہوئے کہا ----------توبہ بڑی ماما ایک دن لیٹ ہو گئ اس کی باتیں سنے ----------حجاب نے بھی اس کو منہ توڑ جواب دیا ----------ایک یہ گھر والے ہی تو تھے جن کے سامنے شیرنی بنتی تھی ----------ابھی ان کی یہ لفظی گولہ باری میں اضافہ ہوتا ایک دم قرینہ بیگم بول پڑی ----------اب تم دونوں کو دیر ہو رہی ہے اب جلدی سے جاؤ شاباش قرینہ بیگم نے دونوں کے جھگڑے کو ہی ختم کر دیا ---------- اور وہ دونوں سکول کے سفید یونیفارم میں ملبوس گھر سے باہر نکل گئ----------

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ اور تقی تاثیر صاحب اور ماجدہ بیگم کی اولادیں تھیں

_____ تقی زرا سنجیدہ طبعیت کا مالک شخص تھا _____سدرہ اپنے بھائی جتنی تو نہیں لیکن یہ بھی سنجیدہ تھی

_____اپنے کام سے کام رکھنے والی _____

پڑھائی کے ساتھ ساتھ اپنی ماں کا ہاتھ بھی بٹاتی تھیں

_____سلیقہ شعار ذہین بچی تھی

_____میٹرک تک تو پڑھائی آسانی سے کر دی

_____اس کے بعد ماجدہ بیگم اس کو بیاہ دینے کے خواب دیکھ رہی تھیں مگر سدرہ نے کالج جانے کی ضد لگا دی

ماجدہ بیگم----------

تو پہلے پہل تو نہ مانی مگر پھر یہ سوچ کر چپ ہوگئی کہ بیٹی نے پہلی بار کچھ مانگا ہے ---------- اب سدرہ نے کالج جانا شروع کر دیا ----------گھر میں کسی کو کوئی اعتراض نہ تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ منظر ایک کلب کا تھا جہاں ہر سو جگ مگ کرتی روشنیاں تھی ---------- پر اس کے ایک کونے پر کسی کا انتظار ہو رہا تھا

---------- یار کب آئے گا جابی ----------یہ آواز

سہیل کی تھی ----------جو

کے اس شور میں اپنی آواز پاس کھڑے ماجد تک پہچانے کے لیے آواز

کو اونچا کر کے بولا تھا

----------ماجد نے اس کے سوال

کا جواب دینا ضروری نہ

سمجھا----------وہ تو اپنے ہاتھ میں

پکڑے سیگریٹ کا دھواں ہوا کے سپرد کرنے میں لگا ہوا ہے

---------- آگیا جابی

---------- سہیل نے تقریباً

چیختے ہوئے کہا ----------ماجد کی

نظریں بھی اس کی طرف

اٹھیں---------- میر جابر رنگ و نور میں

نہائے اس ماحول میں جیسے ہی داخل ہوا

----------ہر طرف ہی ہلچل

مچ گئی تھی ----------یہاں پر

موجود ہر لڑکی نے پلٹ کر دیکھا

---------- لیکن اس

مغرور شہزادے کو کہاں کسی کے دیکھنے سے فرق پڑتا تھا

----------وہ تو ہمیشہ

سے ہی لڑکیوں کی آنکھوں میں رہتا تھا

----------چاہے یونیورسٹی

ہو یا پھر کوئی پارٹی ہو وہ تو جہاں بھی جاتا تھا وہ پر صرف و صرف میر جابر کے چرچے ہوتے

تھے---------- میر جابر کے

پاس سب کچھ تھا ----------

وہ چھ فٹ دو انچ کا خوبرو نوجوان تھا

----------اس کی کالی گہری

آنکھیں ---------- لمبی کالی پلکیں

----------سر کے بال نہ تو

اتنے بڑے تھے کے کندھے سے نیچے جاتے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---------- صرف گدی تک آتے

تھے ----------جن کو وہ ایک دن

میں دس دفعہ صحیح کرتا تھا

---------- قدرتی حوب صورتی

کے ساتھ بیش بہا دولت نے بھی

----------اس کی قدر

بڑھا دی تھی ---------- میر

جابر کا ایک ہی اصول تھا

---------- وہ کبھی کسی بھی چیز میں

پہل نہیں کرتا

تھا---------- چاہیے وہ

کسی سے دوستی ہو، دشمنی ہو ، محبت ہو، جگھڑا ہو

---------- پہل ہمیشہ

دوسری طرف سے ہوتی تھی

---------- ماجد اور سہیل

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے اس کی دوستی میں زیادہ ہاتھ ان دونوں کا تھا

---------- اس کی

زندگی میں جتنی بھی لڑکیاں آئیں تھیں وہ بھی خود چل کر آئیں تھی

----------میر جابر نے کبھی بھی

پہل نہیں کی

----------اے

ے ے جابی کیسا ہے تو

---------- سہیل نے گلے ملتے ہوئے

کہا ----------میں بلکل ٹھیک

تو کیسا ہے ----------جابر نے بھی

اس کو مسکراتے ہوئے کہا

---------- اب میر جابر

ماجد کی طرف موڑا ----------

کہاں تھا تو ---------- ماجد

نے گلے ملتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---------- یاررر تجھے تو پتہ ہے نا

----------اپنے بابا جانی

کے چھ ایجنٹوں سے جان چھڑا کر بڑی مشکل سے سے تم لوگوں تک

پہنچا ہو

یاررررر---------- میر

جابر کا اشارہ اپنے باپ کی طرف سے دیے گئے سیکیورٹی گارڈز کی

طرف تھا ---------- میر

جابر کی اس بات پر دونوں کا قہقہہ

لگا----------ہاں یار تیرے بابا جانی

کچھ زیادہ ہی تیری جاسوسی نہیں کرتے

---------- سہیل جو سیگریٹ

کو منہ میں دبا کر لائٹر سے جلانے کی کوشش کر رہا تھا

---------- اور جابر جو کے ارگرد

نشے میں جھومتی لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا

---------- دونوں نے ماجد کو پلٹ

کر دیکھا ---------- ہاں

یاررر یہ تو ہے ---------- سہیل

نے جیسے ماجد کی طرف داری کی

----------کیا کہ سکتا ہوں میں

----------میر جابر کی تو جیسے دکھتی

رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہو

----------اس لیے اس نے افسوس

سے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماضی#

وہ آج میر شہباز کے کہنے پر اس سے ملنے کے لیے ایک ریسٹورنٹ

میں ملنے آئی تھی

---------- وہ اس کے آنے

سے پہلے ہی آ چکا تھا اور اس کا انتظار کر رہا تھا

----------اس کو آتا دیکھ کر وہ اپنی

کرسی سے اٹھ گیا تھا

---------- وہ اپنے وجود کو

کالی لٹھے کی چادر میں چھپائے ہوئے تھی

----------اپنے مردہ

قدم اٹھا رہی تھی ---------- اس

کے قدموں میں جان نہیں رہی تھی

----------جو اس بات کا ثبوت تھا کے

وہ اس کو دیکھ چکی ہے----------

میز کے قریب آتے ہی اس نے اس کی طرف کی کرسی کو تھوڑا کھسکا

کر میز سے دور کیا تھا

---------- بیٹھو

---------- میر شہباز نے ہلکی سی آواز

میں کہا ---------- سدرہ کی

شکل دیکھ کر ہی پتہ چل رہا تھا کہ اس دوری کو اس نے بھی برداشت

کیا ہے ---------- خالی میر

شہباز ہی اس ہجر کی شب نہیں کاٹ رہا تھا

----------اس دوری کے کافی سارے

سانپوں نے اسے بھی کاٹا ہے

----------اس کا وجود

بھی زہر آلود ہوا تھا

---------- نم

آنکھیں اور ان آنکھوں کے نیچے کالے سیاہ گہرے ہلکے

---------- اس کے رت

جگوں کا حال بیان کر رہے تھے

---------- کیسی ہو

---------- میر شہباز

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے کہا ----------

کیسی ہو سکتی ہو

----------سدرہ

نے نم آنکھوں سے جواب

دیا---------- مجھ سے نہیں پوچھوں

گیٔ ----------میں کیسا ہو

نہہہ---------- سدرہ نے

ناراضگی سے کہا

---------- یہ تو

کوئی مجھ سے پوچھے کے تم کیسے ہو

---------- سدرہ نے

پہلی بار نظروں کو اٹھا کر اپنی اس پہلی اور آخری محبت کو دیکھا

---------- اجڑے بال ، نا آنکھوں

پر کالا چشمہ تھا جو کے اس کی شخصیت کا خاصہ تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---------- اب تو ان

آنکھوں میں رتجگوں کی وجہ سے لال ڈوریاں تھیں

---------- زیادہ

سیگریٹ نوشی کی وجہ سے ہلکے گلابی رنگ کے ہونٹ کالے ہو گئیے

تھے ---------- گلہ کر رہی

ہو ---------- میر شہباز نے کہا

نہیں تو ----------

سدرہ نے جواب دیا

---------- میں مجبور ہو

سدرہ ----------میری

مجبوریوں کو سمجھو

نا---------- میں بھی مجبور

ہو ---------- میررررر

---------- میں وہ نہیں کر سکتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو آپ چاہتے ہیں

---------- میں تمے

گناہ کے لیے نہیں کہ رہا

---------- نکاح کے لیے

کہ رہا ہو ---------- بتاؤ میں

کہاں غلط ہو ---------- میر

شہباز نے دھبے دھبے غصہ میں کہاں

---------- موت کے منہ میں

بھی تمے پکارا ہے میں نے

---------- سدرہ ابھی اس

کی پہلی بات کا جواب دینے ہی والی تھی

---------- مگر میر کی

اس بات نے سدرہ کے منہ سے الفاظ ہی چھین لیے تھے

---------- تم نے اور میں نے

ایک دوسرے کو بھلانے کی کوشش کی مگر تم بھی ناکام رہی اور میں تو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بڑی طرح ناکام رہا

---------- میر شہباز

نے طنزیہ ہنستے ہوئے کہا

---------- میں کیا کروں

مجھے بھی بتا دیں ----------

سدرہ نے اس کے آگے گویا ہتھیار ہی ڈال دیے تھے

---------- تم جانتی ہو میں کیا

چاہتا ہوں ---------- میں

نہیں کر سکتی ----------

سدرہ نے وہی جواب دیا

---------- سدرہ کا جواب

سن کر میر شہباز چیڑ گیا تھا

---------- میر شہباز نے

اپنے پینٹ کی بیک سے نائن ایم کی پستول نکال کر ٹیبل پر رکھ لیا

---------- ی ہ۔۔یہ کیا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے ---------------------------------------سدرہ

کی تو جان خلق میں میں آگئی

تھی-------------------------------- بے فکر رہو

-------------------------------- تمہے نہیں مارو گا

-- تم جب

یہاں سے باہر نکل جاؤ گی تو

-------------------------------- میں خود کو مار دو گا

-- می--رر

میر رر -- میں

مر جاؤ گی

-- اچھا

تم کیوں مروں گئ

------------------------------------ اس کی بات پر

سوال کر ڈالا تھا

-- سدرہ

کیا بتاتی وہ کیا تھا اس کا

---------- اور کیا

اہمیت رکھتا تھا اس کے لیے

---------- اس کو مرتا ہوا

تو نہیں دیکھ سکتی تھی

---------- مگر وہ مجبور

تھی ---------- می ـــمیں ج ارہ ی جا

رہی ہو ---------- کتنے مشکل تھے

یہ الوادع جملے ---------- میر

شہباز نے ایک لمبی سانس خارج کرتے ہوئے

کہا---------- تو چلی جاؤ

---------- نا ---- اللہ حافظ

---------- سدرہ کی

صرف آنکھیں ہی نہیں بلکہ اس کا روم روم رو رہا تھا

---------- اپنے مردہ جسم کو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جنبش دیتی ہوئے ----------

کھڑے ہونے لگی پر ٹانگیں تو شل ہو گئی تھی

---------- پھر بھی ہمت کر کے

کھڑی ہوئی ---------- ایک

لمحہ نظر ملی تھی دونوں کی

----------مگر سدرہ نے جلد ہی

نظریں جھکا دی

---------- سدرہ چل

پڑی تھی ---------- ابھی وہ

ریسٹورنٹ کے خارجی دروازے پر پہنچی تھی

---------- تو فضا میں ٹھاااا

کی آواز نے سدرہ کے اٹھتے قدم بے جان ہو گئے تھے

---------- دل تو

ڈھرکن کو ہی بول گیا تھا ، سانس تھی کے آنا بند ہو گئی تھی، دماغ

میں میر شہباز کے ہی الفاظ گونج رہے تھے "تم جب یہاں سے باہر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"نکل جاؤ گئ تو میں خود کو مار دوں گا

حجاب اور عروج گرم تارکول کی سڑک پر تیز قدم بڑھا رہی تھیں

---وہ دونوں سکول پیدل چل کر جاتی تھی

---ابھی وہ سکول سے ہی واپس آ رہی تھیں

---حجاب نے کالے رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی---

جب کہ عروج نے سکول یونیفارم کے دوپٹے کو فولڈر میں ڈال کر پیچھے سے سر پر کا ہوا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---------- حجاب

کا گلابی رنگ اس وقت سرخ ہوا تھا

----------اس کے سنہری

بال پسینہ سے شرابور ہو گے تھے

---------- پسینہ کسی سانپ کی

مانند کمر سے بہہ رہا تھا

---------- حجی

----------جی ---------- عروج نے

اس کو آواز دی

---------- ہاں عوج

بولوں ---------- حجاب

نے جواب دیا ----------

یار آج گرمی کچھ ذیادہ نہیں

---------- ہاں عوج

آج بہت ذیادہ گرمی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---------- حجاب نے ہاتھ

سے پسینے کو صاف کرتے ہوئے کہا

---------- عروج ابھی اس کی

بات کا جواب ہی دینے والی تھی کہ ایک آوارہ لڑکا

---------- حجاب کے

پاس سے گزرتے ہوئے اس نے حجاب کو کندھے سے ٹکر مارتے ہوئے

آگئے گز گیا تھا۔----------

ابھی وہ تھوڑا سا ہی آگئے گیا تھا کہ عروج نے تقریباً ً ً بھاگتے ہوئے

لڑکے کو گدی سے پکڑلیا

تھا۔----------

ابے روک۔ک ک کہاں جار رہا ہے

---------- حجاب تو ڈر کے

مارے کچھ بول ہی نہیں پا رہی

تھی۔---------- دوسری

طرف عروج کے ہاتھ میں اب لڑکے کا کالر تھا

---------- ساتھ میں وہ اس
کی عزت افزائی بھی کر رہی تھی

---------- وہ لڑکا شاہد اس
اچانک آفت کے لیے تیار نہیں تھا

---------- وہ اب بس یہ ہی
کہ رہا تھا کے ---------- باجی
کی میں نے کیا کیا ہے

---------- عروج تو اس کی یہ
بات سن کر غصہ سے پاگل ہو گئی تھی

---------- میں
بتاتی ہوں----------

عروج نے اس کے سر میں ایک اور تھپڑ رسید کر دیا

---------- اب اس جگہ
پر مردوں کا ہجوم لگ گیا تھا

---------- ہر کوئی اس چھوٹی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا کہ

---------- وہ کیسے اس عمر میں ایک 25 سے 30 سال کے لڑکے کو اسطرح پکڑ کر مار رہی تھی کہ ---------- وہ لڑکا مرد ہو کر بھی اپنے آپ کو نہیں چھوڑواں پا رہا تھا

---------- عروج غصہ سے پاگل ہو گئی تھی ----------

جبکہ حجاب تو اپنے ارگرد مردوں کا ہجوم دیکھ کر ہی رونا شروع کر چکی تھی ---------- ہجوم دیکھ کر ٹریفک پولیس کا ایک اہلکار اس طرف آیا اس لڑکے کو بڑھی مشکل سے عروج کے ہاتھوں سے نکال رہا تھا

---------- میڈم آپ اسے چھوڑے ہم اسے تھانے لے کر جا رہے ہیں

---------- میڈم آپ میری بات تو سنے ----------

عروج کہا کسی کی سن رہی تھی

عوجج---بابب بس کرو

---چلل چلو یہاں سے

---حجاب نے

عروج کے چلتے ہوئے ہاتھوں کو پکڑا

--- جی میڈم

آپ اس کو چھوڑو ہم اس کو تھانے لے کر جاتے ہیں

--- عروج

نے جب حجاب کی حالت زار کو دیکھا تو

--- اس نے

بھی یہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا

--- چلو

--- اس نے حجاب کی

کلائی پکڑی اور اسے وہاں سے چلی گئ

جانے سے پہلے----------

وہ اس لڑکے کو وارن کرنا نہیں بھولی

یہ شیش محل کا ایک کمرہ تھا جس میں ایک بھاری بھرکم جسم والا وجود سینے کے بل لیٹا ہوا تھا

اچانک اس خاموشی کو----------

موبائل فون پر ہوتی بیل نے نے توڑا تھا

یہ کوئی سویں بیل----------

تھی پر کرنے والا شاہد اس سوئے ہوئے وجود کی فطرت سے واقف تھا

اس لیئے باز نہیں آ رہا تھا----------

----------اس بار ہونے والی بیل پر

اچانک ہل چل ہوئی

----------کیا مصیبت ہے

یاررررررر---------- میر

جابر نے بجتے موبائل سے تنگ آکر بولا

---------- کال اٹھانے

کی غرض سے ہاتھ آگے بڑھائے

----------ہاتھ میں موبائل ہی

نہیں آیا تو اس کو ڈھونڈنے کے لیے ہاتھ سائیڈ ٹیبل پر مارے

---------- آخر کار

موبائل ہاتھ لگ گیا

---------- آنکھیں بند

کر کے ہی کال اٹھا کر کان کے قریب کیا

---------- مگر اگلے ہی لمحے

اس کی نیند جیسے اڑ گی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---------- موبائل فون کی دوسری طرف کوئی اور نہیں اس کے بابا جانی میر شہباز تھے جو اس سے زیادہ سخت طبیعت کے مالک تھے

---------- میر میں بات کان کھول کر سنو ---------- مجھے تم ایک گھنٹے میں حویلی میں نظر آؤ ورنہ اس سے آگئے کا تم خود سوچ لو

---------- بغیر حال احوال پوچھے ،بغیر کسی لگی لپٹی کے میر شہباز نے میر جابر کو حویلی آنے کا کہا---------- میر شہباز کے غصہ کا اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا---------- وہ اس وقت غصہ میں تھے ---------- اس کا مطلب میر جابر کے کسی کارنامے کا میر شہباز کو پتہ چل گیا ہے----------پر کیا

---------- میر جابر نے سوچا

---------- آج کل تو اس

نے ہر کام بڑی رازداری سے کیا تھا

---------- اس کو کچھ سمجھ آئی

تو اپنا شلوار کرتا لئے واش روم چلا

گیا---------- کیوں کے اس کے

پاس وقت بہیت کم تھا اس نے 3 گھنٹے کا سفر اب ایک گھنٹے میں طے

کرنا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ میر ولا ہے

---------- جہاں میر

شاہنواز کا گھرانہ رہتا ہے

---------- میر شاہنواز کے دو بیٹے

تھے ایک میر شہباز اور میر شیر

افضل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شاہنواز ملک کے نامور سیاست دان تھے اور ایک جاگیر دار گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے اور انتہائی سخت گیر طبیعت کے مالک تھے میر شاہنواز کی شادی ان کے گھرانے میں ہی ہوئی مگر شکیلہ بیگم کا انتقال میر شہباز کی پیدائش کے وقت ہی ہو گیا تھا اس کے بعد میر شاہنواز نے شادی نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میر شیر افضل نے اپنے باپ کی طرح سیاسیات میں ایم اے کیا اور پھر اپنے حلقہ سے الیکشن لڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایم این اے منتخب ہو کر اسمبلی پہنچا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شیر افضل کی شادی گھرانہ میں ہی ہوئی ماہرہ ایک اچھی لڑکی تھی لیکن عمر میں میر شہباز سے بھی 3 سال چھوٹی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن ایک اچھی شریک حیات ثابت ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جہاں ان باپ بیٹے کے ثابت قدمی سے بہت سے لوگ خوش ہو رہے تھے وہی پر کچھ دشمن اور حسد کرنے والے بھی پیدا ہو گئے تھے

---کوئی ان کی

خوشحال زندگی سے

---کوئی ان کی ترقی اور

نام سے---

دوسری طرف میر شہباز شہر میں پڑھائی کرنے کے لیے گیا ہوا تھا

---اس کا دھیان

پڑھائی میں کم اور ادھر ادھر کی سرگرمیوں میں زیادہ

تھا---میر شہباز کو

سیاست میں بلکل بھی دلچسپی نہیں تھی

---مگر میر شاہنواز کے کہنے پر

سیاسیات میں بی ایس کر رہا تھا---

کرنا تو تھا کیوں کہ میر شاہنواز کے آگے کسی کی نہیں چلتی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج کالج میں گہما گہمی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سینئر

کی موجیں لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب سینئر نئے آنے والوں کو تنگ کر رہے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سے فرق نہیں پڑتا تھا کے وہ

ڈیپارٹمنٹ میں نئے آنے والے تھے یا پھر انٹر کی کلاس میں نیے داخلہ لینے والے

طالبات ہو ہر ایک کو سینئرز کا سامنہ کرنا پر رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ تھوڑی سی نروس تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کو پورے

کالج میں گھومتے ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر اس کو اس کی

پہلی کلاس نہیں ملی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ

گیارہویں کی طالبہ تھی

۔۔اور گھوم گھوم

کر تھک گی مگر اس کو اپنی کلاس نہیں مل رہی تھی

---اب اس کو رونا آ رہا تھا

---اور اس نے رونا شروع

بھی کر دیا تھا---وہ ایک

کلاس کے باہر بیٹھ کر رو رہی تھی

---ابھی اسے روتے ہوئے کچھ ہی

منٹ ہوئے تھے---

اس کے کانوں کو ایک مردانہ آواز سننے کو ملی

---رو کیوں رہی

ہو---یہ بھاری بھر کم

آواز میر شہباز کی تھی

---میر

شہباز کو خود بھی نہیں پتہ تھا وہ یہاں کیوں چلا آیا تھا

---وہ تو اسٹیڈیم میں

نئے آنے والے لڑکوں کے کان پکڑوا کر مرغا بنا کر وہ اور اس کا گروپ انجوائے کر رہے

تھے ------------------------------------ مگر اس کی

اچانک نظر اسٹیڈیم کے بلکل سامنے والی کلاسسز پر پڑی وہاں پر ایک لڑکی کبھی ادھر تو کبھی ادھر، کبھی ایک کلاس کو تو کبھی دوسری کلاس کو دیکھ رہی تھی

-- اس کی چال سے ہی

پتہ چل رہا تھا کے وہ نروس ہے

---------------------------------- ورنہ وہ کبھی بھی اپنی ہی کلاس

کے آگے بیٹھ کر نہ رو رہی ہوتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

--- میر شہباز کب

سے اس کو ہی دیکھ رہا تھا ------------------------------------

پتہ نہیں کیوں وہ اس کی ہر حرکت سے محظوظ ہو رہا

تھا ------------------------------------ میر شہباز نے اس

کا ایک تفصیلی جائزہ لیا ---------------------------- کالی رنگ کی

چادر میں لپٹی ہوئی تھی ---------------------------------- یہ

اندازہ لگانا مشکل تھا کے یہ لڑکی زیادہ چھوٹی ہے یہ پھر چادر ضرورت سے زیادہ لمبی ہے

------------------------------------ میر شہباز کی آواز سن کر سدرہ

نے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر دیکھا تو اس کی نم آنکھیں دیکھ کر پتہ نہیں میر شہباز کا دل کیوں بے قابو ہو گیا تھا

--------------------------------------سدرہ نے اپنے سامنے کھڑے میر شہباز کو دیکھا----------------------یک دم کھڑی ہو گئی-------------------------میں نے کہا تم رو کیوں رہی ہیں------------------------میر نے اپنا سوال دہرایا------------------------------وہ

مجھے میری کلاس نہیں مل رہی

------------------------------ہمم میر شہباز نے مختصر سا جواب دیا-------------------------تم کون سی کلاس میں ہو-----------------------------سدرہ نے اس لڑکے کو دیکھا جو اسے پہلی ملاقات میں ہی تم کہہ رہا تھا-------------------------------سدرہ نے دل میں ہی کہنے کو اہمیت دی-------------------------------تم انچا سنتی ہو کیا

----------میر

شہباز کو یہ برا لگا کے اس چھوٹی سی لڑکی نے اس کی بات کا جواب نہیں

دیا----------فرسٹ ائیر کی

سٹوڈنٹ

ہوں----------سدرہ نے

بھی جلدی جواب دیا

----------تو کلاس میں جاؤ نا

یہاں کیوں بیٹھی ہو----------کلاس ہی

تو نہیں مل رہی نا----------سدرہ نے زرا

سا غصّہ میں کہا----------اووووبی

بی تم اندھی ہو کلاس کے آگے کھڑے ہو کر کہ رہی ہو کلاس نہیں مل

رہی----------غصّہ تو اب میر

شہباز کو بھی آ گیا تھا----------میر شہباز

کی بات سن کر سدرہ نے اوپر نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ حیران ہو گئی تھی

----------وہ واقعی اپنی کلاس

کے باہر ہی کھڑے ہو کر کلاس نہیں مل رہی کے لیے رو رہی

تھی۔۔سدرہ جلدی سے

کلاس میں چلی گی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے ے ے ے ے ے سنو میر شہباز تو آواز کرتا ہی رہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھی لڑکی ہے شکریہ

بھی نہیں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چلو میں خود ہی لے

لو گا۔۔۔اپنے بال

دائیں ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا

۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حجاب جب سے سکول سے آئی تھی اس نے اپنے آپ کو کمرہ میں بند کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

حجاب دروازہ کھولوں۔۔۔۔سدرہ نے دروازے پر دستک دی۔۔۔۔جواب نادر ۔۔۔۔حجاب تم دروازہ کھولتی ہو کے نہیں۔۔۔۔۔اب کی بار سدرہ بیگم نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔۔سدرہ بیگم کی آواز سن کر تقی صاحب، قرینہ بیگم اور عروج اوپر چلے آئے۔۔۔۔کیا ہوا سدرہ کیوں اتنا چلا رہی ہو۔۔۔ تقی صاحب اپنا لہجہ جتنا نرم رکھ سکتے تھے رکھ کر کہا۔۔۔۔وہ بھائی حجاب دروازہ نہیں کھول رہی جب سے کہہ رہی ہو ۔۔۔۔۔سدرہ بیگم نے نظریں چُرا کر کہا۔۔۔۔سدرہ بیگم پچھلے کچھ سالوں سے تقی صاحب سے نظریں ہی نہیں ملا سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس کی ایک غلطی نے اس سے اس کے والدین چھین لیے، اپنے بھائی سے وہ نظریں نہیں ملا سکتی۔۔۔۔تم کبھی خوش نہ رہو، تم ہر خوشی کو ترسوں، سدرہ بیگم نے آج پھر اس کو بددعا دی۔۔۔کیوں کے اس شخص کا نام بھی اپنے زبان سے نہیں نکالنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔ہٹو میں دیکھتا ہوں ۔۔۔۔ تقی صاحب نے سدرہ کو پیچھے ہٹنے کا کہا۔۔۔۔حجاب میری جان دروازہ کھولوں ۔۔۔۔اپنے بڑے بابا کی بات نہیں مانو گی۔۔۔۔وہ سدرہ بیگم سے جتنی روکھے انداز میں بات کرتے تھے حجاب سے اتنے ہی نرم اور محبت سے بات کرتے۔۔۔۔۔۔۔ حجاب بھی بڑے بابا کی بات سن کر فوراً ان ہی دروازہ کھول دیا۔۔۔حجاب کی آنکھیں رو رو کر لال ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔کیا ہوا میرے بچے کو۔۔۔تم ٹھیک تو ہو۔۔۔۔انھونے

اس کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔وہ بڑے بابا۔۔۔ابھی حجاب اپنی بات ہی پوری نہیں کر پائے تھی کے عروج بول پڑی۔۔۔۔۔۔وہ بابا آج سکول سے واپسی پر ہمارے پیچھے آورہ کتا لگ گیا تھا۔۔تو حجاب اس سے ڈر گئ۔۔۔عروج نے بروقت جھوٹ بول کر اپنی جان بچالی کیوں کے اگر بابا کو پتہ چل جاتا کے عروج نے ایک لڑکے کو مارا ہے تو بابا عروج کو بہت ڈانٹتے۔۔نہ صرف بابا بلکہ قرینہ بیگم بھی اس کی اچھی سی کلاس لیتی۔۔۔سوائے سدرہ بیگم کے۔۔۔انھیں عروج کی بہادری اور اعتماد بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔۔۔اس کے بدلے میں قرینہ بیگم کو حجاب کی معصومیت اچھی لگتی تھی اور عروج کی یہ بہادری ایک انکھ نہ بھاتی۔۔۔۔۔ارے میرا بچہ ایک کتے سے ڈر گیا۔۔۔چلو کوئی بات نہیں۔۔۔۔اب جتنا رونا تھا رو لیا اب چلو۔۔۔منہ ہاتھ دو کر لون میں آجاؤ۔۔۔میں آپ کا چائے پر انتظار کر رہا ہو۔۔۔جاؤ شاباش ۔۔۔تقی صاحب نے اس کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔اور وہاں سے چلے گئے۔۔۔ان کو سدرہ بیگم کی موجودگی میں دم گھٹتا محسوس ہوتا تھا۔۔۔۔اس لیے جلدی وہاں سے چلے گئے۔۔۔سدرہ بیگم تقی صاحب کے جاتے ہی حجاب کے پاس آئی تمہارا کیا بنے گا حجاب۔۔۔تم اپنی زندگی میں کیا کرو گی۔۔۔حد ہے ایک کتے سے ڈر کر تم پچھلے تین گھنٹے سے رو رہی ہو۔۔۔۔۔۔سدرہ نے اپنی بھرا اس دبے دبے غصّہ میں

نکالی۔۔۔کیوں کہ تقی صاحب گھر پر تھے۔۔۔۔۔سدرہ بیگم تقی صاحب کی مزید ناراضگی مول نہیں لے سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس لیے اپنی آواز کو حد درجے ہلکا رکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ارے آنی اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے ہر ایک بندے کو کسی نہ کسی چیز سے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔اس میں ایسی کیا بات ہے۔۔۔۔۔عروج نے حجاب کا ساتھ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بیگم چپ کر گئی حجاب کو کچھ بھی کہنا بے فضول ہے۔۔۔۔ اچھا اب بس کرو سدرہ بچی ہے ڈر گئی ہے۔۔۔۔عروج تم حجاب کو اپنے کمرے میں لے کر جاؤں۔۔۔۔۔۔اور پھر جا کر چائے کا دیکھو اور ساتھ میں سنیک رکھ کر حجاب کے ہاتھوں لون میں بیجوں۔۔۔۔۔تمہارے بابا تم لوگوں کا انتظار کر رہے ہو گئے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قرینہ بیگم نے ان دونوں کو کمرے سے بھیج دیا۔۔۔۔۔جب عروج اور حجاب کمرے سے چلی گئی تو قرینہ بیگم سدرہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئی ۔۔۔۔۔سدرہ تمے کیا ہو جاتا ہے۔۔۔کیوں اتنا اوور ریکٹ کر رہی ہو۔۔۔۔کچھ تو خیال کرو بچی ہے۔۔۔۔بھابی میں کیا کروں مجھے بھی کچھ بتائیں میں حجاب کی ماں ہو اس کا برا تو نہیں سوچوں گی نہ۔۔۔میں اس کو ایک اور سدرہ بنتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی ۔۔۔۔۔۔اس میں عروج جتنا اعتماد کیوں نہیں۔۔۔۔اس بات پر قرینہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔۔۔۔بچے ہمیشہ اپنے ماں باپ پر جاتے ہیں!!!!سدرہ۔۔۔۔بھابی

وہ اپنے باپ پر بھی جا سکتی تھی نا۔۔۔۔۔ایک دم سدرہ کے منہ سے نکلا۔۔۔۔نہہہ ۔۔۔سدرہ تم اس کو اس باپ کی عادتیں کاپی کرنے کا بول رہی ہو جس کو پتہ ہی نہیں کے اس کی ایک بیٹی بھی ہے۔۔۔دوسری طرف بیٹی ہے جس کو ہوش سنبھالتے ہی یہ سننے کو ملا کے اس کا باپ اس دنیا میں نہیں ہے۔۔۔۔بھابی میرا وہ مطلب نہیں تھا ۔۔۔۔سدرہ بیگم نے ایک دم سے وضاحت دی۔۔۔۔اچھا اب بس کرو۔۔۔اور نیچے آؤ چائے پیتے ہیں۔۔۔جبکہ قرینہ بیگم کو پتہ تھا کہ وہ تقی صاحب کی موجودگی میں کبھی بھی نہیں آئی گی۔۔۔۔۔۔قرینہ بیگم کے جانے کے بعد سدرہ کے ضبط کیے ہوئے آنسوؤں نکل پڑے۔۔۔۔تم شاہد مجھے مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی تو تقی بھائی اور بھابی کو یہ نہیں پتہ کے میں اب بھی تمہارے نکاح میں ہو۔۔۔۔میرے اللہ جب بھائی کو اس بات کا پتہ چلے گا تو وہ بھی مجھے چھوڑ کے نہ چلے جائے۔۔۔۔تم مر کیوں نہیں جاتے۔۔۔اللہ یا تو اسے موت دے یا پھر مجھے اٹھا لے میرے اندر اب کسی کو کھونے کی ہمت نہیں ہے

میر جابر نے ہوا کی رفتار سے گاڑی چلائی اور ایک گھنٹہ کی جگہ وہ پینتالیس منٹ میں پہنچا ۔۔۔۔۔اور جاتے ہی میر شہباز کے کمرہ میں چلا گیا۔۔۔۔اس کو ابھی تک یاد نہیں آیا کہ اس کی کون سی بات ان تک پہنچی ہے۔۔۔۔ خیر اب ان کے سامنے جا کر ہی پتہ چلے گا۔۔۔۔۔میر جابر نے بائیں ہاتھ سے دروازہ کھولا تھا۔۔۔کیوں کہ وہ لیفٹی تھا۔۔۔۔ دروازہ کھولتے ہی وہ اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔۔میر شہباز رولنگ چیئر پر اوپر نیچے ہو رہے تھے۔۔۔۔آؤ جابر۔۔۔۔۔جی بابا جانی آپ نے حویلی آنے کو کہا تھا۔۔۔جابر ان کے سامنے ادب سے کھڑا ہو کر بولا۔۔۔۔وہ تم مجھے لاٹھی اٹھا کر دو۔۔۔۔۔وہ لاٹھی جس سے بچپن سے ہی غلطی کرنے پر مار کھاتا تھا۔۔۔۔جابر کا تو خلق خشک ہو گیا تھا ۔۔۔۔۔جابر میں نے تمہیں کچھ کہا ہے۔۔۔۔اب کی بار میر شہباز ذرا اونچا بولے ۔۔۔۔۔جی بابا جانی۔۔۔۔یہ کہہ کر جابر لاٹھی کی طرف بھر گیا۔۔۔اج تو گیا جابر ۔۔۔۔۔۔جابر منہ میں بھر بھرایا۔۔۔۔۔۔۔لاٹھی اب میر شہباز کے ہاتھوں میں تھی۔۔۔۔۔لاٹھی ہاتھ میں آتے ہی میر شہباز اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔اور میر جابر کے گرد چکر لگانے لگے۔۔۔۔تم کل رات کہاں تھے جابر۔۔۔۔بغیر لگی لپٹی

کے سوال کیا گیا۔۔۔میر جابر کو اب سب سمجھ آ گیا تھا۔۔۔۔اب جھوٹ بولنے کا کوئی راہ ہی نہیں تھی اس لیے سچ ہی بول دیا۔۔۔وہ کلب میں تھا با۔۔۔ابھی اس کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ اس کمر پر ایک لاٹھی کی ضرب لگی۔۔۔ضبط کرنے کے باوجود اس کے خلق سے چیخ نکلی۔۔۔۔آہہہہ۔۔۔اس چیخ کی پرواہ کئے بغیر میر شہباز نے دوسرا سوال کیا۔۔۔کیا کیا پیا وہاں پر۔۔۔۔۔بابا جانی اللہ کی قسم صرف سیگریٹ پیا ہے وہاں پر اور کسی بھی چیز کو ہاتھ تک نہیں لگایاااااافففففف بابا۔۔۔اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ایک اور لاٹھی کی ضرب لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ لڑکیاں جو میر جابر پر مرتی تھی وہ اس کو یوں مار کھاتا دیکھ کر۔۔۔غش کھا کر ہی گر جاتی۔۔۔۔۔۔ہمممم۔۔۔اور کیوں گے تھے وہاں۔۔۔۔اب میر شہباز دوبارہ رولنگ چیئر پر براجمان ہو گئے تھے۔۔۔وہ دوستوں نے کہا تھا۔۔ہمممم گارڈز کو کیوں نہیں لے کر گئے تھے۔۔۔۔اس سوال کا کیا جواب دیتا۔۔۔۔تمے پتہ ہے اس بات کا کے بابا اور شیر افضل بھائی کے قاتلوں کا ابھی کچھ بھی نہیں پتہ۔۔۔پتہ نہیں کون دشمن ہے۔۔کون دوست۔۔۔کون مارے گا۔۔۔اور کون بچائے گا۔۔۔ اور تم پچھلے کچھ دونوں سے گھر کے پچھلے گیٹ سے نکل کر کلبوں میں جا رہے تھے۔۔۔ تمے اپنی جان کی فکر ہے یا نہیں پر مجھے اس خاندان کے آخری وارث کی ہے۔۔۔تم

کیوں نہیں سمجھتے۔۔اب میر حویلی میں صرف میر شہباز کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔
اور میر شہباز کا غصّہ کسی بھی طور پر کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔میر جابر کو نہیں پتہ تھا کہ
اس کی ایک نادانی اس کے بابا جانی کا دل دکھائے گی۔۔۔آئی ایم سوری بابا جانی آج
کے بعد کہی بھی جاؤ گا تو گارڈز کو ساتھ رکھوں گا۔۔۔۔ناراض تو نہ ہو
۔۔۔۔۔۔۔ہمممم تم جا سکتے ہو۔۔۔میر شہباز نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا
۔۔۔۔میں تو کہیں نہیں جا رہا۔۔۔۔۔۔۔جب تک میرے بابا جانی مجھ سے ناراض
ہو۔۔۔۔۔۔۔۔جابر یہ کہہ کر ان کے پاؤں میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔لگاؤ ایک اور۔۔۔۔
میر شہباز نے اس کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔۔آپ جان سے بھی مار دو گے نا تو
اف نہیں کروں گا۔۔۔جابر نے عقیدت کے ساتھ میر شہباز کا اٹھا ہوا ہاتھ ہونٹوں
سے لگا دیا۔۔۔جابر کی اس حرکت سے میر شہباز کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی
۔۔۔۔۔۔اور اس کی یہ مسکراہٹ اس بات کا ثبوت تھی کے وہ ناراضگی ختم کر گئے
تھے۔۔۔۔۔۔۔۔کیسے نا کرتے جابر کے علاوہ ان کے پاس ہے ہی کون
۔۔۔۔۔۔۔جان سے تو تمہیں نہیں مار سکتا۔۔۔ہاں عمر قید کی سزا ضرور سنا سکتا ہو
۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی۔۔۔جابر نے کچھ
نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔میر شہباز نے اس کی اس نا سمجھی پر افسوس کرتے ہوئے

گردن کو نفی میں ہلایا۔۔۔۔۔مطلب میرے بیٹے میں تمہاری شادی کا سوچ رہا ہوں ۔۔۔ارے بابا ایسے بولے نا۔۔۔۔جابر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔ہمممم اس کا مطلب تم تیار ہو شادی کے لیے۔۔۔۔جی بلکل تیار ہو۔۔۔جابر نے بھی چہک کر جواب دیا۔۔۔تو لڑکی بھی دیکھ لی ہو گئی تم نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارے یہ تو آپ کا کام ہے نا ۔۔۔۔تو میں کیوں آپ کے کام میں داخل دو۔۔۔۔۔تو وہ لڑکیاں جو تمہارے ساتھ ہوتی ہے ان میں سے ہی کسی ایک سے شادی کر لو تا کہ میں بھی سکون کا سانس لے سکوں۔۔۔۔۔ارے بابا وہ تو جسٹ ٹائم پاس ہے۔۔۔۔اس گھر میں وہ لڑکی آئی گی جو میرے بابا کی پسند ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو پھر میں لڑکی ڈھونڈنا شروع کر دوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی کیوں نہیں مگر میری ایک شرط ہے لڑکی بہادر ہونی چاہیے۔۔پر اعتماد ہو۔۔۔۔تا کہ جب کبھی اگر مجھے کچھ ہو جائے تو میرے بغیر بھی گزارا کر سکے ۔۔۔۔۔میری ماں کی طرح نہیں جو میاں کے مرنے کے بعد جینا چھوڑ دے اور پھر ان کے غم میں ہی مر جائے۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے جابر کی باتوں پر ایک دیکھ بڑی سانس خارج کی۔۔۔۔اب چلتا ہو۔۔۔۔اج یونیورسٹی میں یوتھ ونگ کے چیئرمین کا انتخاب ہے دعا کریں بابا جانی میں ہی جیتو۔۔۔۔۔تم ہی جیتو گئے نہ بلکہ یہ انتخاب بلکہ اگلے سال آنے والے الیکشن میں ایم این اے کی سیٹ بھی۔۔۔۔۔۔تھینکس بابا جانی

----------اللہ حافظ

عروج میں تمھیں کیسی لگتی ہوں

----------حجاب کے اس اچانک اور بچگانہ سوال پر عروج نے اپنی گردن جو کے ٹی وی پر چلتے پروگرام پر مرکوز تھی اس کو بائیں جانب موڑ کر دیکھا جہاں حجاب اس کو انتہائی معصومیت سے دیکھ رہی تھی حجاب کو ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو----------یہ کیسا سوال ہے

----------لیکن اگلے ہی لمحے اس کے معصوم چہرے کو دیکھ کر اس کو اس پر پیار آیا

----------اس نے حجاب کے پیارے سے گالوں کو دونوں ہاتھوں میں لے کر اس کو دائیں بائیں گھما کر چہرے پر مسکراہٹ سجا کر کہا----------تم

مجھے ے ے ے ے ے ے ے ے ے ے بہت زیادہ اچھی لگتی ہو اس نے مجھے کو کھینچ کر

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اس کے گالوں کو چھوڑ دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب جو کے یہ سوال کر رہی پچھتائی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے گلابی رنگ کے گالوں کو دونوں

ہاتھوں سے مسلنا شروع کر دیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو کے عروج کے ہلکے

سے کھینچنے سے لال ہو گئے تھے ان کو مسلتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ا فففففففففففففففف تم سے بات

کرنا ہی فضول ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو نہ کروں نا کس نے

کہا ہے کروں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عروج کا جواب تو جیسے

منہ میں تیار تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے تو ویسے

ہی کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب نے

بھی جل کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس بات پر عروج

نے ٹی وی بند کر کے اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو کر دیکھا

تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم نا ہجی ایسے ہی

فضول سوال کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے یہ بیٹھے بیٹھے اس

بات کا حیال کیسے آیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عروج نے حجاب کو

مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں تو بس یہ چاہ رہی تھی کے تم مجھ

سے بات کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب نے ہنستے

ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے اس

جواب پر عروج نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر حجاب کو اس سے کوئی

فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم واقعی

میں پاگل ہو حجی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عروج نے

بھی اپنا بدلا پورا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں پاگل

نہیں ہوا چھاااا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب

نے مصنوعی ناراض ہو کر کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجی ہر پاگل یہی کہتا ہے

---------- عروج نے اپنی ہنسی روک کر حجاب کو جواب دیا عروج کو پتہ تھا حجاب کبھی اس سے باتوں میں جیت نہیں سکتی

---------- عوج تم مجھ سے بات ہی نہ کرو---------- اب کی بار حجاب نے عروج کی طرف سے منہ موڑ لیا تھا جو کے اس کے ناراض ہونے کی نشانی تھی---------- کتنے منٹ تک

---------- عروج نے جیسے اس کا مذاق اڑایا ---------- کیوں کے وہ کبھی بھی اس سے زیادہ دیر ناراض ہو ہی نہیں سکتی تھی

---------- اس کی تازہ مثال کل ہی کی تھی

---------- لڑکے کو مارنے والے واقعہ پر، اور بابا سے جھوٹ بولنے پر حجاب نے کہا تھا کے وہ اب اس سے کبھی بات نہیں کرے گی---------- مگر حجاب اس سے زیادہ دیر ناراض نہیں ہو سکی تھی

---------- ویسے میں نے تو تمے بتا دیا کے تم

مجھے اچھی لگتی ہو اور اس کے ثبوت بھی دے دیا میں نے

---------نے۔۔تم کیا کر سکتی ہو میرے لیے

---------عروج نے حجاب کو بچپن کی بات یاد

دلائی تھی۔---------جب حجاب نے بس اتنا کہا تھا

کہ اسے کلاس کی لڑکیاں تنگ کرتی ہیں۔---------

اور پھر کیا تھا۔---------عروج نے لڑ

جھگڑ کر خود کو دو سال پیچھے کروا دیا

---------اور حجاب کی کلاس میں آ کر

بیٹھ گئی۔---------تمے میں کیسی لگتی

ہو۔---------عروج نے بھی

حجاب والا سوال دوہرایا

---------تم بھی مجھے بہت اچھی

لگتی ہو۔---------حجاب نے بھی

عروج کی طرح اس کے گال کھینچ کر کہا

---------عروج حجاب

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے بدلا لینے والے انداز پر کھول کر

ہنسی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور تم جب میرے لئے

کچھ بھی کر گزرنے کو تیار ہوتی ہو تب تم مجھے بہت زیادہ اچھی لگتی ہو

۔۔۔حجاب نے

ہلکا سا مسکرا کر عروج

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایسے ہی ہمیشہ

میرے ساتھ رہنا کبھی مجھ اکیلا نہ چھوڑنا اوکے

۔۔حجاب نے سنجیدگی

سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اوکے میری

جان میں تمہے کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑوں گئی اگر مجھے لگا کے تم کہیں غلط راہ پر چل رہی

ہو تو تب بھی میں ہی ہوں گئی جو تمہے سیدھا کرے

گئی۔۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماضی#

سدرہ اپنے تمام پیریڈ لے کر ابھی ہی کالج کی کینٹین میں آئی تھی

-----------------------------پچھلے گزرے ایک مہینے میں سدرہ

نے کالج میں ایک ہی دوست بنائی تھی

ثمرہ-----------------------------سدرہ کینٹین

میں ثمرہ کا انتظار کر رہی تھی-----------------------------ارے

آپ یہاں-----------------------------ویسے میں

نے تمھارا کا شکریہ قبول کر لیا

ہے-----------------------------اب اور شکریہ

نہیں بولنا تم-----------------------------میر شہباز نے

طنزیہ انداز میں کہا-----------------------------میر

شہباز کی اس اچانک واردات پر سدرہ بری طرح سے بوکھلا گئ تھی

آپ پپ---یہاں ں

ں---ارے

میں آپ کو کھا نہیں رہا

---آپ مجھ سے ڈر

کیوں رہی ہے---میر شہباز

نے سدرہ کا ڈر بھانپتے ہوئے کہا

---الیکشن کمپین کی وجہ سے

میر شہباز پچھلے ایک مہینے سے کالج نہیں آیا

تھا---لیکن پتہ

نہیں کیوں سدرہ سے ہوئی پہلی ملاقات وہ اس ایک مہینے میں بھول نہیں پایا تھا

---ہر رات یہ کالی

چادر میں لپٹا ہوا وجود اس کو بے چین کیے رکھتا تھا

---میر شہباز تو سدرہ سے

ہوئی پہلی ملاقات کو بھول ہی نہیں پایا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

----------آج ایک مہینے بعد پھر یہ وجود

اس کو دکھا----------دیکھے میں ایسی

ویسی لڑکی نہیں ہوں----------اور دوسری بات

میں نے آپ کو کب بولا شکریہ

؟؟؟؟؟؟----------اور میں آپ کو شکریہ

بولوں گی کیوں؟؟؟؟؟؟----------سدرہ

نے اس کی کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

----------اور اس کی کھا جانے

والی بات کو صاف نظر انداز کر کے اپنی ہی نئ بات شروع کر دی تھی

----------سدرہ خود

کو جتنا پر اعتماد دیکھا سکتی تھی دیکھا رہی تھی

----------جبکہ دوسری طرف پر

اعتماد میر شہباز سدرہ کو اور بھی نروس کر رہا تھا

----------ہمممم

----------پہلی بات ایسی ویسی لڑکی سے کیا

مراد ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں جن لڑکیوں کے ساتھ ہوتا ہو وہ ایسی ویسی ہوتی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوسری بات اگر شکریہ نہیں بولا

تو بول دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تیسری بات میں نے

تمے کلاس ڈھونڈ کر دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ورنہہہہہ منننہ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم تو کلاس کے باہر بیٹھ

کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کلاس نہیں مل رہی کے

لیے رو رہی ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کو اس بات پر

غصّہ آگیا تھا کہ وہ تو اس لڑکی کو ایک لمحہ بھی نہیں بھول سکا تھا اور یہ چھٹانگ بھر کی

لڑکی اسے بھول گی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر

شہباز کو دی گریٹ میر شہباز کو کوئی نظر انداز کر دے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی کوئی

لڑکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بلکہ اسے ہی نہیں وہ تو

اس کے کو احسان کو بھی بول گی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی سدرہ کچھ بولتی ثمرہ

وہاں آگئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہائے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیسی ہو سدرہ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ثمرہ یہ کہہ کر سدرہ کے ساتھ

بینچ پر بیٹھ گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور یہ مسٹر کون ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ثمرہ نے بیٹھتے

ساتھ ہی سدرہ کے کان میں کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن اس کی سرگوشی اتنی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اونچی تھی کے ان کے سامنے بیٹھے میر شہباز اس کو بغور سن سکا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ثمرہ نے سدرہ کے

سامنے ایسے ظاہر کیا کے وہ میر شہباز کو سرے سے جانتی ہی نہیں ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی بات پر میر

شہباز جو کے کچھ لمحے پہلے غصّہ سے لال ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ثمرہ کی بات پر

میر شہباز کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ

آگئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر جلد ہی وہ اس کو چھپا

گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں کے ثمرہ میر

شہباز کے دوست عمر جمال کی چھوٹی بہن تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس دن جب میر شہباز سدرہ کو

اس کی کلاس میں جاتے ہوئے مرا تو اس کو عمر کی چھوٹی بہن ثمرہ نظر آ گئی جو کے اس کی

ہی طرف آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس

کو دیکھ کر میر شہباز نے ثمرہ سے سلام دعا کی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور باتوں ہی

باتوں میں پتہ چلا کہ اس کی اور سدرہ کی کلاس اور سبجیکٹ گروپ سیم ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو میر شہباز نے

ثمرہ کو ایک لڑکی کا حلیہ بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس

حلیہ میں صرف کالی چادر کا بتایا اور اس لڑکی کو دوست بنانے کا کہا اور اس کے ساتھ

رہنے کا کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں یہ تو

میر شہباز کو بھی نہیں پتہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثمرہ

کی سرگوشی پر سدرہ جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے نہیں پتہ یہ کون ہیں اور

یہاں کیا کر رہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے تو

یہ کوئی پاگل لگتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عجیب و غریب

باتیں کر رہے ہیں مجھ سے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں تو جانتی بھی نہیں ہو

ان کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور مجھ پر کب سے غصّہ بھی

ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے

معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ کر پہلی بار میر شہباز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

بات کی مگر اس کی پر اعتماد آنکھوں کا زیادہ دیر تک سامنا نہیں کر پائی اور جلد ہی آنکھیں

جھکا لی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کے اس لہجے

نے میر شہباز کو ہنسنے پر مجبور کر دیا

۔۔۔اور تھوڑی ہی دیر

بعد کالج کی کینٹین میں میر شہباز کا قہقہہ بلند ہوا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اففففففف میں تو گیا کام

سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم نے آج تو

قتل ہی کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا معصومیت اور

لاپروائی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے

دل میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا نام میر

شہباز ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوررررررررر تمہے بہت جلد پتہ چل جائے گا کے میں کتنا پاگل

ہو۔۔میر شہباز نے

سدرہ کی آنکھوں میں دیکھ کر پر اعتماد انداز میں کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دیکھتے

ہیں۔۔میر شہباز نے

ایک آنکھ دبائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور وہاں پر

سدرہ کو ششدر چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا

۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج سدرہ بیگم حجاب کو اپنے ساتھ بازار لائیں تھی

----------سدرہ بیگم ہر حال میں حجاب کا ہر ڈر ختم کرنا چاہتی تھی۔----------اس لئیے حجاب کو خود بازار لے آئیں۔----------بازار بھی انتہائی رش والا۔----------حجاب اپنے آپ کو کسی سے بھی ٹکرانے سے بچانے کے لیے کندھوں کو کافی دیر سے دائیں بائیں کر رہی تھی۔----------اور حجاب نے ایک ہاتھ میں سدرہ بیگم کی چادر کا کونا پکڑا ہوا تھا۔----------اب بازار میں سدرہ بیگم جان بوجھ کر تیز چل رہی تھی

----------حجاب کو ان کا ساتھ دینے کے لیئے دوڑنا پر رہا تھا

----------مگر سدرہ بیگم کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔----------سدرہ بیگم اور حجاب اب ایک مال میں داخل ہوئیں

بابا جانی آپ کچھ تو لے---------کب سے اس مال میں کبھی ادھر اور کبھی ادھر ہو رہے ہیں

---------میر جابر تنگ آ گیا تھا---------اس نے تو کبھی اپنی گرل فرینڈز کے اتنے نخرے نہیں دیکھے تھے جتنے اس کے بابا جانی کے تھے

---------کوئی چیز پسند ہی نہیں آ رہی تھی میر شہباز کو

---------یار ررررایک تو اتنے دن بعد شوپنگ کرنے آیا ہوں

---------دوسرا آج میں تمہاری کامیابی پر بہت زیادہ خوش ہوں---------میر شہباز آج

بہت خوش تھے آج ان کا بیٹا یونیورسٹی میں یوتھ ونگ کے چیئرمین کا انتخاب جو جیت گیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوسرا وہ آج پہلی بار میر جابر کو

میڈیا پر لائے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اس

سال آنے والے الیکشن میں اپنی سیٹ پر میر جابر کو کھڑا ہونے کا باقاعدہ اعلان کریں

گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔افففففف بس کریں اب اتنی بھی کیا

خوشی کے آپ پچھلے دو گھنٹے سے اس مال میں گھوما رہیں ہے آپ کو کچھ پسند ہی نہیں

آرہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا چلو اس دوکان پر کچھ خاص

نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔افففففف بابا اب میں کہیں

نہیں جارہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ نے ایک

سوٹ ہی تو لینا ہے میرے لئے تو یہاں سے ہی لے

لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جابر سچ میں بہت تنگ ہو گیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب بس کرو جابر ایک سوٹ وہ بھی

پریس کانفرنس کے لیے لینا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج پہلی بار جاؤ گئے میڈیا

کے سامنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو لش پش تو لگو نہ تاکہ صبح کے ہر اخبار، ہر

ٹی وی چینل،اور سوشل میڈیاپر تم ہی تم ہواور کوئی بھی نہ

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے سمجھانے والے

انداز میں کہا

۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مماآپ اتناتیز کیوں چل رہی ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے پیر ہے کوئی ٹائر نہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب کی توٹانگوں میں درد ہونا

شروع ہوگیاتھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس لیے رونی صورت

بناکر سدرہ بیگم کو کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بیگم کواس کی کوئی

پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس لئے دبے دبے

غصّہ میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب چپ چاپ

چلتی رہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب بس صرف

بھائی صاحب کے لئے ایک جوڑا لینا رہ گیا ہے اس کے بعد تو گھر واپس چلتے ہیں

-------------------------اور یہ کیا تم نے میری چادر کا کونا پکڑا

ہوا ہے-------------------------چھوڑوں اس کو

-------------------------تم بچی نہیں کے کھو جاؤ گی

-------------------------سدرہ بیگم نے حجاب کے ہاتھ سے

اپنی چادر کا کونا چھوڑوایا-------------------------مما آپ مجھ

سے ناراض ہے نا-------------------------حجاب نے سدرہ بیگم

کے ساتھ قدم سے قدم ملاتے ہوئے کہا

-------------------------ارے میں تم سے ناراض کیوں ہونے

لگی-------------------------اور تم کون سی میری سنتی ہو

-------------------------اپنے باپ پر گئی ہو خود سر اور اپنی

مرضی کرنے والی-------------------------یہ کہہ کر

سدرہ بیگم نے ایک جینٹس کلاتھ ہاؤس کا دروازہ کھولا

-------------------------دروازہ کھولتے ہی سامنے سے آنے والے میر

شہباز سے سدرہ بیگم ٹکراتے ٹکراتے بچی

www.neweramagazine.com

------------------------جب میر شہباز نے آنکھیں اوپر کر کے

دیکھا تو-------------------------وہی کالی چادر جو کے

آج سے 21 سال پہلے میر شہباز کی دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی تھی

-------------------------میر شہباز کو اتنے دنوں بعد دیکھ کر

سدرہ بیگم برے طریقے سے ڈر گیا

تھی--------------------------وہ جو حجاب کو پر اعتماد ہونے کا

سبق دیتی تھی-------------------------اب برے

طریقے سے کانپ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سددددرہ---میر شہباز کی زندگی میں پہلی بار زبان لڑکھڑائی تھی---سدرہ بیگم

تو میر شہباز کو ہی دیکھ رہی تھی---ایسے لگ رہا تھا----وقت تو اس کو چھو کر بھی

نہیں گزرا تھا---میر شہباز آج بھی ویسا کا ویسا ہی تھا---صرف کالی بال اب

تھوڑے سے سفید ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے جب سدرہ بیگم کا جائزہ لیا تو اس کے چہرے پر اس طرح کی چمک نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔۔سارے بال سفید ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

جب سدرہ بیگم کا سکتہ ٹوٹا تو اس نے حجاب کی طرف دیکھا جو اپنی ماں کی حالت دیکھ کر حیران ہو گئی تھی۔۔۔۔مما!!!آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔حجاب ایک دم اپنی ماں کے پاس آئی۔۔۔۔حجاب کے منہ سے مما کا لفظ سن کر میر شہباز نے ایک دم سدرہ بیگم کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔سدرہ نے میر شہباز کی نظروں کو اپنے اوپر دیکھ کر نظریں جھکا دی تھی۔۔۔۔۔۔چلو حجاب یہاں سے۔۔۔۔سدرہ بیگم نے حجاب کی کلائی پکڑ کر آگے بڑھی۔۔۔۔۔ایک قدم بھی مت بڑھانا سدرہ۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کی دھاڑ پورے مال میں سنائی دی لوگ جہاں تھے وہیں رک گئے تھے۔۔۔۔۔۔اب نہیں ۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے سدرہ بیگم کی طرف قدم بڑھا کر سدرہ بیگم کی کلائی پکڑ لی اور اس کو اپنے ساتھ لے کر جانے لگا۔۔۔۔۔اس وقت میر جابر تماشائی بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔ایک دم جابر آگے بڑھا۔۔۔بابا آپ کیا کر رہے ہیں لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بیگم کی کلائی پکڑنا میر جابر کو بلکل اچھا نہیں لگا۔۔۔۔۔میں اپنی

بیوی کو لے کر جا رہا ہوں اور کسی کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے جابر کو آہستہ سے کہا۔۔۔۔جابر کی تو جیسے آواز ہی چلی گئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حجاب بیٹا آپ بھی آؤں۔۔۔میر شہباز مال سے باہر جانے لگا

۔۔۔۔حجاب کی تو ٹانگوں میں جان ہی نہیں رہی۔۔۔۔اس کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کے یہ شخص کون ہے؟؟؟؟۔۔۔۔۔اور اسطرح کیسے اس کی ماں کو لے جا سکتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز سدرہ بیگم کو گاڑی تک لے کر آ گئے تھے۔۔۔۔۔سدرہ بیگم ایک دم میر شہباز کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔پلیززززززز۔۔۔۔میر میں مر جاؤ گی۔۔۔میں تمھارے پاؤں پکڑ رہی ہو۔۔۔میں اپنے بھائی کے آگے شرمسار ہو جاؤں گی۔۔۔۔میری بیٹی میرا کبھی اعتبار نہیں کر گئی۔۔۔۔۔میر شہباز نے آگے بڑھ کر سدرہ بیگم کو گلے لگا لیا۔۔۔۔تم نے مجھے بتایا نہیں کے میری بیٹی بھی ہے۔۔۔۔۔۔تم اس وقت امید سے تھی۔۔۔۔ایک گلہ کیا گیا تھا میر شہباز کی طرف سے۔۔۔۔میں ابھی نہیں بتا سکوں گی میں تمے بعد میں بتاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک ٹھنڈی آہ لی اور سدرہ بیگم کو پیچھے کر کے بولا۔۔۔۔۔کل شام تک ہمارے اپارٹمنٹ میں آ جانا۔۔۔۔۔اگر نا آئی تو پھر میں جو کروں گا۔۔۔۔وہ صرف تمے نقصان ہی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔تم سب کچھ کھو دو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کا اشارہ سمجھ کر سدرہ بیگم

نے دور سے آتی حجاب کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے میں آجاؤں گئی

۔۔۔۔۔۔۔اور اگر تم نے کوئی ٹھوس جواز پیش نہیں کیا مجھے چھوڑ کے جانے کا تو میں

کسی بھی چیز کا لحاظ نہیں رکھوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم نے 21 سال تک مجھ سے میری

بیٹی کو دور رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔اس بات پر میر شہباز کی آنکھوں میں نمی آگئی

۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی ساری باتوں پر سدرہ بیگم چپ ہی رہی۔۔۔۔۔رونا بند کرو

۔۔۔۔آج بھی میر شہباز سے سدرہ بیگم کا رونا دیکھا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔اب میر

جابر اور حجاب ان کے پاس آگئے تھے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج اور حجاب سکول واپس آرہی تھی۔۔۔۔عوج یہ کیا۔۔۔۔حجاب نے سڑک پر

گاڑیوں کی قطاریں لگیں دیکھی تو عروج کو پکاری۔۔۔۔ہاں یار حجاب پتہ نہیں کیا ہو رہا

ہے۔۔۔۔لگتا ہے کوئی ہڑتال ہے۔۔۔عروج نے گاڑیوں کے اوپر سے آگئے دیکھنے کی

ناکام کوشش کی۔۔۔اب گھر کیسے جائیں گئے۔۔۔حجاب کو ایک نئی پریشانی لگ گئ تھی۔۔۔یار رردد حجی خدا کا واسطہ ہے اب رونے مت شروع کر دینا۔۔۔عروج نے حجاب کی رونی صورت دیکھ کر ایک دم کہا۔۔۔۔جب تم میرے پاس ہو ۔۔۔۔میرے ساتھ ہو۔۔۔۔۔پھر مجھے ڈر اور رونا نہیں آتا۔۔۔اچھا اب یہاں سے نکلنے کی کرو اگر حالات زیادہ خراب ہو گئے تو مشکل ہو گئی۔۔۔عروج کا یہ کہنا تھا۔۔۔ حجاب کی رفتار دیکھنے والی تھی۔۔۔۔۔۔ڈرپوک کہیں کی۔۔۔۔۔۔عروج نے حجاب کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی دونوں مین سڑجججپر آئی تھی تو ایک دم سے ان کی دائیں طرف سے پتھراؤ شروع ہو گیا۔۔۔۔عو ججججججنیچے ہو ۔۔۔۔حجاب نے چیخ مار کر عروج کو نیچے بیٹھا لیا تھا۔۔۔۔اب پتھراؤ میں شدّت آ گئی تھی۔۔۔حجاب نے عوج کے سامنے آ کر اس کو پتھراؤ سے محفوظ رکھ لیا تھا ۔۔۔مگر اب ایک کے بعد ایک پتھر حجاب کو پڑ رہا تھا۔۔۔۔حیہیییی عروج کی چیخ اونچی تھی مگر اس ہنگامہ میں کسی کو کیا پرواہ تھی۔۔۔۔ابھی پولیس کی طرف سے واٹر ٹینکر سے پانی کی ایک تیز دار نکلی۔۔۔۔جس نے عروج اور حجاب دونوں کو بھیگا دیا تھا۔۔۔اب عروج حجاب کو ہوش میں لانے کی کوشش۔۔ایک عروج جو کے اتنی پر اعتماد لڑکی تھی۔۔۔۔حجاب کو اس طرح خون میں لت پت دیکھ کر اس کو کچھ سمجھ

نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حجیبی اٹھ میری جان۔۔۔۔اٹھ نا!!!!!

پلیززززززز۔۔۔۔۔ عروج اب باقاعدہ طور پر رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔میری بات سننے۔۔۔۔ عروج نے پاس سے گزرتے ہوئے پولیس کی وردی میں ملبوس ایک لڑکے سے کہا۔۔۔۔پلیززززززز میری مدد کریں۔۔۔۔میری بہن کو پتھر لگے ہیں ۔۔۔۔پلیز میری مدد کریں۔۔۔۔پولیس وردی میں ملبوس لڑکے نے اس روتی ہوئی لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔کہاں پر۔۔۔۔پولیس کے اس آفیسر نے کہا وہ وہا!!!!

۔۔۔۔ عروج نے فٹ پاتھ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔ چلیں۔۔۔۔پولیس آفیسر نے ایک منٹ بھی دیر نہیں کی تھی۔۔۔جان محمد۔۔۔۔پولیس آفیسر نے پاس کھڑے سپاہی کو آواز دی۔۔۔جی صاحب۔۔۔۔وہ سپاہی بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا۔۔۔۔ان کو ہسپتال منتقل کرو۔۔۔۔ جلد اور آپ ان کے ساتھ جاؤ اور آپ کے پاس موبائل فون ہے۔۔۔۔وہ ہم سکول سے واپس آرہے تھے ہمارے پاس فون نہیں ۔۔۔۔افففففف اس پریشانی میں بھی کتنا بولتی ہے۔۔۔۔۔ صرف نہیں بھی تو کہہ سکتی تھی۔۔۔پولیس آفیسر نے دل میں کہا اچھا آپ میرے موبائل فون لو اور ہسپتال پہنچو ۔۔۔۔وہاں جا کر اپنے گھر والوں کو اطلاع لازمی دیجیے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔جان محمد تم انھیں ہسپتال لے کر جاؤ۔۔۔۔۔ عروج کے بعد وہ پولیس آفیسر اپنے سپاہی سے

مخاطب ہوا۔۔۔۔آپ اس کے ساتھ جائیں وہاں اب ایدھی کی ایمبولینس پہنچ گئی تھی۔۔۔حجاب کو اس ایمبولینس میں ڈالا گیا۔۔۔عروج نے اپنا اور حجاب کا بیگ کندھے پر ڈالے اور ایمبولینس میں بیٹھ کر سب سے پہلے اس نے اپنے بابا کو کال کی ان کا نمبر بند تھا۔۔۔پھر اس نے گھر کا لین لائن نمبر ڈائل کیا۔۔۔۔۔قرینہ بیگم نے کال اٹھائی تو عروج نے روتے ہوئے سب کچھ بتا دیا۔۔۔۔قرینہ بیگم نے عروج کو ہسپتال پہنچنے کا کہا اور ہسپتال کا نام پوچھ کر کال کاٹ دی۔۔۔۔عروج قرینہ بیگم کو سب کچھ بتا کر وہاں سے چلی گئ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

#ماضی

سدرہ اور ثمرہ کلاس لے کر اسٹیڈیم کی طرف جا رہی تھیں۔۔۔کیوں کے کالج میں سپورٹس گالا شروع ہو گیا تھا اور اب ایک مہینے تک یہ لگا رہے گا۔۔۔ثمرہ کیا

ضرورت ہے ہم وہاں جا کر کیا کریں گے۔۔۔۔۔۔سدرہ جو کے ثمرہ کے ساتھ تقریباً گھسیٹتے ہوئے جا رہی تھی۔۔۔۔تنگ ہو کر بولی۔۔۔۔۔یار تمھیں نہیں پتہ یار آج سیاسیات اور معاشیات کے ڈیپارٹمنٹ میں کرکٹ کا مقابلہ ہے۔۔۔۔۔۔۔تم ایسے سمجھو انڈیا اور پاکستان کا۔۔۔۔۔ثمرہ نے سدرہ کو ساری تفصیل بتائی۔۔۔۔اس میں ہمارا کیا لینا دینا ہے۔۔۔۔ہم تو انٹر کے سٹوڈنٹ ہے۔۔۔۔سدرہ کو لگا وہ بور ہو گئی ۔۔۔۔۔۔۔۔چپ ایک دم چپ اب اگر کچھ بھی بولا نا تو سمجھو تمھاری اور میری دوستی ختم۔۔۔۔۔ثمرہ نے سدرہ کو ایموشنل بلیک میل کیا۔۔۔۔۔۔جو کے کام بھی کی ۔۔۔۔سدرہ اب چپ چاپ اس کے ساتھ جا رہی تھی

سدرہ اور حجاب اسٹیڈیم پہنچے۔۔۔۔۔۔۔تیسری قطار میں ان کو بیٹھنے کی جگہ مل گئی۔۔۔۔۔میچ کا آغاز ہوا۔۔۔۔دونوں ٹیموں کے کپتان پچ پر موجود تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹاس کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔جو کے معاشیات کی ٹیم نے جیت لیا تھا اور بیٹنگ لی۔۔۔۔معاشیات کی ٹیم کا آغاز اچھا ہوا انھوں نے بغیر کسی نقصان کے سو (100)رنز بنا دیئے تھے۔۔۔۔۔۔۔پھر ان کا ایک اوپنر رن آؤٹ ہو گیا۔۔۔۔۔ اس نے 55رنز بنائے تھے۔۔۔۔۔۔اس کے آؤٹ ہوتے ہی لائن لگ گئی۔۔۔۔۔ ایک کے بعد ایک آتا گیا اور آؤٹ ہوتا گیا۔۔۔یوں معاشیات کی ٹیم کے مجموعی سکور (155)ایک سو پچپن۔۔۔۔چھ (6)کھلاڑی آؤٹ تھے۔۔۔اور ایک سو چھپن (156)کا ٹارگٹ سیٹ کیا۔۔۔اب باری ٹیم سیاسیات کی آئی۔۔۔۔۔۔ٹیم سیاسیات کے آتے ہی سدرہ خوش ہو گئی۔۔۔اب تم دیکھنا یہ جیت جائیں گئے۔۔۔۔۔۔ثمرہ نے ہنس کر صرف اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔سیاسیات کی ٹیم کا اوپنر پندرہ(15)رنز بنا کر پویلین لوٹ گیا۔۔۔۔۔اووووو شٹ یار یہ تو آؤٹ ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔سدرہ تو رونے جیسے ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔اب معاشیات کی ٹیم کے زیادہ چانسس ہے میچ جیتنے کے۔۔۔۔ ثمرہ کو بھی دکھ ہوا تھا۔۔۔۔۔اس کے بعد (55)پچپن رنز پر پانچ (5)کھلاڑی آؤٹ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے بعد چھٹے (6)نمبر پر میر شہباز آیا۔۔۔۔اس نے (7)ساتویں نمبر والے لڑکے کے ساتھ (50)پچاس رنز کی شراکت داری قائم کی۔۔۔۔اس کے بعد وہ لڑکا(40)چالیس رن بنا کیچ آؤٹ ہو گیا

تھا۔۔۔۔اب میر شہباز کی ٹیم(106)ایک سو چھ رنز پر۔۔۔۔۔۔چھ(6)کھلاڑی آؤٹ تھے۔۔۔۔اور اب چھ(6)اور زرہ گئی تھی یعنی چھتیس(36)بال پر(50)رنز بنانے تھے۔۔۔۔۔اس وقت میر شہباز(10)دس کے انفرادی سکور پر تھا۔۔۔۔۔ اب ساری ذمہ داری میر شہباز پر تھی۔۔۔۔۔۔۔اسپینر کو لگانا معاشیات کی ٹیم کی سب سے بڑی غلطی ثابت ہوئی۔۔۔۔میر شہباز نے ایک ہی آوور میں تین چھکوں اور دو چوکوں اور ایک ڈبل رنز کی مدد سے اٹھائیس(28)رنز بنائے

تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب تیس(30)بال پر بائیس(22)رنز بنانے تھے

۔۔۔۔۔اب بیٹنگ سائیڈ پر ایک بالر تھا۔۔۔۔۔۔۔اس نے(5)بالز مس کر دی

۔۔۔۔میر شہباز کی ساری محنت ضائع ہو گئی تھی۔۔۔۔لیکن وہ کر بھی کیا کر سکتا تھا

۔۔۔۔۔بالر نے آخری رنز پر ایک رن بنانا چاہ رہا تھا مگر بناتے بناتے رن آؤٹ ہو گیا تھا

۔۔۔۔آج پہلی بار سدرہ نے میر شہباز کو شدید غصّہ میں دیکھا۔۔۔۔میر شہباز نے اس لڑکے کو اچھی طرح سنائی۔۔۔۔۔۔۔۔اب سات(7)کھلاڑی آؤٹ ہو گئے

۔۔۔۔۔۔اور(24)چوبیس بالز پر(22)بائیس رن بنانے تھے۔۔۔۔۔اب

معاشیات کی ٹیم نے فاسٹ بولر لگا لیا۔۔۔۔۔۔۔۔جس نے(5)پانچ بالز مس کر دی

۔۔۔۔۔اور ایک بال پر سنگل لگا کر میر شہباز دوسری طرف پر چلا گیا۔۔۔۔۔اب ان

کے پاس اٹھارہ(18)بال اور اکیس(21)رنز تھے۔۔۔۔۔۔اگلی آور رمیں بامشکل تین(3)رن بنے۔۔۔۔۔اب بارہ(12)بال پر پندرہ(15)رن بنانے تھے ۔۔۔۔۔۔۔آور ختم ہونے پر میر شہباز نے اپنے ساتھ والے لڑکے کو آواز دی احمد دد ۔۔۔۔۔۔۔۔دیکھ اس فاسٹ بولر کی آخری آور رہے اگر ہم یہ کسی طرح نکال لے تو آخر آور رمیں رن بنا لے گئے۔۔۔۔۔۔پر میر۔۔۔۔۔۔۔۔اس لڑکے نے میر شہباز کو کچھ کہنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔ مگر بھر چپ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔جیسا میر نے سوچا ویسا ہی ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس آور رمیں تین(3)رن ہی بنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب چھ (6)بال پر(12)بارہ رن بنانے تھے۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کے انفرادی سکور چالیس (40)کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس آور رمیں میر شہباز نے پہلی بال پر دو(2) رن بنائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب(5)بال پر دس(10)رن رہ گئے تھے۔۔۔۔۔اور تماشائیوں میں بیٹھی سدرہ آنکھیں بند کر کے "نصر من اللہ و فتح قریب"۔۔۔۔۔۔کا ورد کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور گردن اور کمر کو آگے پیچھے ہلا ہلا کر دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔اللہ جی پلیز ززززززز پلیز ززززززز ہم جیت جائیں۔۔۔۔۔۔ سدرہ کی اس بات پر ثمرہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔۔ ہمم۔۔۔۔۔ ثمرہ نے ہم کو کافی کھینچ کر کہا۔۔۔۔اور آنکھوں کے اشاروں سے پیچ پر بیٹھے میر شہباز کی طرف اشارہ کیا

۔۔۔۔۔جو کے منہ سے پانی کی بوتل لگا کر پی رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ثمرہ کا اشارہ سمجھ کر۔۔۔۔ سدرہ نے آنکھیں کھول کر ثمرہ پر ایک غصیلی نظر ڈالی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم ایک نمبر کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔ تو بہ لڑکی تم تو گالیاں دینے پر اتر آئی ہو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے کب دی وہ تو تم نے خود ہی اپنے ساتھ لگا دی۔۔۔۔۔۔ یار رر سدرہ تمھاری اسی معصومیت نے میر شہباز جیسے بندے کو پاگل بنا دیا ہے۔۔۔۔۔ ثمرہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔۔۔ سدرہ کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا تھا ۔۔۔۔افففففف تو بہ بے شرم لڑکی۔۔۔۔ سدرہ نے ثمرہ کے کندھے پر زور سے تھپڑ مارا۔۔۔۔افففففف سدرہ تمھارا ہاتھ کتنا بھاری ہے۔۔۔۔۔۔۔ یہ ہاتھ میر شہباز پر چلانا۔۔۔۔۔اس کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔۔ مجھ جیسی نازک لڑکی کو مت ماروں سمجھی۔اب کی بار پھر ثمرہ نے سرگوشی میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔ بسسس کرو ثمرہ ۔۔۔۔ میچ دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ سدرہ نے موضوع بدلنے کے لئے ثمرہ کا دھیان میچ پر لگایا۔۔۔۔۔ پانی کے وقفے کے بعد میچ پھر شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اب کی بال پر میر شہباز نے ایک چوکا لگایا۔۔۔۔ اب چار (4) بال پر چھ (6) رن چاہیے تھے اب کی بار میر شہباز نے چھکا لگا کر میچ ہی جیتوا لیا تھا۔۔ یہاں پر میر نے چھکا لگایا اسٹیڈیم میں بیٹھے سدرہ نے ایک زور سی چیخ ماری ہم جیت گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سدرہ کی چیخ پر سب نے تماشائیوں نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔سب کے دیکھنے پر سدرہ کے ہاتھ فضا میں ہی مہلک رہ گئے۔۔۔۔۔۔۔اور وہ ایک دم سے نیچے بیٹھ گئ۔۔۔۔۔افففف توبہ سدرہ تم کتنی جذباتی ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ اور ثمرہ اب اسٹیڈیم سے باہر آ گئ تھی۔۔۔۔۔۔

ویسے مزاہ بہت آیا ہے نا۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کے ثمرہ اور کچھ بولتی سدرہ نے پھر موضوع تبدیل کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں یہ تو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ثمرہ نے بھی بات کو ختم کرنا ہی بہتر سمجھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر واپسی پر سدرہ بیگم نے حجاب کو کچھ بھی پوچھنے سے منا کر دیا۔۔۔اور ٹیکسی ڈرائیور کو گھر کا بتا کر واپس لے کر آ گئی۔۔۔۔۔گھر آ کر سدرہ بیگم نے اپنے آپ کو کمرے میں بند کر دیا۔۔۔۔سدرہ بیگم کو لگا ان کا (18) اٹھارہ سال پہلے بولے گئے جھوٹ کا

پول کھول جائے گا۔۔۔۔سدرہ بیگم نے زندگی میں دو ہی غلطیاں کیں تھے۔۔۔۔ ایک میر شہباز سے نکاح اور دوسری اپنوں کے پاس آنے کے لیے طلاق کا جھوٹ۔۔۔۔۔۔۔۔ان دونوں غلطیوں نے ان کی زندگی کو برباد کر دیا تھا۔۔۔۔ اب کیا ہو گا؟؟؟؟؟.....اگر بھائی کو پتہ چل گیا کے میر نے مجھے طلاق نہیں دی اور اب وہ حجاب کے بارے میں بھی جانتا ہے۔۔۔بھائی مجھ سے پھر ناراض ہو جائیں گئے ۔۔۔بھائی جو حجاب کی وجہ سے مجھ سے پھر قریب ہو گئے تھے۔۔۔۔اس جھوٹ پر تو میر امنہ بھی نہیں دیکھے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بیگم نے خود سے ہی سوال کیا ۔۔۔۔۔نہیں!!!!!!!!!!.........میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گی میں میر سے مل کر اس سے طلاق لے لو گی۔۔۔۔میرے اندر اب کسی اور کو کھونے کی سکت نہیں ہے۔۔۔اب میں اپنے فیصلے خود ہی کروں گئی میر شہباز شاہنواز کو اپنی زندگی کے ساتھ اور نہیں کھیلنے نہیں دو گی۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بیگم نے گویا مصمم ارادہ کر دیا تھا۔۔۔۔اب آگئے کی منصوبہ بندی کرنی تھی۔۔۔۔اور انھوں نے کچھ سوچ کر شام کو میر شہباز سے ملنے کا ارادہ کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب کی حالت خراب تھی۔۔۔۔۔اس کو زیادہ تر پتھر سر میں لگے جس کی وجہ سے اس کو زیادہ تر دماغی انجریز ہوئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بیگم اور قرینہ بیگم ایک ساتھ بینچ پر بیٹھ کر دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔عروج اور تقی صاحب آئی-سی-یو کے دروازے کے ساتھ چپکے کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔۔جب حجاب کے زخمی ہونے کی اطلاع گھر پر ملی تو اس وقت قرینہ بیگم گھر پر اکیلی تھیں۔۔۔۔۔تقی صاحب آفس میں ایک میٹنگ میں مصروف تھے۔۔۔۔۔۔۔جبکہ سدرہ بیگم میر شہباز سے ملنے کے لئے گئی ہو تھی۔۔۔۔۔جب حجاب کی حالت کا قرینہ بیگم نے سدرہ بیگم کو خبر دی تو وہ راستہ سے واپس آ گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب کی حالت کسی صورت بھی ٹھیک نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔سننے میں آیا تھا کے وہاں پر حکومت کے خلاف مظاہرہ کیا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے اور سڑک کو ٹریفک کے لیے کھولنے کے لیے پہلے مظاہرین سے مزاکرات کیے۔۔۔۔۔مزاکرات کی ناکامی پر مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ شروع کر دیا۔۔۔۔۔جس سے بہت سے پولیس

والے اور راہگیر زخمی ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔پتھراؤ کے نتیجے میں پولیس کو واٹر ٹینکر کا استعمال کیا۔۔۔جس سے مظاہرین منتشر ہو گئے۔۔۔اور راستہ ہر قسم کی ٹریفک کے لیے کھول دیا گیا تھا

میر شہباز نے مال سے واپس آکر جابر کو سب کچھ بتا دیا۔۔۔اور میر جابر کی پریس کانفرنس کو بھی کینسل کروا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور دل میں یہ طے کر دیا کے وہ صبح سدرہ بیگم کی کوئی مجبوری کو خاطر میں نہیں لائے گئے۔۔۔۔۔۔سدرہ بیگم اور حجاب کو ہر حال میں اپنے پاس لائے گئے۔۔۔۔۔میر شہباز نے سدرہ بیگم کو کتنا تلاش کیا تھا ۔۔۔۔۔۔مگر وہ کہیں نہیں ملی تھیں۔۔۔۔اب مل گئی ہے تو میر شہباز ان کو کہا جانے دے گئے۔۔۔۔۔میر شہباز کے دل میں یہ بھی ڈر تھا کہ سدرہ بیگم نہ آئی تو۔۔۔۔مگر پھر ان کو یہ بات سکون دے دیتی تھی کے سدرہ بیگم اس شہر میں ہی ہے کہاں تک چھپے گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مل ہی جائیں گی۔۔۔۔۔۔میر شہباز کو سدرہ بیگم کا انتظار اتنا

تھا کے وہ رات کو ہی اس اپارٹمنٹ میں آ گئے تھے۔۔اس اپارٹمنٹ کے بارے میں
میر جابر کو بھی نہیں پتہ تھا۔۔۔میر جابر کو مجرم شہباز نے الگ گھر لے کر دیا
تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ وہی اپارٹمنٹ تھا جہاں پر سدرہ بیگم اور میر شہباز کا نکاح ہوا
تھا۔۔۔۔۔یہاں پر ہی سدرہ بیگم نے دو (2) سال کا محبت بھرا وقت میر شہباز کے
ساتھ گزارا تھا۔۔۔۔سدرہ بیگم کے جانے کے بعد میر شہباز نے یہاں آنا چھوڑ دیا
۔۔۔۔۔بلکہ اس شہر میں ہی آنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ تو میر جابر کی پہلی کامیابی
حاصل کرنے پر وہ اس شہر میں آئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔رات سے صبح ہو گئی تھی میر
شہباز کو پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب سدرہ بیگم نے آنا تھا۔۔۔۔۔۔۔
سدرہ بیگم کے آنے سے پہلے ہی میر شہباز کو سندھ حکومت کے نمائندے کی کال آئی
۔۔۔۔انھوں نے پولیس اور مظاہرین کے درمیان ہونے والی جھڑپ کے بارے میں
بتایا اور ان کو حکومت کی طرف سے ہسپتال جانے اور میڈیا سے بات کرنے کا کہا
۔۔۔۔۔اب میر شہباز ایک عجیب دوراہے پر آ کر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔ایک طرف
ذاتی زندگی تھی۔۔۔۔اور دوسری طرف پروفیشنل زندگی تھی۔۔۔۔وہ کیا کرتے
۔۔۔۔میر شہباز نے پروفیشنل زندگی کو چنا اور ہسپتال کا رخ کر
دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز ہسپتال پہنچے تو-------------------------------مختلف چینلز

کے کیمرہ مین ان سے پہلے ہی ہسپتال کے باہر پہنچ گئے

------------------میر شہباز کے گاڑی سے اترتے ہی سب

نمائندگان نے پہ در پہ سوالات کرنا شروع کر دیے میر شہباز کے گارڈز نے نمائیندوں

کو ان کے پاس نہ آنے دیا-------------اس ہی دھکم پیل میں میر شہباز

ہسپتال کے اندر داخل ہوئے------------------اور وہاں پر زخمیوں کی

عیادت کی--------------اس وقت بھی تقریباً ہر چیلنز کے کیمرہ مین ان کی

تصویریں اور ویڈیوز بنا رہے تھے----------------اس کے بعد ڈاکٹر جو کے

اس کو زخمیوں اور جاں بحق ہونے والوں کے بارے میں بتا رہا تھا

------------------تفصیل بتاتے ہوئے اس نے

کہا--------------سر ایک (16) سولہ سے (17) سترہ سال کی بچی بھی

شدید زخمی ہوئی ہے------------------بچنے کے چانس بہت کم ہے

------------------سر اگر آپ بچی کے خاندان سے ملنا

چاہیے----------اوکے--------------------ڈاکٹر کی تفصیلی

بات پر میر شہباز نے صرف یک لفظی جواب دیا-----------------اور

راہداری میں چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے تھے

----------------------آئی۔سی۔یو۔کے دائیں بائیں رکھے بینچوں پر

تقی صاحب، عروج، سدرہ بیگم اور قرینہ بیگم بیٹھے تھے

---------------------جب سدرہ بیگم نے سر اٹھا کر میر شہباز کو دیکھا

تو پتہ نہیں کیوں ایسے لگا کڑکتی دھوپ میں کہیں سے گھنا سایہ ان کے سر پر آگیا ہو

------------------------------میر ررررر

-----------------سددہ بیگم نے ہلکے سے پکارا تو

-------------------سدرہ بیگم کی پکار پر تقی صاحب اور قرینہ بیگم نے

نظریں موڑ کر میر شہباز کی طرف دیکھا-----------------میر شہباز کے

تو قدم ہی روک گئے تھے---------------سدرہ بیگم بھاگ کر میر شہباز

کے پاس آئی------------------میر وہ وہ حجاب کو---حجاب مررر

جاااا جائی گئی-------------------حجاب مر جائی

گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ مجھے چھوڑ کر چلی جائی گئ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر ر ر در تم تو روکوں اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ

بیگم اس وقت اپنے

حواس کھو بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس وقت وہ صرف ایک ماں تھی بس

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی وہ ماں جس نے اپنا سب کچھ کھو دیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بیگم کو اپنے سامنے کیا اور کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہماری بیٹی کو کچھ نہیں ہو گا سدرہ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اسے کچھ نہیں ہونے نہیں دوں گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بیگم کو تسلی دیتے ہوئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے اپنے پیچھے کھڑے اپنے سیکٹری کو

اشارے سے اپنے پاس آنے کو کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈیا کو یہاں سے

ہٹاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ہاں کسی بھی چینل پر اس کا کلپ نظر نہ آئی مجھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سمجھے تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی سر

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب میر شہباز کے گارڈز وہاں سے تمام میڈیا نمائندوں

کو ہٹا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈیا کے تمام نمائندوں کے جانے

بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تقی صاحب میر شہباز کے پاس آئے اور سدرہ بیگم کو

ان سے دور کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم یہاں سے جا سکتے ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمہارے کلپ بن گئے ہیں۔۔۔لوگوں کو دیکھانے

کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب جاو دفعہ ہو جاؤں یہاں سے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قرینہ تم اس کو یہاں سے لے کر جاؤں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تقی صاحب نے سدرہ بیگم کی طرف اشارہ کر کے

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دیکھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تقی یہ ہسپتال ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں یہاں پر کوئی تماشا نہیں لگانا چاہتا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب میری بھی بیٹی ہے سمجھے تم

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے ہاتھ کی انگلی اٹھا کر وارننگ والے انداز میں کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز حجاب تمھاری کچھ نہیں لگتی سمجے تم

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی میر شہباز اس کا جواب دیتا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے ہی ڈاکٹر آئی۔سی۔یو سے باہر

آ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ سب مریضہ کے ساتھ ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب آپ کی مریضہ کی حالت خطرے سے باہر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم انھیں کمرے میں شفٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کے ہوش میں آنے کے بعد آپ ان سے مل لیجے گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تقی میں سدرہ اور حجاب کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر ولا مجھے امید ہے کے تمے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں کے اب اور نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انھوں نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا جو سب کے سب مل کر ان کو سزا دے رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب اور نہیں میر شہباز کا بھی حق ہے خوشیوں پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ اچھی اور خوشحال زندگی جینے کا حق رکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کو سدرہ بیگم سے ہوئی ملاقات سے یہ اندازہ تو ہو گیا تھا کے سدرہ نے کچھ چھپایا ہوا ہے تقی صاحب سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اب تقی صاحب سے باتوں سے وہ باآسانی سے یک اندازہ لگا سکتے تھے کے سدرہ بیگم نے ان سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کی علیحدگی

کے معاملے میں مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کس رشتے سے لے کر جاؤں گئے تم ان دونوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی تمھارے ساتھ نہیں جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تقی صاحب کا غصّہ کسی صورت بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب کو بیٹی ہونے کے ناطے سے اور تمھاری بہن کو بیوی ہونے کے ناطے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کے الفاظ پر تقی صاحب نے اپنے پیچھے کھڑی سدرہ بیگم کے جھکے سر کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہہہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تقی صاحب طنزیہ انداز میں ہنسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو تم نے اتنا بڑا جھوٹ بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب تقی صاحب سیدھا سدرہ بیگم سے مخاطب تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قرینہ تم مجھ سے کہتی تھی کے میں ابھی تک اس کو معاف کیوں نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارے میں نے تو اس کو کب کا معاف کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی نادانی سمجھ کر اس کو معاف کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن تم نے جو اتنا بڑا جھوٹ بولا ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس پر اگر میں مر بھی جاؤں تو میرا منہ مت دیکھنے آنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج میں اپنے آپ کو اس دن سے زیادہ بے بس محسوس کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب تم اس کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی تھی

-------------آج تم نے ایک بار پھر اپنے بھائی کو توڑ دیا ہے سدرہ

-----------آج تمھارا بھائی تمھارے لیے مر گیا ہے--------------

چلو قرینہ اور عروج یہاں پر کسی کو ہماری ضرورت نہیں ہے-------------

عروج جو اس سارے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی---------- تقی

صاحب کی آواز پر ایک دم سے چونکی------------وہ بابا

حجاب-------------ابھی عروج کی بات بھی مکمل نہیں ہوئی تھی

---------------تقی صاحب نے کہا-------------------عروج چلو

یہاں سے-----------------جی بابا------------------تقی صاحب

کی فیملی وہاں سے چلی گئی تھی---------------------آج سدرہ بیگم کے

سارے ڈر ان کا منہ چڑا رہے تھے-------------------سب ڈر سامنے

آ گئے تھے----------------سدرہ بیگم نے اپنوں کو ایک بار پھر کھو دیا تھا

-------------ان کا ڈر سچ ثابت ہوا

-------------------------اچانک میر شہباز کی ایک چیخ نکلی

سدرررررررہ اور سدرہ بیگم ہوا میں لہرا کر زمین بوس ہو گئی

سارے راستہ تقی صاحب نے کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نا ہی

عروج اور قرینہ بیگم میں اتنا حوصلہ تھا کے وہ تقی صاحب سے بات کرتی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گھر پہنچنے پر تقی صاحب اپنے والد کے کمرے میں چلے گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایسے ہی تھے جب بھی کبھی اداس ہوتے تو تا ثیر اور

ماجدہ بیگم کے کمرے میں کچھ وقت گزارتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مما ایک بات

پوچھوں آپ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں پوچھوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بیگم کے خیال میں عروج سدرہ بیگم اور میر شہباز

کے بارے میں سوال کرے گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آنی کی ایج کتنی

ہو گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کیسا سوال ہے عروج

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بیگم کو عروج سے ایسے بے وقوفانہ سوال

کی امید نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس لیئے حیران ہوئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بتائی ناااااا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عروج تو ضد

لگا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(42)بیالیس سال کی ہے تمھاری آنی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہہہہہم

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے میرا انکل تو ان سے بڑھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر بھی وہ کتنے ہینڈ سم ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عروج کی بات پر قرینہ بیگم کی تو ہنسی نکل

گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ششیییییی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے بابا کے سامنے

ان کا نام مت لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے تم کہہ صحیح رہی

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے سوال کا مزاق میں جواب دیتے ہوئے

اپنے کمرے میں جانے لگی لیکن واپس مڑ گئی تم نے میر شہباز کے بارے میں کیوں نہیں

پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قرینہ بیگم کے اس سوال پر عروج

ہنس گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اس لیے میری پیاری مما میں حجاب نہیں

ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں سب کچھ سمجھ گئی

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری سمجھدار بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قرینہ

بیگم نے عروج کو پیار سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چلو اپنے کمرے میں جاؤ

تم بھی تھک گئی ہو نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جاؤ جا کر آرام

کرو۔۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماضی#

سدرہ اور ثمرہ اس وقت کینٹین میں بیٹھی سموسوں سے انصاف کر رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب میر شہباز ان کے پاس چلا آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارے اکیلے اکیلے سموسے کھائے جا رہے ہیں اور ہمیں پوچھا ہی نہیں جا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بات کرنے کے ساتھ ہی میر شہباز نے سدرہ کی پلیٹ میں پڑا تھوڑا سا سموسے کا ٹکرا اٹھا کر چٹنئی لگا کر منہ میں ڈال دیا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ہاتھ جان بوجھ کر سدرہ کی چادر کے پلو سے صاف کر دیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کی یہ حرکت سدرہ کو ایک آنکھ نہ بائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔افففففف گندے

-------------------نادیدے ہونے کے ساتھ ساتھ گندے بھی ہے

---------------------سدرہ کو اتنی بھی سمجھ نہیں تھی کے

------------------میر شہباز جان بوجھ کر سدرہ کو چھیڑنے کے لیے

کرتا ہے---------------------غصّہ میں ہی صحیح لیکن وہ بات تو کرتی

ہے------------------میر شہباز کے لیے یہ کافی ہے

-----------ارے تم مجھے موقع تو دو اپنی ساری اخلاقی پستیاں دیکھا دو گا

---------------ہمیں کوئی شوق نہیں ہے آپ کی اخلاقی پستیاں دیکھنے کا

-----------------میر شہباز کی بات کا جواب ثمرہ نے

دیا------------------تم تو چپ ہی

رہو---------------------چھچی کہیں کی

------------------------ثمرہ چھوڑو ان کے منہ ہی لگنا بیکار ہے

--------------------چلو یہاں سے------------------

سدرہ اور ثمرہ غصّہ میں وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں

------------------------ایک دن آئے گا سدرہ تم اپنی

سانسوں میں میر شہباز کو محسوس کرو گئ--------------------مجھ سے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوری تمے ناگ کی طرح ڈسے گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیسے میں دیوانہ ہو

ویسی تم بھی ہو گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کی دیوانی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے کینٹین کے بینچ کے ساتھ سر کو ٹکا کر

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سوچوں میں سدرہ سے مخاطب ہو کر

کہا۔۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج جب سے گھر آئی تھی اب جا کر اس کی آنکھ لگی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن اچانک اس کے کمرے میں کسی

موبائل فون کی گھنٹی بجی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عروج کے پاس اپنا

موبائل تھا نہیں تو عروج کو لگا وہ خواب میں موبائل ٹون سن رہی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن جب یہ گھنٹی عروج کے حواسوں پر چھانے

لگی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجبور ہو کر آنکھیں کھولنی پڑی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور آواز کا تعاقب کرنے لگی

-------------------------جلد ہی اس کو موبائل مل

گیا----------------------یاد کرنے پر عروج کو وہ پولیس والا بھی

یاد آیا جس نے اس کو موبائل فون دیا تھا---------------گھر رابطہ

کرنے کے لیے------------------اس بار گھنٹی پر اس نے فون اٹھا دیا

------------------------------ہیلو

------------------------------ عروج نے ڈرتے ہوئے

کہا--------------------------جی میرے صاحب جی کا موبائل فون آپ

کے پاس ہے----------------------میں ہسپتال بھی گیا مگر آپ وہاں

نہیں تھی---------------------------شاید کوئی سپاہی

تھا------------------------------جی میں گھر آ گئی ہو

----------------------------آپ بتائیں آپ کا موبائل فون میں کہا لوٹانے

آؤں--------------------------جی آپ اپنے علاقے کے تھانے میں

آ جائیں------------------------------ تھاااا نے وہ کیوں دیکھے میں

نے کوئی آپ کے صاحب کا موبائل فون چوری نہیں کیا

--------------------------انھوں نے خود مجھے دیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارے میڈم جیسی آپ بات کو سمجھ نہیں دیکھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ میرے گھر میں آنے سے رہی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور میں آپ کے گھر پر بھی نہیں آسکتا تو آپ ایسا

کریں تھانے میں آکر موبائل فون دے جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی

صبح میں صبح آجاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر کال کاٹ دی گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عروج تھوڑی دیر سوچ میں پڑی رہی کے

اس کا تھانے میں جانا صحیح ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر کچھ دیر بعد ہی اس نے

تھانے جا کر موبائل فون دیے آنا ہی مناسب

سمجھا۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میر شہباز پچھلے دو(2) دنوں سے ہسپتال میں تھا ڈاکٹرز کے مطابق سدرہ بیگم کا نروس

بریک ڈاؤن ہوا

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حجاب

کے خطرے سے باہر ہونے کے باوجود بھی ہوش میں نہیں آ سکی تھی

اس وقت میر شہباز کو اگر کوئی دیکھ لیتا تو میر شہباز کو پہچاننے سے انکار کر دیتا

---بکھرے بال

، سرخ آنکھیں، شرٹ کی ٹائی کو ڈھیلا کیا ہوا

---جیسے کیسی کا دم

گھوٹ رہا ہو

---میر

شہباز وہ والا میر شہباز تھا ہی نہیں

---جس کا جسم ہر وقت مہنگے ترین

پرفیومز کی خوش سے مہکتا ہوا رہتا

تھا---

---بال ہمیشہ جدید ترین سٹائل میں بنے ہوئے رہتے

تھے---جس کا تن ہمیشہ

مہنگے اور ڈیزائینر کپڑوں سے ڈھکا ہوا ہوتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔آج اس کو ان سب مادی چیزوں کی ضرورت نہیں

تھی۔۔آج وہ

صرف اپنی بیوی اور بیٹی کی زندگی چاہتا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ مس سدرہ کے ساتھ ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز جو

کے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں لے کر جھکا ہوا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نرس کی بات پر میر شہباز نے

سر کو اوپر اٹھایا اور اثبات میں سر کو ہلایا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ ان سے مل سکتے

ہیں ان کو ہوش آگیا ہے

۔۔۔اوکے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر میر شہباز سدرہ کے کمرہ

کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ تم نے قسم

اٹھائی ہوئی ہے کے تم مجھے سکون سے جینے نہیں دو گی نہ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اندر داخل ہوتے ہی میر شہباز نے جیسے اپنی

بھڑاس نکالی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ تو میر شہباز کے اس سوال

پر حیران ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔واہ میر شہباز آپ نے مجھے

برباد کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور آپ مجھے کہہ رہے ہو کے میں نے

آپ کا جینا حرام کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ جب

سے میری زندگی میں آئے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تب سے ایک

ایک کر کے میرے اپنے مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر میں

نے ان اٹھارہ (18) سالوں ہر دن آپ کے مرنے کی دعائیں مانگی تھیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر میرا رب بھی میری نہیں سنتا

میر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر وہ آپ کو موت

نہیں دے سکتا تو مجھے تو موت

دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اس زندگی سے تنگ آ گئی

ہوں میر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں چاہتی ہوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے مار ڈالیں

www.neweramagazine.com

میر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز سدرہ کے منہ سے

اپنے موت کی بد دعا سن کر کانپ اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس

کرو سدرہ تمے صرف اپنی ذات اپنی فیملی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم

سے تمھارے اپنے چھن گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا کیا

ہاں سدرہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا کیا

ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم ایک خود غرض

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمے صرف اپنے غموں

کا اندازہ ہے میرے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے بابا

اور شیر بھائی کو کسی نے قتل کر دیا سدرہ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماہرہ بھابی بھائی کے قتل کے بعد

نیم پاگل ہو گئیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر

انھوں نے خود کشی کر لی سدرہ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب میرے غموں سے

اپنے غموں کا موازنہ کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میر شہباز جیسا مرد سدرہ کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا

----------------------------میر یہ سب کب ہوا

----------------------------میر شہباز کا رونا سدرہ سے

دیکھا نہیں گیا-------------------------جب تم مجھے چھوڑ کر گئ

--------------------------میر ہم دونوں ہی بدقسمت ہیں

----------------------نہیں سدرہ ہم بدقسمت نہیں ناشکرے ہیں

--------------------ہم نے زندگی میں ملنے والی ہر چیز کی ناشکری کی ہے

-------------------------چاہے وہ ہمارے اپنے ہو

---------------یا پھر ہمارا پیار-------------------تم سدا کی

ڈرپوک اور میں ضرورت سے زیادہ پر اعتماد تباہی تو آنی ہی تھیں

--------------------میر اب کیا ہو گا

--------------------میں سنبھال لو گی سب کچھ فکر نہ کرو

----------میں ہوں نا--------------------------بھائی مان

تو جائیں گئے نا--------------------ہہہہم مان جائیں گئے

------------------------یہ کہہ کر میر شہباز نے سدرہ کے سر پر ہاتھ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رکھ لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب کو کیسے بتائیں گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کی طرف سے اب سوال در سوال ہو رہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں دیکھ لو

گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب بھی میر شہباز نے مختصر سا جواب دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر میں نے دل سے آپ کے مرنے کی دعا نہیں

کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے پتہ ہے میری جان

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر میر شہباز نے سدرہ کے آنسوں

صاف کیے اور پھر بڑی بے دردی سے اپنے آنسوں صاف کیے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ سچ میں بھائی کو منا لے گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی اور کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب

میر شہباز ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب میں اور حجاب کہاں

جائیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم اپنے سسرال اور حجاب اپنے باپ

کے گھر جائی گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے بڑے

اطمینان سے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب کو کیا کہہ کر

لے کر جائیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اففففففففف سدرہ تم نے ہر

پریشانی خود پر لینے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھائی

میری بیٹی ہے میں اس کو سمجھا دوں گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم پریشان نہ ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ چاہیے تو بتا دو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ مجھے طلاق دے دیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بغیر کسی تاثر دیے سدرہ نے بات کر دی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کی طلاق کی بات پر میر

شہباز نے ایک سرد آہ بھری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ

تو تمہے پتہ ہے میں نہیں دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ اور مانگو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جان مانگ لو وہ میں تمہے آسانی سے دے

دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے خود ہی

حل بھی بتا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر رررررر

پلیززززززدے دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے اور اپنے آپ کو اس

بے نام سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بندھن سے آزاد کر

دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس کرو سدرہ تم یہ چاہ رہی ہو کے میرا

دل پھٹ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں مر جاؤ تو خدا کی قسم ایک

بار بولوں کے میر ررررررررررر شہباز مر جاؤ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو میر شہباز اگلا سانس نہیں لے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مر جائے گا میر رردرررررر پھر تم اس بے نام سے

بندھن سے آزادی بھی مل جائے گی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز اور سدرہ کے درمیان

کوئی اور بات ہوتی اس سے پہلے ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر

شہباز کا موبائل فون بجا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جابر کی کال تھی

ورنہ میر شہباز کبھی نہ اٹھاتے۔۔۔۔۔۔کال اٹھانے پر دوسری طرف سے سلام میں

پہل کی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس کا جواب میر شہباز کی طرف سے دیا گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا آپ کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے پریشانی ہو رہی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔میں ٹھیک ہو دو دن سے ہسپتال میں ہوں۔۔۔۔۔۔۔باباااا کیا ہوا

آپ کو۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز ہسپتال میں ہے میر جابر ایک دم سے پریشان ہو گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اے جابر پریشان نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری بیٹی اور

وائف کو ہسپتال رہنے کے لیے پسند آ گیا ہے تو میں وہی خوش ہو جہاں میری وائف اور

بیٹی خوش ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا ہوا ہے ان دونوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ خاص نہیں بیٹی سر پر پتھر کھا کر ہسپتال میں ہے اور میری وائف تو مجھے ہی برداشت نہیں کر سکی اور ہو گیا نروس بریک ڈاؤن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں آؤ ہسپتال

۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں تمھاری ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں تم میر ولا جاؤ اس کو دلہن کی طرح سجاؤ کیوں کے میر ولا کی بہو اور پوتی آرہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔جی بابا

۔۔۔۔۔۔۔اوکے اللہ حافظ۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر میر شہباز نے کال کاٹ دی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ جابر کون ہے؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟سدرہ نے سوال کیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شیرا افضل بھائی کا بیٹا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے خاندان کا آخری وارث ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا آپ سچ میں ہمیں حویلی لے کر جائیں گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے ایک اور آخری کوشش کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاں

اس میں کوئی شک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے پکے ارادے سے کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ ایک بار پھر ہار گئی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے نیند آرہی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں سونا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھک ہار کر

آخر سدرہ کو یہی راہ مل پائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے تم سو جاؤ میں زرا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب کو دیکھ آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے بڑے آرام سے جواب دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب کو ہوش نہیں آیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی خطرے کی بات تو نہیں

نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے ڈر کر

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں بس شاید وہ تھوڑا

ساڈر گئی ہے اس وجہ سے اس کو ہوش نہیں آرہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صبح تک انشاءاللہ آجائے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم فکر نہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سو جاؤ تم

اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صبح حجاب سے بھی ملنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی صحیح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے بس اتنا ہی

کہا۔۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماضی#

سدرہ کی اب میر شہباز سے بے رخی کافی حد تک کم ہوگئی تھی

------------------اب سدرہ کو میر شہباز کی عادت ہی ہو گئ تھی

----------لیکن پچھلے دو دن سے میر شہباز کالج نہیں آیا تو سدرہ کو اس کی

پریشانی لاحق ہوگئی تھی-----------------مگر کیوں یہ تو سدرہ خود بھی

نہیں جانتی تھی--------------ابھی سدرہ اور ثمرہ لائیبریری میں

تھیں--------تو ثمرہ نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا-----------سدرہ

تمھیں پتہ ہے میر شہباز کی اگلے ہفتے برتھڈے آرہی ہے---------اور سننے

میں آیا ہے وہ اس بار یہاں اپنے اپارٹمنٹ میں ہی اپنی برتھڈے منائے

گا----------------------- ثمرہ کی اس بات پر پتہ نہیں کیوں سدرہ کو

غصّہ آگیا-----------------------تو میں کیا کروں وہاں میرا کیا کام ہے اس

سے-------------------------سدرہ میں صرف بات کر رہی تھی تم

غصّہ کیوں ہو رہی ہو----------------- ثمرہ نے بھی اس کو اسی کے لہجے

میں جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا اب بس بھی کرو سدرہ یہ کیا ہر وقت کتابیں

ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہوتیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چھوڑوں اسے اور چلو

میرے ساتھ میرا تو دم گھوٹ رہا ہے اس خاموشی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ

کہتے ساتھ ہی ثمرہ نے سدرہ کا ہاتھ پکڑا اور یہ جا اور وہ جا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔توبہ ثمرہ میں تو تم سے دوستی کر کے پچھتا رہی ہوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہر وقت اپنی چلاتی رہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ سچ

میں ثمرہ کی حرکتوں سے تنگ آگئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثمرہ ابھی اس کی بات کا

جواب دیتی کے میر شہبازان کے پاس آگیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہائے

لیڈیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی ہو تم دونوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے ایسے بے تکلف انداز سے پوچھا کے جیسے ان

دونوں سے کب کی دوستی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہم بلکل ٹھیک آپ کہاں تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثمرہ نے بھی میر شہباز کے ہی انداز میں بات کا جواب دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔او صحیح۔۔۔۔اور کچھ دن کے لیے حویلی گیا ہوا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں تم دونوں کو اپنی برتھڈے پر

انوائیٹ کرنے آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم لوگ آؤ گی نا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں میں نہیں آؤ گی مجھے گھر سے اجازت

نہیں ملی گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سے پہلے کے ثمرہ خامی بھرتی

سدرہ نے فوراًہی جواب دے دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔او پسسسسس

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تو مسئلہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خیر ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی بات نہیں میں آپ کے گھر والوں سے

اجازت لینے آ جاؤ گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صحیح

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے شاید سدرہ کو ڈرانا چاہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیو ووں آپ میرے گھر کیوں آ ئے گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارے تم تو

ڈر گی میں مزاق کر رہا تھا۔۔۔۔۔میر نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایسے بے ہودہ

مزاق مجھ سے مت کریں اور آج کے بعد میرے قریب بھی مت آیا گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سمجھ آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ جیسا

گھٹیا شخص میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پتہ

نہیں کیوں سدرہ کو اس کا مزاق بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور وہ ثمرہ کی بھی پرواہ کیے وہاں سے چلے گئے تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سوری میر بھائی وہ سدرہ کو پہلے ہی غصّہ آیا

ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اوکے ثمرہ دفعہ کرو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے چہرے پر زخمی سی مسکراہٹ سجا کر کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اس کو دیکھتی ہوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ثمرہ کہہ کر وہاں سے چلی گئے

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب تم میر شہباز کا چہرہ دیکھنے کو ترستی رہو گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز اب تمھارے سامنے تب تک نہیں آئے گا جب تک تم خود

نہیں کہوں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ تاثیر تم اپنے منہ سے اقرار کرو گئے میری محبت کا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے جیسے ایک عہد کر لیا تھا خود کے ساتھ

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عروج سکول کے بعد تھانے کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔اس کو تھوڑا سا ڈر بھی

لگ رہا تھا مگر پھر یہ سوچ کر کے موبائل فون دے کر فوراً ہی گھر واپس آجائی گیٔ

------------------------------انھیں سوچوں میں گم وہ تھانے کے

گیٹ تک پہنچ گئی تھی---------------------اب اس کو ہمت کر کے اندر

جانا تھا-------------------جیسی ہی اندر گیٔ اس کو یہ لگا جیسے اس کا ہی انتظار ہو

رہا تھا---------------------------آیۓ آپ اندر آئیں

-----------------جی---------------------یہ کہہ کر اندر چلی گئ

------------آپ سر کے کمرہ میں چلے جائیں

----------------------عروج اب یہاں آکر صحیح معنوں میں پچھتا رہی تھی

------------------------------کہاں ہے آپ کے سر کا کمرہ

--------------------------جی آپ دائیں جانب چلی جائیں

-------------------ٹھیک----------یہ کہہ کر عروج اس طرف چلی

گئ تھی-----------آفس کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیٔ

----------میں اندر آسکتی ہوں-----------کمرے کے وسط میں کالے

رنگ کی رولنگ چیئر پر بیٹھا شخص--------------------------جس کی

عروج کی طرف پیٹھ تھی موڑ کر دیکھا------------------جی آیۓ آپ کا

ہی انتظار تھا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک انتہائی ہینڈسم نوجوان تھا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس کے چہرے پر ہلکی داڑھی کے ساتھ مونچھیں اس کے
چہرے پر بڑی اچھی لگ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی شخصیت کو اور نکھار رہی
تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چھ(6)فٹ ایک(1)انچ کا قد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سکس پیک
والا کسرتی جسم کا حامل شخص تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس آفیسر کی پرسنیلٹی کا تفصیلی
جائزہ لینے کے بعد عروج تھوڑا سا آگے بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آئیں بیٹھے
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی تھینکس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کر عروج نے اپنے کندھے
سے لگے بیگ کو آگے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اس کے سامنے والے جیب سے
موبائل فون نکال کر ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ آپ کا موبائل
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور میری مدد کرنے کے لیے شکریہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب میں
چلتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر عروج اٹھی اور جانے لگی
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔روک جائیں مس عروج میں نے آپ سے ایک بات کرنی ہے
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عروج کے قدم اپنا نام سن کر ہی روک گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ
بندہ اس کا نام نام کیسے جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عروج ایک دم پیچھے پلٹی
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارے زیادہ حیران نہ ہو آپ کے علاقے کا ایس-ایچ-او-ہوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے علاقے کے لوگوں کا تو خیال رکھنا پڑتا ہے

نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آفیسر نے عروج کے چہرے پر حیرانگی دیکھ لی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دیکھے میں نے آپ کا موبائل دینا تھا جو میں نے دے دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ

کہہ کر عروج وہاں روکی نہیں چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔عروج تقریباً بھاگ کر

تھانے سے باہر نکل گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج عروج کو صحیح

معنوں میں ڈر کا پتہ چلا

تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماضی#

میر شہباز کو کھری کھری سنانے کے بعد سدرہ ثمرہ سے بھی ناراض ہو گئ

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پچھلے ایک ماہ سے وہ ثمرہ سے بات

نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور میر شہباز تو اس

www.neweramagazine.com

دن کے بعد سے غائب ہی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کو لگا
اس نے کالج ہی چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ آج کل بہت
اداس اداس رہنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماجدہ بیگم نے یہ
نوٹس کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر سدرہ نے کہا کے ثمرہ اس سے
ناراض ہے جس کی وجہ سے وہ اداس ہے
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماجدہ بیگم بھی اس بات کو سمجھ
سکتی تھی کے سدرہ کی زندگی میں پہلی دوست تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
ایک دو بار وہ گھر بھی آئیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماجدہ بیگم کو ثمرہ بہت
زیادہ اچھی لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ماجدہ بیگم نے سدرہ
کو بھی اس سے دوستی سے نہیں روکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کالج میں
سالانہ امتحانات شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بھی پیپرز کی
تیاری میں لگ گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پہلے پیپر کے بعد ہی ثمرہ
نے سدرہ کو منا لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیپر ختم
ہونے کے بعد سٹوڈنٹس کے لیے فن گالا کا انتظام کیا گیا تھا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے جانے سے صاف انکار کر دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر ثمرہ نے ذبردستی کر کے اس کو منالیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ آئینہ کے سامنے کھڑی ہو کر تیار ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کالے رنگ کے گھیرے دار فراک پہنے ہوئے

ہلکے پھلکے سے میک اپ کی وجہ سے وہ بہت اچھی لگ رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماجدہ بیگم اس کے کمرے میں آئیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو گئ تیار میری بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماجدہ بیگم نے بڑے پیار سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی امی بس ثمرہ کا انتظار

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ آجایئے تو اس کے ساتھ جاؤ گی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زرا جلدی آجانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمہ

پتہ تو ہے اپنے ابو کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی امی میں جلدی ہی آؤں

گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ورنہ آپ کی

طبیعت خراب ہو جائی گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماجدہ بیگم دل کے دو وال

بند تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان کو دو ہارٹ اٹیک آچکے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹروں نے انہیں ہر قسم کی پریشانی سے دور رہنے کا کہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دروازے کی گھنٹی بجی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لگتا ہے ثمرہ آ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔امی آپ اس

کو اندر لائیں میں چادر کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا بیٹا جی میں اس کو اندر لے کر

آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماجدہ بیگم یہ کہہ کر وہاں سے چلی

گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسلام علیکم آنٹی کیسی ہے آپ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دروازے کے کھولتے ہی ثمرہ نے پیار سے سلام کیا اور

اندر آ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہت پیاری لگ رہی

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماجدہ بیگم نے ثمرہ کی تعریف کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارے

آنٹی آپ جھوٹی تعریفیں نہ کیجئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اتنے میں سدرہ بھی نیچے

چلی آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر تعریف کرنی ہے تو سدرہ کی کریں کتنی پیاری

لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سادگی میں بھی ظلم کر رہی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔توبہ ثمرہ۔۔۔۔سدرہ نے تنگ ہو کر بولا۔۔۔۔۔جبکے

اس سب میں ماجدہ بیگم صرف ہسنے سے کام لے رہی تھیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا امی اب ہم چلتے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جاؤ بیٹا جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ کی

امان میں دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماجدہ بیگم نے بھی پیار سے کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ دونوں گھر سے باہر آئیں اور ثمرہ کی گاڑی میں بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈرائیور نے گاڑی کو سٹارٹ کر دیا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈرائیور نے گاڑی کالج کی پارکنگ ایریا میں کھڑی کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور وہ دونوں کالج میں داخل ہوئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کالج میں داخل ہوتے ہی وہ ہال کی جانب بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مین فنکشن سٹارٹ ہو گیا تھا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کی گھمبیر آواز سپیکر میں گونجی تو سدرہ نے ایک دم نظر سٹیج کی طرف اٹھائی۔۔۔۔۔۔۔یہ اتفاق تھا یہ پھر کچھ اور میر شہباز بھی کالے رنگ کی شلوار قمیض کو زیب تن کیا ہوا تھا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کے دل کی دھڑکن ہی تیز ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اتنے عرصے کے بعد یہ آواز سدرہ نے اپنے کانوں میں سنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کا مطلب کے میر نے کالج نہیں چھوڑا تو میں نے اس کو دیکھا کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے خود سے ہی سوال کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سوال کا جواب اسے نہیں ملا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب فنکشن باقاعدہ طور پر

شروع ہو گیا تھا

اب فنکشن ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہر طرف شور و غل ہو رہا تھا کسی کو گرمی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو کوئی فنکشن پر گفتگو کر رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب کیوں بیٹھا یا ہوا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہجوم میں سے کسی کی اونچی آواز آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا جواب ہم دے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کا سارا گروپ اسٹیج پر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسلام علیکم ہم آج اپنے دوست کا ایک مسئلہ لے کر آئیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ان میں سے ایک نے بات کا آغاز کیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے قسم کھائی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس لڑکی کے سامنے تب تک نہیں جائے گا

--------------جب تک وہ خود اس کو اپنے منہ سے نہیں بولے گئ کے وہ اس کو مس کر رہی ہے تو----------------تب تک وہ اس لڑکی کو منہ نہیں دیکھائی گا----------------اس لڑکے کی باتوں سے سدرہ کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئ تھی------------------ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں پسینہ آ گیا تھا----------------دیکھے مس ایکس وائے زی---------آپ جو کوئی بھی ہیں میر شہباز کو آئی لو یو بول دے ورنہ جس طرح کی اس کی حالت ہوئی ہے پچھلے کچھ دنوں سے

-------------------وہ نیم پاگل تو ہو چکا ہے---------------

ساری رات جاگتا رہتا ہے------------نہ کچھ کھاتا ہے نہ کچھ پیتا ہے

--------------وہ ہمارے ساتھ ہو کر بھی ہمارے ساتھ نہیں ہوتا

--------------------ہم سب میر شہباز کے دوست ہے اسے اس حالت میں نہیں دیکھ سکتے آپ پلیززززززززززززززززز اس کو ئی لو یو بول دیں

--------------------اس بات پر تو سدرہ مرنے کی ہو گئ تھی

------------اس لڑکے نے اس کا نام تو نہیں لیا تھا مگر اس کو اگر کوئی دیکھ لیتا تو ضرور آگاہ ہو جاتا کے یہ سدرہ ہی کی بات ہو رہی ہے----------------

سدرہ ایک دم سے اٹھی تو وہاں پر موجود سب سر سدرہ کی طرف اٹھے سدرہ ایک دم
ہال سے باہر بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ثمرہ بھی اس کے پیچھے بھاگی
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کے ایسے بھاگنے جو باتیں ہو رہی تھیں وہ ثمرہ کے
جانے سے ایک دم ختم ہو گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو ہم اپنے
دوست کے لیے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز آپ میر شہباز
سے بات کر لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر جمال نے اپنی بات جاری رکھی
تاکہ کسی کا شک سدرہ پر نہ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمام لوگوں کو اب بھی لگا کے
وہ لڑکی ہال میں ہی موجود ہے
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شکریہ آپ نے ہمیں
وقت دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر وہ سارا گروپ وہاں سے چلا گیا
تھا۔۔۔
۔۔۔
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سدرہ بس کرو کب سے رو رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ جب

سے ہال سے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ رو رو کر پاگل ہو رہی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی سدرہ کچھ بولتی میر شہباز ایک دم کسی طرف سے بھاگتا

ہوا آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایئم سوسوری پلیز سدرہ مجھے معاف کر دو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہال میں جو ہوا مجھے اس کا پتہ نہیں تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پلیززز مجھے

معاف کر دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے پہلی دفعہ کسی کے آگے ہاتھ

جوڑے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھ۔۔۔ے مجھے ان کا

ی۔۔یہ مزااق برالگگ۔لگا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے بمشکل روتے ہوئے

بات مکمل کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثمرہ تم سدرہ کے لیے پانی لاؤں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ

پلیززززززز تم رونا بند کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھ سے تمہارا رونا نہیں دیکھا جا رہا سدرہ

نے کہا میر شہباز کی سننی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ میر شہباز نے اس کا ہاتھ

پکڑ لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کے لہجے میں

التجا تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ میں تم سے محبت کرتا ہوں کب سے یہ میں خود بھی نہیں جانتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شاید تب سے جب سے تمے پہلی بار دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس دن کے بعد میں تمھارے آس پاس ہی رہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمھارا ہر لہجہ تمھاری ہر بات میں نے برداشت کی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن اس دن کے بعد میں نے تمے تمھارے حال پر چھوڑ دیا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر میں تمھارے سامنے نہیں آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمے وقت دینا چاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر میرے اوپر یہ وقت بہت مشکل تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں سانس نہیں لے پا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دل کر رہا تھا کے تمھارے پاس رہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر میں مجبور تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اس لئے تم سے دور رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے نہیں پتہ تم نے مجھے مس کیا کے نہیں پر میں نے تمے بہت مس کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر کی باتیں سدرہ کے دل پر گہرا اثر کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بت بنی ہوئی اسے سن رہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مس تو اس نے بھی کیا تھا مگر وہ بول نہیں پائی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا اب میں چلتا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے یہ الفاظ سدرہ کے دل پر تلوار کے وار کی مانند لگے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کو لگا اگر اب وہ چلا گیا تو واپس نہیں آئے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایئم سوری۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کے منہ سے بس اتنے ہی الفاظ ادا

ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کس بات کے لیے۔۔۔میر نے لہجے میں

انجانا پن کا کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس دن کے لیے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب سدرہ نورمل ہو گئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہممم پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز

جو اس کے منہ سے سننا چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ الفاظ شاید کبھی بھی سدرہ کے

منہ سے ادا نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اتنا ہی کہوں گی کے میں نے بھی مس کیا

آپ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کی اس بات پر میر شہباز ہلکا سا مسکرایا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ سدرہ نے شرما کر نظر جھکا دی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ثمرہ پانی لے کر نہیں آئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک طویل خاموشی کے بعد سدرہ

بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ نہیں

آئی گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں بابا سے بات کروں گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے بغیر کسی لگی لپٹی کے کہا

---------- کس سلسلے میں

---------- سدرہ نے نا سمجھی سے کہا

---------- رشتے کے سلسلے میں اور کس سلسلے میں

---------- آپ---------- سدرہ کچھ کہنا چاہ

رہی تھی مگر کچھ کہا نہیں گیا---------- ویسے

کالا رنگ تم پر سوٹ کرتا ہے--------- میر شہباز نے زرا سا مسکرا

کر کہا---------- آپ پر بھی

---------- سدرہ کی بات پر میر شہباز کا قہقہہ بلند

ہوا---------- سدرہ نے زرا سا شرما کر

کہا---------- اچھا اب میں چلتی

ہوں---------- یہ کہ کر جن سیڑھیوں پر

وہ دونوں بیٹھے

تھے---------- سدرہ وہاں سے

اٹھ گئی تھی---------- صحیح اللہ حافظ

--------------------------------اللہ حافظ

---------------------------------سدرہ نے ایک نظر میر

شہباز پر ڈال کر چل پڑی--------------------------------

آج سدرہ کو ایک عجیب سی خوشی ہو رہی تھی

---------------------------------پتہ نہیں کیوں

-----------------آج دل کچھ عجیب طریقے سے دھڑک رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ سے فارغ ہو کر میر شہباز اسٹیڈیم کی طرف

گیا----------------------------کیوں کے اس کو پتہ تھا کے وہ

جس کو تلاش کر رہا تھا وہ وہاں ہی ہو

گا---------------------------------عمر جمال کی گردن

پکڑ کر میر شہباز نے یہ نہیں دیکھا اس کو کہاں لگ رہی ہے وہ بس اس کو مار رہا تھا

-------------------------میر شہباز کمپیر نگ کر کے ہال سے باہر

آگیا تھا مگر اس کو ایک لڑکے نے آکر کہا کے عمر جمال تمھارے بارے یہ کہہ رہا ہے

-------------------------میر شہباز ہال میں گیا وہ خالی تھا

-------------------------وہاں سے وہ سیدھا سدرہ کے پاس گیا

-------------------------بغیرت، کمینے تمھاری تو

-------------------------میر شہباز کا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کو کچا چبا لے-------------------------دنیا کی ہر گالی اس کو

دے-------------------------

میر چھوڑ یار مجھے لگ رہی ہے-------------------------میں

تمھاری طرح آئرن مین نہیں ہوں-------------------چھوڑ مجھے

-------------------عمر جمال جو برے طریقے سے میر شہباز کے شکنجے

میں تھا-------------------------اور خود کو چھوڑوانے کے لیے

تگ و دو کر رہا تھا-------------------------ہانپتے ہوئے

بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تجھے چھوڑ دو کمینے یہ کیا ڈرامے بازی کی تم

نے ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمھاری وجہ سے سدرہ کتنا روئی ہے بغیرت

انسان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر جمال کو دو اور مکے مارتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یار تجھے تیرے ہونے والے بچوں کی قسم

چھوڑ دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر جمال کو آخری حربہ یہ ہی ملا تھا خود کو

چھوڑوانے کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے ہستے ہوئے واقعی

میں اس کو چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔باقی گروپ والے جو کے ان

دونوں کا یہ ڈراما دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میر شہباز کا عمر جمال کو یوں چھوڑ دینا انھیں ایک آنکھ بھی نہ بھایا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا چل تجھ سے بات کرنی ہے میر

شہباز عمر جمال کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا میرا یار بڑا خوش ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہممممم اس نے

اقرار کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے زرا سا شرماتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔واہ یار تمھاری تو نکل پڑی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر جمال نے خوش ہو کر

www.neweramagazine.com

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس اب بابا سے بات کرنی ہے

اور جن بچوں کی قسم تم نے اب دی ہے ان کا چاچو بنانا ہے تمے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے تو جیسے اپنا سب سے بڑا

خواب بتایا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مان جائیں گئے کیوں نہیں مانے

گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر جمال اپنی دوست کی خوشی میں

خوش تھا

۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عروج جب سے تھانے سے واپس آئی تھی ڈری ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب بھی ساتھ نہیں

تھی کے اپنے دل کا حال کسے بتاتی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔افففففف مجھے یہ

سمجھ نہیں آتی شوخے کو میرا نام کیسے پتہ چلا

----------امی کیا مصیبت گلے پڑ

گئی ہے----------اللہ جی تم اس

شودے کو ہی دفعان کر مر جائے جاسوس کہیں کا

---------- عروج اپنے آپ

کے ساتھ خود ہی بات کر رہی تھی----------

یہ سب باتیں سوچ سوچ کر عروج کو کب نیند آگئی اسے پتہ بھی نہیں

چلا----------عروج جب صبح سکول گئی اسے

پتہ نہیں کیوں ایسا محسوس ہوا کے جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے

----------کیسی کی نظروں جیسے عروج

سے ہٹ ہی نہیں رہی تھیں----------سکول سے واپسی

پر عروج نے دو تین دن تک چھوٹی کا پلان بنا دیا اب اس نے ایک اچھا سا بہانہ ڈھونڈنا

تھا----------سارے راستے یہی سوچتے

ہوئے گھر لوٹی----------مگر عروج کو اس بات کا بلکل بھی

اندازہ نہیں تھا کے وہ جس کی نظروں میں وہ آگئی ہے وہ کوئی گلی محلے کا آوارہ لڑکا نہیں

جو دو تین دن پیچھا کریں دو تین بیہودہ جملے بولیں اگر لڑکی نے گھاس ڈال دی تو اس کے

پیچھے ورنہ کسی اور کے پیچھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عروج جس کی

نظروں میں آئی تھی وہ تھا ایس_ایچ_او عنان عمر جمال

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو جتنا سنجیدہ شخصیت کا مالک تھا اس سے زیادہ

ضدی تھا جو چیز پسند آئی وہ حاصل کر لی

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سدرہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے سوئی ہوئی سدرہ کو پکارا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی بولے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نیند میں سے اٹھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ حجاب کو ہوش آ گیا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم اس سے مل لو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے جیسے سدرہ کو

اطلاع دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا میں جاتی

ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر سدرہ

ہسپتال کے بیڈ سے اٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چلو

میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز

نے سدرہ کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب کو

کیسے بتائیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں بتادوں گا تم

فکر نہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے بے

فکری کے انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سدرہ حجاب کے کمرے کی طرف جارہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی

کے وہ حجاب کو کیا بتائے گی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے جس باپ کو مراہوا کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایک دم سے زندہ کیسے ہو گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب کیا ہو گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ

تمھاری بیٹی بھی تم سے نفرت کرنے لگ جائے گی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

----------میں پھر سے اکیلی ہو

جاؤ گی----------سدرہ کو ہر طرح کا ڈر کھا رہا تھا

----------میر شہباز نے حجاب کے روم کا دروازہ کھولا

----------مما----------

------حجاب نے دور سے ہی سدرہ کو پکارا

----------جی مما کی جان

----------سدرہ نے ممتا کے جذبے سے چور ہو کر جواب

دیا----------حجاب سدرہ کے ساتھ میر شہباز کو دیکھ

حیران ہو گئی تھی----------سدرہ اب حجاب کے پاس آ گئی

تھی----------مما یہ انکل کون ہے

----------حجاب کو میر شہباز کا چہرہ دیکھا

ہوا لگ رہا تھا----------مگر یاد

نہیں آ رہا تھا کے کہاں دیکھا ہے

----------اس لیے حجاب نے سدرہ

سے ہی پوچھنا بہتر سمجھا

----------اس سے پہلے

کے سدرہ جواب دیتی----------میر

شہباز بولے

----------یہ انکل

آپ کے بابا ہے پرنسز----------میر

شہباز نے حجاب کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر پیار سے

کہا----------پر میرے

با----------اس سے پہلے کے حجاب جملے کو پورا

کرتی کے----------میر شہباز بول

پڑے----------آپ

کے بابا مرے نہیں ہے پرنسز----------

میں زندہ ہو----------پھر

آپ اتنے سال کہاں تھے؟؟؟؟؟؟؟؟حجاب سوال جواب پر اتر آئی تھی

----------سدرہ تم تو کہتی تھی میری

بیٹی نا سمجھ ہے یہ تو بہت تیز ہے دیکھو کیسے سوال کر رہی ہے

----------میر شہباز نے بلاوجہ

سدرہ کو گفتگو میں کھینچا----------

حجاب آپ کہتی تھی کے آپ کے بابا کہاں ہے

----------آپ کے بابا آ گئے اب

----------سدرہ نے یہ الفاظ کیسے ادا کیے

تھے یہ تو وہ ہی جانتی تھی

----------مائے پرنسز آپ

کی مما اور ماموں آپ کے بابا سے تھوڑا سا ناراض

تھے----------تو اس وجہ سے آپ

کے بابا آپ سے دور رہے----------پر اب

نہیں----------آپ اب اپنے بابا کے

ساتھ رہے گئیں----------اپنے بابا کے

ساتھ رہی گئیں نا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟----------میر

شہباز نے جیسے کنفرم کرنا چاہا----------بابا

مما بھی ہمارے ساتھ ہو گئی وہاں نا

---------- حجاب نے معصوم سا

سوال کیا---------- ارے آپ کی

مما، میں اور تم ہی تو ہوں گئے بیٹا جی

---------- بابا آپ کا گھر

کیسا ہے---------- سدرہ کو جتنا

مشکل لگ رہا تھا حجاب کو حقیقت بتانا

---------- میر شہباز نے اس

کے لیے آسان بنا دیا تھا----------

میرا نہیں بیٹا ہمارا---------- اور ہمارا گھر

نہیں حویلی ہے---------- بیٹا جانی

---------- میر نے پیار سے حجاب کے ماتھے پر پیار دیا

---------- حویلی ی ی ی ی---------- حجاب کا تو منہ ہی

کھول گیا تھا---------- اس کے انداز پر سدرہ بھی نم آنکھوں سے

مسکرائی---------- اور میر شہباز کا تو بے ساختہ قہقہہ بلند ہوا

---------- میرا معصوم

بچہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کو حجاب پر اتنا پیار آیا کے سدرہ

کو گلے لگا کر بولے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شکریہ میری

جان اتنی پیاری اور معصوم سی بیٹی دینے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر پھر

ناراض ہونے کو بھی دل کرتا تھا کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اتنے سال حجاب

سے دور کیوں رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب تو زندگی کا دوسرا نام ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا بیٹا جی اب آپ آرام کرو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صبح تک آپ یہاں سے ڈسچارج ہو جاؤ گی تو ہم حویلی ی

ی ی ی جائیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے حجاب کی نقل اتار کر کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس پر حجاب مسکرا دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا آپ بہت

اچھے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا ویسے یہ تو آپ اپنی مما کو بتاؤ کے آپ کے

بابا کتنے اچھے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر میر شہباز نے سدرہ کو

دیکھ جو صرف حجاب کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب

اب سو جاؤ ابھی تو ہوش آیا ہے تمے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے

زرا سا ڈانٹ کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پر حجاب تو صرف اپنے

بابا سے یہ بات کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا اب

آپ کہیں مت جانا اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب نے حق جتاتے

ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب آپ کے بابا کہیں نہیں جائیں گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے

ایک بار پھر پیار سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ تم میرے ساتھ چلو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کو آرام کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے صرف اتنا ہی کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔باہر

آ کر دونوں بینچ پر آ کر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ میں حجاب کے پاس جا بر

کو بولا رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم اور میں کچھ وقت کے لیے اپارٹمنٹ میں

چل کر آرام کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز پچھلے تین(3) دنوں سے

ہسپتال میں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب اس کے اعصاب

جواب دے گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب اس کو آرام

کی ضرورت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز ززززززز

سدرہ تنگ نا کرو میں بہت تھک گیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میر شہباز نے تھک ہار کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس لیے تو میں آپ کو کہہ رہی ہو آپ چلے جائیں میں یہاں ہی ہوں

----------سدرہ نے بھی ضدی انداز میں

کہا----------چلو سدرہ

----------اس بار میر شہباز نے سدرہ کی کلائی پکڑ کر

بینچ سے اٹھا دیا اور اپنے ساتھ لے کر ہسپتال سے باہر نکل آیا

----------گاڑی میں سدرہ کو بیٹھا کر

خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

----------گاڑی سٹارٹ کرتے

ہی موبائل نکال کر میر جابر کو کال کی اور اس کو ہسپتال میں حجاب کے پاس رہنے کا کہہ

کر کال کاٹ لی

----------گاڑی میں

سدرہ شیشے کے باہر بھاگتی دوڑتی ہوئی گاڑیوں کو دیکھتی رہی

----------میر شہباز نے بھی

کوئی بات کرنا مناسب نہیں سمجھا

----------اس لیے تمام سفر

خاموشی سے کٹا----------گاڑی اپارٹمنٹ

کے باہر روکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور میر شہباز

گاڑی سے باہر نکلااور سدرہ کی طرف کادروازہ کھولا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور سدرہ بھی خاموشی سے

گاڑی سے باہر نکل آئی

۔۔

اپارٹمنٹ کادروازہ میر شہباز نے کھولا

۔۔۔اور

سدرہ کواندرداخل ہونے کاراستہ دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ اپنی چادر سنبھالتی

ہوئی اندرداخل ہوئی

۔۔۔اپارٹمنٹ میں ہر

چیزاس طرح کی ہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بھی چیزادھر سے ادھر نہیں ہوئی تھی

۔۔سارے اپارٹمنٹ کی

وہی سیٹنگ ہوئی تھی جو سدرہ کرکے گئی تھی

-------------------------------------یہاں کیوں کھڑی ہو

---------------------------------میر شہباز نے سدرہ کو

اپارٹمنٹ کے درمیان میں کھڑا ہوا دیکھ کر سوال کیا

---------------------------------------میں وہ

-----------------------------------کچھ نہیں کر رہی تھی

-------------------------------------سدرہ گھبرا گئی تھی

--------------------------------------ہہہہم آؤ چلو

آرام کر لو-------------------------صبح ہسپتال بھی جانا

ہے ہم نے--------------------------میر شہباز نے

سدرہ کو بازوں سے پکڑ کر کمرے کی طرف لے کر جاتے ہوئے

کہا-------------------------------میر میری بات تو

سنے------------------------------سدرہ کو پتہ نہیں

کیوں ایک عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی

-------------------------------------کمرے میں جا کر بات

کرتے ہیں--------------------------میر شہباز نے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بغیر روکے اس کو کمرے کی طرف لے جاتے ہوئے کہا

----------کمرے میں

داخل ہوئی تو سدرہ کو ایک خوش گوار حیرت ہوئی

----------اپارٹمنٹ کے ہر کونے کی

طرح کمرے کی بھی ہر چیز ویسی کی ویسی ہی تھی

----------سدرہ وارڈروب

میں تمھارے کپڑے میں نے جابر کو کہہ کر سیٹ کروا دیے

تھے----------تم فریش

ہو جاؤ اور پھر سو

جاؤ----------میر شہباز

نے گلے میں سے ٹائی کو نکال کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دی

----------سدرہ وارڈروب سے مناسب

سا جوڑا نکال کر واش روم میں چلی گئی تھی

----------میر شہباز نے کوٹ اتار

دیا اور صوفہ پر بیٹھ کر پاؤں کو جوتوں سے آزاد کروایا اور پھر بیڈ پر آ کر لیٹ گیا

----------سدرہ فریش ہو کر

آئی اور پھر صوفے پر بیٹھ گئ

----------وہاں پر کیا کر رہی ہو

؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟سدرہ آؤ یہاں پر بیڈ پر سو جاؤ

----------نے----------میر شہباز نے کمبل سے منہ کو باہر

نکال کر کہا----------میں ں ں

----------سدرہ کے منہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے

---------- نہیں یہاں اور کوئی

سدرہ ہے----------جس سے میں

بات کروں گا----------سدرہ

میں تھکا ہوا ہوں----------میں تم سے کسی

بھی قسم کی بحس نہیں کر سکتا----------میر

شہباز کے لہجے میں تھکاوٹ واضح تھی----------

سدرہ اب مرے مرے قدم اٹھا کر بیڈ کی دائیں جانب آ گئ تھی

----------کمبل اپنے اوپر کر کے ہاتھوں سے سرہانہ

بنا کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ ہہہ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بغیر کسی تاثر کے میر شہباز نے سدرہ

کو پکارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کی طرف سے لمحہ ضائع کے بغیر

جواب دیا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے سر میں درد ہو

رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دبا دو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کے لہجے میں التجا تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے ہاں میں جواب دیا اور میر

شہباز کی طرف موڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور جیسے ہی

سدرہ نے میر شہباز کے ماتھے پر ہاتھ رکھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کو محسوس ہوا کے جیسے اس

نے تندور میں ہاتھ رکھ دیا ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر ررررررررر

آپ کو تو بخار ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب سدرہ کو میر

شہباز کے ہسپتال سے زبردستی لانے کی وجہ

ملی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر ررررررررر آپ نے

کچھ کھایا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے

پریشان ہو کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں کچھ کھانے

کے لیے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ بیڈ سے

اٹھنے لگی تھی کے میر شہباز نے اس کی کلائی پکڑ لی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یار تھوڑا سا بخار ہے تم فکر

نہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرے پاس ہی رہو تم

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر میر شہباز نے سدرہ کو

کھینچ کر اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ

تم میری بیوی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اتنا

ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر

شہباز نے سدرہ کے گھیرا مزید تنگ کیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ میر شہباز کے بخار

سے تپتے وجود سے ٹکرانے سے گھبرا گئی

-------------------------میر رر پلیززززززز میں ں ں

-----------------------سدرہ کو سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کے وہ کیا

کہے-------------------------------------- شیششش

----------------------ایک دم چپ بس تم مجھے محسوس کرو

-------------------------میر شہباز نے جذبات سے بھرپور

لہجے سے کہا------------------------میر مجھے بھائی کی یاد

آ رہی ہے--------------------سدرہ نے اب با قاعدہ طور پر رونا

شروع کر دیا تھا--------------------------سدرہ مجھے کچھ وقت

دو---------------------------تم اگر چاہ رہی ہو کے میں تم سے

معافی مانگو تو میں تمسے سوری بول رہا ہوں

--------------------------اگر ہو سکا تو تقی سے بھی معافی

مانگو گا-----------------------------اور اگر ہوا تو تمہارے لیے

میں تقی کے پاؤں پکڑ کر معافی مانگ لو گا

---اور بتاؤ

کیا کروں---میر

شہباز کے لہجے میں دنیا جہاں کی تھکن تھی

------------------------------میں نے تو اب ایسا نہیں بولا

------------------------------------آپ کسی کے

پاؤں پکڑے----------------------------بس بھائی کو

منانا لیں پلیز زززززز----------------------اوکے صحیح

----------------------------میر شہباز نے بڑے ہی آرام سے کہا

-------------------------------اب میرا سر دباؤ اور چپ کر

کے میرے حصار میں ہی رہوں------------------------اب دور

مت ہونا--------------میر شہباز نے سدرہ اپنے اور پاس کر

لیا-------------------------اتنا پاس کے میر شہباز کے گرم سانسیں

سدرہ کو اپنے وجود پر محسوس ہو رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ جمال ولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جمال الدین صاحب اور ان کی

بیگم رقیہ اپنے دو بچوں عمر جمال الدین اور ثمرہ جمال الدین کے ساتھ رہ رہے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جمال الدین صاحب ایک معروف بزنس

مین تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر جمال کو بزنس میں کسی بھی قسم کی کوئی

بھی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر جمال کو سیاست میں

دلچسپی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس لیے اس نے سیاسیات میں

گریجویشن کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز اور عمر جمال

کی دوستی سکول سے ہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور یہ دوستی کالج میں بھی جاری

رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر عمر جمال نے میر شہباز کو ایک ایسا دھوکا دیا کے وہ

آج تک اس پر پچھتا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثمرہ

جمال نے سمپل ایف اے کر کے آگے نہ پڑھنے کا

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور پھر چند سالوں میں خاندان کے ہی

ایک لڑکے کے ساتھ شادی کر کے انگلینڈ میں شفٹ ہو گئی تھی

--------------عمر جمال کی شادی بھی خاندان کی لڑکی کے ساتھ ہوئی اور

ایک بیٹے کی پیدائش کے وقت انتقال کر گئی-------------------جمال

الدین صاحب اور رقیہ بیگم نے عمر جمال کی دوسری شادی کروانا چاہی

----------------------مگر عمر جمال نے صاف انکار کر دیا

----------------------اور سیاسی سرگرمیوں کو تیز کر دیا تھا

-----------------------عمر جمال میر شہباز کی مخالف پارٹی میں تھا

-----------------------------عنان عمر جمال نے پڑھائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مکمل کر کے پولیس کے محکمے کو چنا-----------------------جس پر عمر

جمال ک و کوئی اعتراض نہیں

تھا--

عنان نے جب سے عروج کو دیکھا اس کو کہیں چین ہی نہیں تھا

----------پہلی بار عنان عمر جمال کی نگاہ کسی لڑکی پر اٹھی تھی اور پلٹنا بھول گئی تھی----------عنان کو ایسی ہی لڑکی کی تلاش تھی ڈری سہمی ہوئی اس کو آج کے زمانے کی بولڈ لڑکیاں بلکل بھی نہیں پسند جو خود کو مرد کے برابر کرنے کے لئیے یہ تک بھول جاتی ہیں وہ صنفِ نازک ہیں----------اس دن عروج کو دیکھنے کے بعد عنان نے عروج کو دیے گئے موبائل کی لوکیشن نکلوائی تو اسے تقی ہاؤس کی لوکیشن ملی اس کے بعد اس نے تھوڑا سی انفارمیشن نکلوا کر پتہ کروایا تو اسے تقی صاحب کے خاندان کی ساری انفارمیشن مل گئی

----------اس کے بعد عنان نے اپنے سپاہی سے کہہ کر عروج کو موبائل فون تھانے آکر دینے کا کہا

----------عروج نے مان لیا عروج کا گھبرانا ڈرنا پتہ نہیں کیوں عنان کو مزا دینے لگا تھا

----------عنان عمر جمال کو یہ نہیں پتہ تھا کے عروج دنیا صرف عنان سے ڈرتی ہے ورنہ تو عروج تقی اچھے اچھوں کو تگنی کا ناچ نچا دے وہ بھی بغیر ڈھول باجے کے----------

عروج میں جس طرح کی خوبیاں عنان ڈھونڈ رہا تھا وہ تو اس میں صفر فیصد (0%) بھی نہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب ان کی زندگی کیسے چلے گئی یہ تو اللہ ہی جانتا تھا

صبح سدرہ کی آنکھ ہلکی سی کھٹ پھٹ سے کھولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے دیکھا تو میر شہباز کمرے کی چھوٹی سی ٹیبل پر ناشتہ لگا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اٹھو سدرہ ناشتہ کر لیں پھر ہم ہسپتال بھی جائے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کو حیرت ہوئی تھی کہ میر شہباز نے ناشتہ بنایا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا میں منہ ہاتھ دھو کر آتی ہوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے بھی نورمل انداز میں بات کی

-------------------------میر شہباز سدرہ کو رات کے گزرے لمحات

یاد نہیں کرنے دے رہا تھا-------------------میر شہباز کو پتہ تھا

اگر سدرہ کا دماغ اس طرف چلا گیا تو سدرہ میر شہباز کو مطلب پرست، خود غرض،

نفس پرست اور شاید جسم پرست بھی بولے--------------------------

اس لیے میر شہباز اس کے اٹھنے سے پہلے ہی اٹھ گیا تھا

-----------------------اور زندگی میں پہلی بار ناشتہ بنایا

---------------------------اور اگر سدرہ کچن کا رخ کر دیتی تو

کانوں کو ہاتھ لگاتی----------------------------ناشتہ کریں

---------------سدرہ نے میر شہباز کو سوچوں میں گم دیکھ کر بول

---------------------------ہہہہہہہم شروع

کرو------------یہ کہہ کر میر شہباز نے پہلے نوالے پر سدرہ کے تاثر دیکھنے

لگا---------------------اچھا بنا ہے

----------------------------سدرہ نے جھوٹی تعریف

کی-----------------------میر شہباز کو اپنی طرف دیکھ کر

سدرہ نے کہا------------------------اچھا میں کھا کر دیکھتا ہوں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

----------میر شہباز نے جیسے ہی ایک لقمہ لیا خلق میں

مرچوں نے ایسا وار کیا کے مت ہی پوچھو----------

افففففففف سدرہ پانی دو----------میر شہباز نے سدرہ کو پکارا

----------یہ لیں----------سدرہ نے

پانی دیا مگر میر شہباز کی حالت دیکھ کر کھول کر ہنسی

----------سدرہ اتنا ہنسی کے اس کی آنکھوں میں نمی سی

آگئی----------ایسی ہستی ہوئی اچھی لگتی ہو

----------میر شہباز نے محبت سے کہا

----------سدرہ ایک دم میر کے گلے آ لگی

I'm).....----------

(sorry----------ایئم سوری

----------ہر چیز کے لیے

----------سدرہ نے روتے

ہوئے کہا----------دیکھو سدرہ تم خود میرے

پاس آئی ہو----------اب دور مت جانا ورنہ اب کی

بار تمھارا میر مر جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کو خود سے دور

کر کے میر شہباز نے پیار سے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ نہ

کرے میر کے آپ کو کچھ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ ایک

بار پھر میر شہباز کے گلے لگ گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھاری دعائیں ہے نہ میرے ساتھ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے کچھ نہیں ہو گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی تو میرا بیٹا بھی اس دنیا میں آئے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے سدرہ کا موڈ اچھا کرنے اور

سدرہ کو اپنے اگلے لائحہ عمل کے بارے میں

بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر رررر بیٹا کہاں سے آئے

گا؟؟؟؟؟سدرہ نے نا سمجھی میں بات تو کر دی پھر بات سمجھ جانے کے بعد ایک دم میر

شہباز سے الگ ہو گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کے اس

عمل سے میر کو ہنسی آ گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ دے گا اور کہاں

سے آئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے شرمندگی چھپاتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کی ہنسی تو روکنے کا نام ہی نہیں

لے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر آپ کو شرم آنی چاہیے ایسی باتیں

کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک جوان بیٹی کے باپ ہے آپ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے میر شہباز کو شرم دلاتے

ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس بیٹی کے لئے ہی تو تو بھائی مانگ رہا

ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس میں میرا کیا کیا

فائدہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر اشہباز نے بھی ہٹ دھرمی کی انتہا پر پہنچ کر

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے تنگ آکر کہاں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا اچھا اب چلو ہسپتال چلتے

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب کو وہاں سے ڈسچارج کروا کر

یہاں بھی لانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اب تم دونوں

کچھ دن یہیں رہوں گئی جب تک حویلی میں کچھ کمرے تم دونوں کی چوائس کے مطابق

نہ بنا دوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے بعد ہم

سب ایک ساتھ حویلی جائیں گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم

دونوں کی وجہ سے میں کب سے میر جابر کے الیکشن میں کھڑے ہونے کا اعلان کینسل

کروا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور آج شام میں یہاں پر پریس

کانفرنس کر کے میر جابر کے ساتھ گھر آؤں

گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تب اس ٹاپک پر تفصیل سے

بات کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے تفصیل

کو کھینچ کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر آپ سب سے

پہلے حجاب کو اسپتال سے لے کر آئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے بعد آپ پریس کانفرنس میں

جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور دوسری بات اب

کبھی بھی اس ٹوپک پر بات نہیں

ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی بیٹی کے بچوں

کے بارے میں سوچیں نہ کے اپنوں کے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے بھی کمال

لاپرواہی دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ

تو زیادتی ہے سدرہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے

معصوم سا چہرہ بنا کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جہاں

تک حجاب کی شادی کی بات ہے تو وہ ابھی چھوٹی ہے

۔۔۔ابھی تو اس کی اپنے

چھوٹے بہنوں اور بھائیوں سے کھیلنے کی عمر ہے

۔۔اور دوسری بات

شاید تم نے یہ سنا نہیں کہ مرد اور گھوڑا کبھی بوڑھا نہیں

ہوتا۔۔۔اور میں تو

ابھی (45) پینتالیس کا ہوا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اپنے آپ کو فٹ رکھنے کی وجہ سے (35) پینتیس کا لگتا ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرنے بائیں آنکھ دبا کر کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نہ حجاب کے لئے سوپ وغیرہ

بنانے جارہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ اور جابر اس

کو لے آئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فضول باتیں زیادہ نہ کریں اب

وہی ہوگا جو میں چاہوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سدرہ نے ماتھے پر آئے مصنوعی بال ہٹائے

-----------------------------------اووووا چھا ایک رات میں ہی

آپ بیوی کے روپ میں آ گئی-------------------------اگر میں

شوہر کے روپ میں آ یا نہ-------------------میر شہباز نے

جان بوجھ کر جملہ ادھورا چھوڑا---------------------میر تنگ نہ

کریں مجھے جو کہا ہے ویسا ہی

کریں-------------------------------یہ کہہ کر سدرہ

کمرے سے باہر چلی گئی--------------------------ڈرپوک

کہیں کی------------------------------میر شہباز نے سدرہ

تپانے کے لیے اونچی آواز میں بولا------------------------اور پھر

اپنے آپ کو آئینہ میں دیکھا----------------------------میر شہباز تم

تو واقعی پینتیس (35) کے لگتے ہو

----------------------------------اب میر شہباز کے نام لیوا

تو اس دنیا میں آ کر ہی رہے گئے مسز شہباز

-----------------------------------میر شہباز کے بیٹے میر شہوار

اور میر شہروز--------------------میر شہباز نے خیالوں میں گم ہو کر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے بیٹوں کو تصور کیا

میر جابر میر شہباز کے کہنے پر رات سے ہی ہسپتال میں میں موجود تھا

---میر جابر حجاب کے کمرے سے

باہر بینچ پر رات سے ہی بیٹھا ہوا تھا

---اور حجاب اندر آرام سے نیند کر

رہی تھی۔---حجاب کے جاگنے پر نرس

نے اسے بتایا کے اس کے والدین گھر گئے ہوئے ہیں تو حجاب نے رونا شروع کر دیا

---نرس نے پہلے تو خود اس کو بہلایا مگر

جب حالات اس کے قابو سے باہر ہو گئے تو

---اس نے باہر بینچ پر بیٹھے میر جابر کو بول

دیا کے آپ کی مریضہ نے اچانک رونا شروع کر دیا ہے

----------پہلے تو میر جابر حیران ہوا پھر پریشان

ہو کر اندر گیا----------کہیں حجاب کو درد نہ ہو رہا ہو

----------یہ سوچ کر میر جابر حجاب کے کمرے میں داخل ہوا

----------کیا ہوا تمے

----------تم ٹھیک تو ہو نا

----------کہیں درد تو نہیں ہو

رہا----------میر جابر نے پریشانی میں

سوال در سوال کیے

----------حجاب جو کے رو

رہی تھی----------میر جابر کو

چونک کر دیکھا----------مجھے

بابا کے پاس جانا ہے

----------میرے بابا کو بولیں میں

ان کو یاد کر رہی ہوں----------حجاب

سمجھی کے میر جابر کوئی ڈاکٹر ہے اور وہ اس کا حال احوال دریافت کر رہا ہے

----------بابا گھر پر ہے وہ ابھی گھر سے

آجائیں گے تم پریشان نہ ہو----------ارے میں اپنے

بابا کی بات کر رہی ہو آپ کے بابا کی بات نہیں کر رہی

----------حجاب کو اب غصّہ آگیا تھا

----------حجاب کو غصّہ کرتا دیکھ کر میر جابر کو

حیرت ہوئی تھی کے یہ انچ بڑھ کی لڑکی اسے باتیں سنا رہی ہے

----------میں تمھارے ہی بابا کی بات کر

رہا تھا----------میر جابر نے اپنے غصّہ پر کنٹرول کر

کے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا----------ارے آپ

میرے بابا کو بابا کیوں بول رہے ہیں----------

اس بار حجاب میر جابر سے زرا ڈر کر بولی

----------بابا آئیں گے تو تمے ساری تفصیل

دے دیں گے----------خدا کے لیے اب چپ ہو

جاؤ مجھے پاگل مت کروں----------میر جابر تنگ آگیا

تھا حجاب کے بچپنے سے-----------------------------تو

آپ میرے بھائی ہو---------------------------------کیوں

کے بھائی بہنوں کے ہی بابا ایک ہوتے ہیں

--------------------------------حجاب نے جیسے اپنی طرف

سے بڑھی ذہانت کی بات کی ہو

--------------------------------اللہ نہ کرے میں تم جیسی

کوڑھ مغز کا بھائی ہوں-----------------------میر جابر کے منہ سے

نکلے الفاظ حجاب کو بہت برے لگے---------------------حالانکہ

عروج اس کو دن میں ہزار دفعہ کوڑھ مغز، پاگل اور ناسمجھ کہتی تھی

---------------------مگر پتہ نہیں میر جابر کے منہ سے ادا ہوئے یہ الفاظ

حجاب کے دل پر لگے--------------------------میر جابر نے اپنے

الفاظ کی تیزی کو نظر انداز کر کے موبائل فون نکالا اور میر شہباز کا نمبر ڈائل کر دیا

--------------------------بابا آپ کہاں ہیں

--------------------------اور کب آئیں

گیں-----------------------آج زندگی میں پہلی بار بغیر کسی سلام کے

میر شہباز سے بات کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا ہوا جابر میں

ہسپتال ہی آرہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز پریشان ہو گئے

تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا حجاب آپ کو مس کر رہی ہے

اور رو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جابر نے اب

آرام دہ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا اس کو بولو

اس کے بابا پانچ (5) منٹ میں آرہے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی

بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کہہ کر میر جابر نے الوداعی جملے

کہے اور کال کاٹ دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا آرہے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جابر نے اب تھوڑا سا لہجہ کو

نرم رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور کہہ کر کمرے سے باہر نکل

گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آنے دو بابا کو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے بھی بابا کو ان

کی شکایت نہ لگائی نہ تو میرا نام بھی حجاب نہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب کو اب میر جابر کے روکھے رویئے

کے اوپر رونا آرہا تھا

عنان تم آج دو دن بعد گھر کو واپس آئے ہو-----------------------

مجھے لگتا ہے جیسے تم ہی سارے پولیس محکمہ کا کام کر رہے ہو

-------------------------عمر جمال نے مصنوعی ناراضگی دیکھا

کر کہا-------------------------ابو ووو آپ کو کیا لگتا ہے میں وہاں

تھانے میں عیاشی کرتا ہوں-----------------پچھلے سارے کیس ری

اوپن کروائے ہیں-----------------جس کی وجہ سے تھانے میں کام

زیادہ ہے---------------------------ہہہہہم

---------------عنان نے جس انداز میں جواب دیا وہ عمر جمال کو بلکل بھی

پسند نہیں آیا----------------------مگر وہ کچھ نہیں بول سکتے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عنان ازل سے ہی تلخ زبان کا مالک تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ انتہا کا ضدی اور ہر کام کو جلدی کرنے میں لگا رہتا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابو میں نے آپ سے کچھ کہنا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کہہ رہے تھے کے میں شادی کر لو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو میں نے لڑکی کو پسند کر لیا آپ

ایک دو دن میں اس کے گھر میرا رشتہ لے کر جائیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر جمال بیٹے کے اس انداز پر سیخ پا ہو گئے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تم مجھے بتا رہے ہو یا پھر مجھ سے

پوچھ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو آپ سمجھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انتہائی لاپروائی کے انداز میں عنان

بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو بیٹا جی جیسے لڑکی پسند کر لی ویسے جا کر اس

کا رشتہ بھی مانگ لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر جمال نے اپنے

ہاتھ میں پکڑے اخبار کو طریقہ سے تہ کر کے پاس رکھے میز پر رکھ دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور عنان کو اس کے ہی انداز

میں جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابو وووووہ شریف لوگ

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایسے کیسے کیسی کے گھر میں چلا

جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عنان کو بھی غصّہ آگیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نہیں جارہا سمجھے تم

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر کو بھی بیٹے کی حد دھرمی پر غصّہ آگیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابو پلیز زززززز نہ اب

میری لو سٹوری میں آپ ولن تو نہ بنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عنان نے اب معصوم سا چہرہ بنا کر عمر جمال سے کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیٹے بن کر بات کر و گئے تو میں بھی باپ بن جاؤ گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر اگر تم میرے باپ بننے کی کوشش کر و گئے تو بیٹا جی

میں تو آپ کا دادا بن جاؤ گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر جمال نے بڑھے اطمینان سے

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابو پلیز زززززز

پلیز زززززز مان جائیں اب تو آپ کا بیٹا بن کر بات کر رہا

ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب صیحح معنوں میں

عنان بیٹا بنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اوکے تمھاری

پھپھو آئیں ایک دو دن میں تب ہی چلے چلے گئے

---------- عمر جمال بھی باپ بن گئے تھے---------- تھینکس

ابو---------- یہ کہہ کر عنان کھڑا ہو گیا تھا---------- اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

میر شہباز حجاب سے ملنے آیا تو میر جابر حجاب کے کمرے کے باہر ٹہل رہا تھا

---------- کیا ہوا جابر یہاں کیا کر رہے ہو

---------- میر شہباز نے پریشان ہو کر کہا---------- کچھ خاص نہیں بس آپ کا انتظار کر رہا تھا---------- اچھا چلو

---------- میر شہباز نے میر جابر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اندر آنے کا

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کمرے میں داخل

ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری پرنسز کیسی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے پیار سے

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بات نہ کریں مجھ سے میں

ناراض ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب نے منہ پھولا کر

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارے پرنسز میں اور آپ کی مما

تھک گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو اس

لیے گھر چلے گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے

سچ بتا کر حجاب کو منانے کی کوشش کی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کو پتہ ہے میں نے کتنا بور

ہوئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں عوج بھی

نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب تو اب رونے

کی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا سوری میری

پرنسز آپ کی مما آپ کا گھر میں انتظار کر رہی

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا یہ جو ہے نا انھوں نے مجھے کوڑھ

مغز کہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب حجاب نے اپنی توپوں کا

رخ میر جابر کی طرف کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جابرررررررر تم یہ کیوں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جابر سمجھا

کے میر شہباز اس کو مصنوعی ڈانٹ رہے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر میر جابر میر شہباز کے لہجے میں

تلخی جان چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بابا غصّہ میں کہا تھا

میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جابر نے وضاحت دی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سب میں حجاب خوش ہو رہی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے کہا تھا نہ اپنے بابا کو بولوں

گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب پتہ چلے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حجاب نے دل میں خوش ہو کر

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر تم سے میں اس ٹوپک پر بعد میں بات کرو

گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم ابھی جا کر پریس کانفرنس کا انتظام

کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کے لہجے میں تلخی کم ہی

نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی بابا

---------- ہممممم ----------میر شہباز

نے صرف اتنا ہی کہا----------میر جابر اپنا

غصّہ کو کنٹرول کر کے لال انگارہ آنکھوں سے ایک نظر حجاب پر ڈال کر کمرے سے باہر

چلا گیا----------آج حجاب نے میر جابر

سے دشمنی مول لی تھی یہ دشمنی حجاب کو کتنی مہنگی پڑنے والی تھی اس بات کا اندازہ

حجاب نہیں تھا----------میر جابر کے جانے کے بعد

میر شہباز حجاب کی طرف متوجہ ہوئے

----------پرنسز آپ جلدی سے تیار ہو جاؤ

آپ کی مما آپ کا انتظار کر رہی ہیں----------بابا ہم حویلی

جائیں گئے----------نہیں پرنسز ہم پہلے کچھ دن

یہاں رہے گئے----------اس کے بعد ہم حویلی جائیں

----------اتنے میں حویلی میں آپ کا اسپیشل کمرہ

بھی تیار ہو جائے گا----------اوکے بابا

----------یہ کہہ کر حجاب واش روم کی طرف چل پڑی

ماضی#

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ اور میر شہباز میں اب اجنبیت کی دیوار گر گئی تھی

---اور میر شہباز تو ہر وقت

سدرہ کے آس پاس رہتا تھا---میر

شہباز نے جب میر شاہنواز کو اپنی پسند کے بارے میں بتایا تو وہ شیر کی طرح دھاڑے

اور صاف الفاظ میں میر شہباز کو خاندان سے باہر شادی کے لیے منع کر دیا

---میر شہباز نے سدرہ کو سب سچ سچ

بتا دیا---میر شہباز نے سدرہ کو

بھاگ کر شادی کرنے کا مشورہ دیا جس پر سدرہ نے صاف صاف الفاظ میں انکار کر دیا

کے وہ اپنوں کا مان نہیں توڑ سکتی ----------

میر شہباز نے سدرہ کو ----------

ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کے لیے رات تک کا وقت

دیا۔ سدرہ گھر واپس آ گئ ----------

مگر سدرہ کی تو سوچنے سمجھنے کی ----------

صلاحیت ہی ختم ہو گئ تھی۔ رات ----------

کو جب میر شہباز نے لین لائن نمبر پر سدرہ کو کال کر دی

ماجدہ بیگم نے جب سدرہ کے منہ سے ---------- NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کسی لڑکے کا نام سنا تو ان کو یقین ہی نہیں آیا۔ ----------

سدرہ یہ تم اتنی رات کو کس سے بات کر رہی ہو ----------

ماجدہ بیگم تاثیر صاحب سے ڈر کر آہستہ آواز ----------

میں دھاڑی۔ وہ امی ی ی ی ---------- ی۔

سدرہ نے ڈر کر ماں کو سب کچھ بتا دیا ----------

ماجدہ بیگم تو کچھ لمحہ تو سکتے میں رہیں ----------

پھر سنبھل کر سدرہ کو میر شہباز سے دور رہنے کا کہہ دیا

----------جو کے سدرہ نے مان لی----------سدرہ نے صبح کالج جا کر میر شہباز کو واضح طور پر انکار کر دیا اور سدرہ نے میر شہباز سے ہر تعلق توڑ دیا

----------جس دن سدرہ میر شہباز سے سارے تعلق ختم کر کے گھر آئی----------اس دن سے ہی سدرہ بری طرح سے بیمار پر گئ----------

سدرہ پورے تین مہینے بیمار رہی تھی

----------تقی اور تاثیر صاحب دونوں اس کو پڑھائی کا دباؤ سمجھ رہے تھے

----------ماجدہ بیگم کے علاوہ کوئی بھی سدرہ کی اس حالت کا راز نہیں جانتا تھا----------

سدرہ کی حالت کو دیکھتے ہوئے تاثیر صاحب نے سدرہ کو کالج چھوڑ دینے کا کہا

----------جس پر سدرہ نے بس جی میں جواب دے کر اپنی رضامندی ظاہر کی----------سدرہ کی طبیعت کچھ دنوں سے بہتر ہو گئ تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-------------------------ثمرہ جو کے سدرہ سے کتنے دنوں سے

بات کرنا چاہ رہی تھی-------------------------مگر ماجدہ بیگم ہر بار

کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر ثمرہ کی بات سدرہ سے نہیں کرواتی تھیں

-------------------------ابھی سدرہ لاؤنج میں آ کر بیٹھی تھی کے

لین لائن پر ثمرہ کی کال آئی اتفاق سے سدرہ نے ہی اٹھا دی

-------------------------ثمرہ نے سدرہ سے اس کا احوال پوچھا اور پھر

اپنی منگنی کا بھی بتا دیا-------------------------ادھر اُدھر کی باتیں کرنے

بعد ثمرہ نے سدرہ کو میر شہباز کر ایکسڈنٹ کے بارے میں بتایا

-------------------------جس کو سن کر سدرہ کی دل ہی

بند ہو گیا تھا-------------------------سدرہ نے فوراً سے

ہی کال ریسیور رکھ دیا-------------------------اور

کمرے میں چلی گئ-------------------------

اتنے دنوں میں جو سدرہ کی حالت میں بہتری آئی تھی

-------------------------اب پھر سدرہ کی اس سے بھی

ابتر حالت ہو گئ تھی-------------------------اس ہی

عرصے میں ایک بار ثمرہ سدرہ سے ملنے آئی اور اسے اپنی شادی اور شادی کے انگلینڈ

شفٹ ہونے کا بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور ساتھ

ہی یہ بھی بتادیا کے اس نے سدرہ سے دوستی میر شہباز کے کہنے پر کی اور یہ کے وہ عمر

جمال کی بہن بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کو یہ سب سن کر حیرت ہوئی دل کیا

کے ثمرہ سے ناراض ہو جائے مگر اس کے رخصت ہو کر اتنے دور جانے کا سن کر سدرہ

نے زارا سی ناراضگی دیکھا کر مان بھی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر

سدرہ کی طبعیت نے ثمرہ کی شادی پر جانے کی اجازت نہ دی

۔۔۔ایک مہینے کے بعد

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کے گھر کے نمبر پر کسی

انجانے نمبر سے کالز آنا شروع ہو گئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کا اس دن ہی ایکسڈنٹ

ہو گیا تھا جس دن سدرہ اس سے ہر ایک رشتہ توڑ کر گئی تھی

۔۔اس ایکسیڈنٹ سے میر

شہباز کو نکلنے میں کوئی ساڑھے تین ماہ لگ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب

سے میر شہباز کی حالت میں بہتری آئی اس نے سدرہ کے گھر پر کالز کرنا شروع کر دیں

--------------------- مگر ہر بار کوئی نہ کوئی اٹھا دیتا تھا

---------------- کبھی تاثیر صاحب کبھی تقی تو کبھی ماجدہ بیگم

---------------------- پھر ایک دن میر شہباز کی قسمت نے اس کا

ساتھ دیا اور کال سدرہ نے اٹھائی--------------------- میر

شہباز کی آواز تو سدرہ میلوں دور اور لاکھوں کے مجمع میں سے بھی پہچان لیتی

-------------------------------- سدرہ نے میر شہباز کی آواز

پہچان کر بھی کچھ نہ بولی------------------ بات کا آغاز میر شہباز

نے کیا------------------ سدرہ میں تم سب ایک آخری بار ملنا چاہ رہا

ہوں---------------------- بغیر کسی لگی لپٹی کے کہا گیا

-------------------------- میں نہیں ملنا چاہ رہی

----------------- سدرہ نے آنسوں کا گولہ جو کے سدرہ کے خلق میں

کانٹوں کی مانند چبھ رہا تھا اس کو نگلتے ہوئے کہا------------------

پلیز زززززز سدرہ ایک آخری بار بس ایک بار

-------------------- میں جس طرح تمھارے بغیر رہ رہا ہوں

-------------------- وہ کوئی مجھ سے پوچھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس ایک بار مل لو پلیز ززززززز

پلیززززززز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز اب

التجاؤں پر آگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کو اس کی

بات ماننی ہی پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ آج میر

شہباز کے کہنے پر اس سے ملنے کے لیے ایک ریسٹورنٹ میں ملنے آئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کے آنے سے پہلے ہی آچکا تھا اور اس کا

انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کو آتا دیکھ کر وہ

اپنی کرسی سے اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنے

وجود کو کالی لٹھے کی چادر میں چھپائے ہوئے تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنے مردہ قدم اٹھا رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے اس کے قدموں

میں جان نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جو اس بات کا

ثبوت تھا کے وہ اس کو دیکھ چکی ہے

۔۔۔میز کے

قریب آتے ہی اس نے اس کی طرف کی کرسی کو تھوڑا کھسکا کر میز سے دور کیا تھا

-----------------------------بیٹھو

----------------------میر شہباز نے ہلکی سی آواز میں کہا

---------------------------------سدرہ کی شکل دیکھ کر ہی پتہ

چل رہا تھا کہ اس دوری کو اس نے بھی برداشت کیا ہے

-----------------------------خالی میر شہباز ہی اس ہجر کی شب

نہیں کاٹ رہا تھا---------------------------اس دوری

کے کافی سارے سانپوں نے اسے بھی کاٹا ہے

-----------------------------------اس کا وجود بھی زہر آلود ہوا تھا

----------------------------نم آنکھیں اور ان آنکھوں کے نیچے

کالے سیاہ گہرے ہلکے-----------------------------اس کے رت جگوں

کا حال بیان کر رہے تھے-----------------------------کیسی ہو

-------------------------میر شہباز نے کہا

------------------------کیسی ہو سکتی ہو

------------------------------------سدرہ نے نم آنکھوں سے

جواب دیا-----------------------------------مجھ سے نہیں

پوچھوں گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں کیسا ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ

نے ناراضگی سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تو کوئی مجھ

سے پوچھے کے تم کیسے ہو

۔۔سدرہ نے پہلی

بار نظروں کو اٹھا کر اپنی اس پہلی اور آخری محبت کو دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اجڑے بال، نا آنکھوں پر

کالا چشمہ تھا جو کے اس کی شخصیت کا خاصہ

تھا۔۔اب تو ان آنکھوں میں

رتجگوں کی وجہ سے لال ڈوریاں تھیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زیادہ سیگریٹ نوشی کی وجہ سے

ہلکے گلابی رنگ کے ہونٹ کالے ہو گیئے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گلہ کر رہی ہو

۔۔۔میر

شہباز نے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں تو

----------سدرہ نے جواب

دیا----------میں مجبور ہو سدرہ

----------میری مجبوریوں کو سمجھو

نا----------میں بھی مجبور ہو

----------میر ررر

----------میں وہ نہیں کر سکتی جو آپ

چاہتے ہیں----------میں تمے گناہ کے لیے

نہیں کہ رہا----------نکاح کے

لیے کہ رہا ہو----------بتاؤ میں کہاں غلط ہو

----------میر شہباز نے دھیے دھیے غصہ

میں کہاں----------موت کے منہ میں

بھی تمے پکارا ہے میں نے----------سدرہ

ابھی اس کی پہلی بات کا جواب دینے ہی والی تھی

----------مگر میر کی اس بات نے سدرہ

کے منہ سے الفاظ ہی چھین لیے تھے

----------تم نے اور میں نے ایک

دوسرے کو بھلانے کی کوشش کی مگر تم بھی ناکام رہی اور میں تو بڑی طرح ناکام رہا

----------میر شہباز نے طنزیہ ہنستے

ہوئے کہا----------میں کیا کروں مجھے

بھی بتا دیں----------سدرہ نے اس

کے آگے گویا ہتھیار ہی ڈال دیے تھے

----------تم جانتی ہو

----------میں کیا چاہتا ہوں

----------میں نہیں کر سکتی

----------سدرہ نے وہی جواب دیا

----------سدرہ کا جواب سن کر میر

شہباز چیڑ گیا تھا----------میر شہباز نے اپنے

پینٹ کی بیک سے نائن ایم کی پستول نکال کر ٹیبل پر رکھ لیا

----------ی ہ--یہ کیا ہ--ے ہے

----------کی---سدرہ کی تو جان خلق میں میں آگئی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے فکر رہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمے نہیں مارو گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم جب یہاں سے باہر نکل جاؤ گی تو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں خود کو مار دو گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔می۔۔رر میر رر

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں مر جاؤ گی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا تم کیوں مروں گیٔ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی بات پر سوال کر ڈالا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کیا بتاتی وہ کیا تھا اس کا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور کیا اہمیت رکھتا تھا اس کے لیے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کو مرتا ہوا تو نہیں دیکھ سکتی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر وہ مجبور تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔می۔۔۔۔۔میں ج۔۔۔

ا۔ر۔ہ۔ی۔جا رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کتنے

مشکل تھے یہ الوادعی جملے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میر شہباز نے ایک لمبی سانس خارج کرتے ہوئے کہا

-------------------------------تو چلی جاؤ

---اللہ

حافظ-------------------------------سدرہ کی صرف

آنکھیں ہی نہیں بلکہ اس کا روم روم رو رہا تھا

---------------------------اپنے مردہ جسم کو جنبش دیتی

ہوئے----------------------کھڑے ہونے لگی پر ٹانگیں تو شل

ہو گئی تھی-------------------پھر بھی ہمت کر کے کھڑی ہوئی

--------------------ایک لمحہ نظر ملی تھی دونوں کی

-----------------------------مگر سدرہ نے جلد ہی نظریں جھکا

دی------------------------سدرہ چل پڑی تھی

---------------------------------ابھی وہ ریسٹورنٹ کے

خارجی دروازے پر پہنچی تھی---------------------------تو

فضامیں ٹھاااا کی آواز نے سدرہ کے اٹھتے قدم بے جان ہو گئے تھے

-------------------------------دل تو دھڑکن کو ہی بول گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

،سانس تھی کے آنا بند ہو گئی تھی،دماغ میں میر شہباز کے ہی الفاظ گونج رہے تھے "تم جب یہاں سے باہر نکل جاؤ گی تو میں خود کو مار دوں گا"

سدرہ نے مردہ قدموں،دھڑکتے دل اور بہتے آنسوں کے ساتھ پیچھے موڑ کر دیکھا

---میر شہباز نے دل پر پستول رکھا ہوا تھا---گولی میر شہباز کے دائیں کندھے کو چیرتی ہوئی پیچھے دیوار پر لگ گئی---ریسٹورنٹ میں وقت جیسے تھم گیا تھا

---میر رررررر

رررررررررررررررررر

-----اس خاموشی کو سدرہ کی چیخ نے توڑا

--------------------------------سدرہ خلق کی بل چلائی

--اور بھاگتی

ہوئی میر شہباز کے پاس آئی---------------------------------

میر شہباز نے اس دل کو نشانہ بنایا ہوا تھا مگر کچھ فاصلے پر کھڑے ویٹر نے عین وقت پر

میر شہباز کا ہاتھ اوپر کیا جس کی وجہ سے گولی میر شہباز کے کندھے کو چیرتی ہوئی پیچھے

دیوار پر جا لگی----------------------------------میر شہباز کو

کندھے پر ایک شدید جلن ہو رہی تھی-------------------اب میر شہباز

کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ واضح

تھی-------------------------------میر یہ آپ نے کیا

؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟سدرہ نے زار و قطار روتے ہوئے

کہا---------------------------آپ جو کہیں گئے میں وہی کروں گئی بس

آپ ہسپتال چلیں-----------------------------------چلو

تم میرے ساتھ-----------------------------میر سدرہ کا

ہاتھ تھام کر اس کو باہر لے آیا تھا

----------سدرہ کو گاڑی میں بیٹھا

کر میر اخود ڈرائیونگ سیٹ پہ چلا آیا

----------میر ررررر

پلیززززززز آپ ہوسپیٹل چلیں----------آپ کے

کندھے سے خون بہہ رہا ہے----------سدرہ

نے ڈرائیونگ کرتے میر شہباز کے کندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھتے ہوئے

کہا----------پہلے ہم نکاح کریں گے

پھر میں ہوسپیٹل جاؤ گا----------میر

گویا اپنا فیصلہ سنا دیا----------میر میں

قسم کھاتی ہوں میں آپ سے نکاح کروں گی آپ پلیززززززز پہلے ہسپتال

چلیں----------سدرہ اب

قسموں پر آ گئی تھی----------

سدرہ پہلے نکاح پھر ہسپتال----------میر

شہباز سے اب بات نہیں کی جا رہی تھی

کندھے پر جلن ہر منٹ کے ساتھ ----------
بھر رہی تھی۔----------درد کی شدت میں
اضافہ ہو رہا تھا۔----------اب سدرہ
خاموش ہو گئی تھی۔----------سدرہ کو
پتہ تھا کے میر شہباز اب کچھ نہیں سنے گا
میر شہباز نے گاڑی ----------
اپارٹمنٹ کے باہر کھڑی کی۔----------
اور سدرہ کو اپارٹمنٹ میں اندر جانے کا کہا
سدرہ اپارٹمنٹ میں داخل ----------
ہوئی تو یہ اپارٹمنٹ جدید ترین طرز پر تعمیر ہوا تھا
اندر داخل ہوتے ----------
ہی دائیں جانب ٹی وی لاؤنج تھا
اس کے ----------
سامنے تھوڑے سے فاصلے پر آمنے سامنے دو کمرے تھے
بائیں جانب کچن ----------

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا۔۔۔جو

کے جدید سہولیات سے آراستہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سدرہ اندر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے

درد کی وجہ سے آرام سے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے

جیسے ہی ایک قدم بڑھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کی

آواز کانوں میں پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ اگر تم اب بھی

جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر نکاح ہو گیا تو

پھر میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز

نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں کندھے کو پکڑا ہوا تھا اور وہ اس ہی حالت میں کھڑے ہو

کر سدرہ سے سوال کر رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر میں آپ کو اس

حالت میں چھوڑ کر جانا بھی چاہوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو بھی نہیں جا سکتی

۔۔۔میر آپ ایک

پرندے کے پر کاٹ کر اس کو اڑنے کا کہہ رہیں ہے

----------میں اگر یہاں

سے گئی تو شاید مر جاؤ----------

سدرہ یہ کہہ کر وہاں سے کمرے میں چلی گئی

----------سدرہ تم میرے

پیار کو کبھی نہیں سمجھ پاؤ

گئی----------

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ لمحوں بعد عمر جمال اور میر شہباز کے کچھ اور دوست ایک عدد مولانا کے ساتھ

اپارٹمنٹ میں موجود تھے

----------نکاح شروع ہو

گیا تھا----------میر شہباز سے قبول

کروانے کے بعد مولانا صاحب عمر جمال اور دو گواہوں کے ساتھ سدرہ جس کمرے

میں تھی اس کمرے کی طرف چلے گئے

----------سدرہ نے بھی لرزتے ہاتھوں اور

بہتے آنسوں میں خود کو میر شہباز کے حوالے کر دیا

----------نکاح کے بعد تمام

گواہ اور مولانا صاحب کے

----------جانے کے بعد

عمر جمال جیسے ہی میر شہباز کی طرف موڑا میر شہباز کھڑا صوفے سے کھڑا ہو گیا

----------میر شہباز

کے کھڑے ہونے کچھ دیر بعد ہی میر شہباز لڑکھڑا کر گر گیا

----------میر رررررر عمر جمال کی چیخ

اپارٹمنٹ میں گونجی۔----------

عمر جمال کی چیخ سن کر سدرہ کمرے سے باہر آئی

----------بھاگتی ہوئی میر شہباز کی

طرف آئی۔----------میر

آنکھیں کھولیں۔----------میر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پلیززززززز آنکھیں کھولیں

میر رررررررررر----------

سدرہ دیوانہ وار میر شہباز کو----------

ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی

بھابی میر کو ہسپتال لے----------

کر جانا پڑے گا----------

اس سے پہلے کے دیر ہو جائے

عمر جمال نے----------

سدرہ کو خبر دار کیا

میں----------

بھی جاؤں گی----------

سدرہ نے اپنی چادر کو درست کرنا شروع کر دیا

عمر جمال نے میر شہباز کو----------

سہارا دیا اور اپارٹمنٹ سے باہر گاڑی تک لایا

سدرہ نے بیک سائیڈ کا دائیں دروازہ----------

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھولا اور میر شہباز کو عمر جمال کی مدد سے گاڑی کی بیک سائیڈ پر لیٹا دیا

---------------------------دوسری طرف سے جا کر بائیاں

طرف سے سدرہ گاڑی میں بیٹھ گئی

-----------------------------گاڑی میں بیٹھ کر سدرہ نے میر

شہباز کا سر اپنی گود میں رکھ دیا-----------------------عمر

جمال نے گاڑی کو سٹارٹ کیا اور جلد سے جلد ہسپتال پہنچنے کی کوشش کی

--------------------سدرہ سارے راستہ میر شہباز کی زندگی کے لیے

دعائیں مانگتی رہی

سدرہ دوپہر کو جب ماجدہ بیگم محلہ میں گئ----------------تب ہی گھر سے

نکلی تھی------------------------جب ماجدہ بیگم واپس آئیں تو

سدرہ کو گھر میں نہ پا کر پریشان ہو گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پہلے تو

محلے میں اپنے آپ کے تحت ڈھونڈتی رہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر

جب دو پہر سے شام ہو گئی تو ماجدہ بیگم کے دل کو وسوسوں نے گھیر لیا تو انھوں نے تقی

اور تاثیر صاحب کو فون کر کے بتا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تقی

اور تاثیر صاحب نے سدرہ کو بہت ڈھونڈا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن نامراد ہو کر گھر لوٹے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گھر لوٹنے پر تقی اور تاثیر صاحب کو ماجدہ

بیگم کی زبانی میر شہباز کے بارے میں پتہ چلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو

وہ صدمہ میں آ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تاثیر صاحب کے وہم و

گمان میں بھی نہیں تھا کے ان کی معصوم بیٹی اس حد تک جا سکتی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب رات کے اندھیرے گہرے ہو

گئے تو تاثیر صاحب نے تقی کو سدرہ کو تلاش کرنے سے منع کر دیا اور خود کو کمرے میں

بند کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماجدہ بیگم ساری رات بیٹھ کر

اپنی تربیت میں خامیاں ڈھونڈتی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تقی

ساری رات اپنی بہن کے اس قدم کو برداشت کرنے کی کوشش کرتا رہا

--------------------------------------اچانک سے تاثیر صاحب کے

کمرے میں کچھ گرنے کی آواز آئی-----------------------تقی اور ماجدہ

بیگم بھاگ کر دروازے تک پہنچے دروازہ اندر سے بند تھا

--------------------------تقی بھاگتا ہوا گیا اور اپنے کمرے میں پڑی

ڈوبلیکیٹ چابی لے کر آیا اور دروازہ کھولا------------------تو

سامنے کا منظر دیکھ کر تقی لڑکھڑا کر کمرے کے دروازے پر گرا

--------------------------تقی اپنے بابا کو اتاروں

--ماجدہ بیگم کی آواز سن کر تقی نے

ہمت کر کے تاثیر صاحب کا پنکھے سے لٹکتا وجود نیچے اتارا

--------------------------اوران کے وجود کو اٹھا کر گاڑی تک آیا گاڑی

میں ڈال---------------------------ماجدہ بیگم کو بھی ساتھ چلنے کا کہا

--------------------------------------گاڑی ہسپتال لے کر چلا

گیا-----------------------ہسپتال میں آتے ہی تاثیر صاحب کو آئی سی یو

میں لے گئے----------------------------کچھ لمحہ بعد ڈاکٹر نے تقی سے

معزرت کے ساتھ تاثیر صاحب کی ڈیتھ کی خبر دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز کو بینڈ چ کر لیا تھا

---اب میر شہباز

سکون کے انجکشن کی وجہ سے نیند میں

تھا---عمر جمال بینچ

پر بیٹھی سدرہ کے پاس آیا اور

کہا---بھابی آپ

پریشان نہ ہو میر شہباز ٹھیک ہو جائے گا

---ویسے تو میں آپ

کو اپنی بہن سمجھتا ہوں

---آپ ہمیشہ مجھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری بہن کی طرح ہی عزیز رہیں

گیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس طرح سے

آپ کی شادی ہوئی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے معلوم ہے کے

آپ کو یہ سب کچھ قبول کرنے وقت لگے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن میں یہ

بھی جانتا ہوں کے میر آپ سے محبت کرتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کو

پوری زندگی خوش رکھے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کو کبھی کسی

رشتہ کی کمی محسوس نہیں ہونے دے

گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر

پھر بھی اگر آپ کو زندگی میں کبھی بھی میری ضرورت پڑی تو آپ اپنے اس بھائی کو یاد

کیجیے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کبھی بھی اگر آپ کو یہ

لگے کے آپ میر شہباز کے ساتھ خوش نہیں یا کبھی بھی آپ کو میر شہباز سے کوئی

شکایت ہو تو آپ مجھے ایک بھائی ہونے کے ناطے ہمیشہ اپنے ساتھ پائیں

گیئں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی بھائی سدرہ نے بھی

عمر جمال کو کی عزت کے جواب میں عزت دی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھائی وہ میر ٹھیک تو ہو جائیں

گئے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے پریشان ہو کر

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی بھابی آپ پریشان

نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بلکل ٹھیک

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گولی میر کے

کندھے کو چھو کر گزر گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ

بس خون زیادہ بہنے سے اس کی حالت خراب ہو گئ تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کی پریشانی دیکھ کر

عمر جمال نے تفصیل سے میر شہباز کی حالت

بتائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کو اب کچھ

حوصلہ ہو گیا تھا

۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح تاثیر صاحب کے جنازے پر ہر کوئی اپنے حساب سے باتیں بنا رہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہر کوئی سدرہ کے گھر

سے بھاگ جانے کا قصہ مزے لے کر اس کے باپ کے جنازے پر سنا رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عورتیں تو عورتیں مرد بھی کسی

سے پیچھے نہیں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی اپنے

خاندان میں غیرت کے نام پر قتل ہونے کو اپنی عزت سمجھ رہے

تھے۔۔اور کوئی سدرہ

جیسی بیٹی نہ ہونے کی دعائیں مانگ رہے تھے

۔۔۔ تقی اور ماجدہ

بیگم کو ہر قسم کے رویئے برداشت کرنے پڑ رہے تھے

۔۔۔مگر وہ کچھ بھی

نہیں کر سکتے تھے---

چپ چاپ سے پر ایک کی باتوں کو سن رہے تھے

-------------------------------ماجدہ بیگم نے تاثیر صاحب کے

جنازے کے بعد ہی وہ تقی اپنی بہن کے گھر پر لے گی تھیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح میر شہباز کو ہوش آ گیا تھا

---میر شہباز

نے ہوش میں آتے ہی سدرہ کو پکارا

---سدرہ کو عمر

جمال نے میر شہباز کے ہوش میں آنے کا

بتایا-----------------------------تو وہ بھاگتی ہوئی کمرے میں

آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر آپ

ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سدرہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سوال کیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں میر کی

جان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے

محبت سے چور لہجے میں کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے رونا شروع

کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارے یار سدرہ

رو کیوں رہی ہو

۔۔میر شہباز

پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ نہیں

ویسے ہی رونا آگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہہہہہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے بس اتنا ہی کہہ

پایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر مجھے یہاں سے کب آزادی

ملی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے ٹوپک تبدیل کرنے

کے لیے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یار ابھی ڈاکٹرز تین سے چار

دن یہی رکھنے کا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں عمر مجھے

آج ہی جانا ہے گھر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز

نے تنگ ہو کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر ایک دن تو رہو

ہسپتال میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر جمال حیران ہو گیا تھا

کے میر شہباز اتنی جلدی کیوں کر رہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے جو کہا ہے وہ ہی کرو عمر

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے اس بار روب

میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا یار جو تو کہے گا وہ ہی ہو گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی میں گھر جا رہا ہوں پھر دوپہر

میں تمے لے کر گھر چلا جاؤ گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر

جمال نے حل بتاتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے یار

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے عمر جمال کی بات

مانتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ باتیں کہہ کر عمر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جمال وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ

اداس ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے اٹھنے

کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں

تو۔۔۔سدرہ نے

آرام سے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا اِدھر آؤں

مجھے بیٹھنے میں مدد دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اٹھنے میں ناکام ہو کر میر شہباز نے سدرہ کی مدد لینا ہی بہتر سمجھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ میر شہباز کو اٹھانے میں مدد

دینے کے لیے آگے بڑھی اور اس کو اوپر کرنے

لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔افففففففففف اللہ میر آپ

کتنے موٹے ہیں اٹھائے ہی نہیں جا رہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ میں اتنا زور ہی نہیں

تھا کے وہ میر شہباز کو اٹھا سکتی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز اپنی مدد آپ ہی

اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور سدرہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے

قریب کیا-------------------------------میرے ساتھ رہ

کر تم طاقتور ہو جاؤ گی

---میر شہباز نے

شرارت سے کہا------------------------------میر یہ

کیا کر رہے ہیں آپ-------------------------------میری

پیاری بیگم جی آپ کو نہیں پتہ کے اس کو رومانس کہتے ہیں

-------------------------------میر شہباز نے اپنا لہجہ تبدیل کر

کے کہا-------------------------------می۔۔رمیر کوئی آ

جائے گا---------------------------سدرہ کے لہجہ میں واضح

طور پر لڑکھڑاہٹ تھی---------------------------ارے بیگم جی

ابھی تو کچھ نہیں کیا ایسا کے تم ڈرو

-----------------------------------میر شہباز صرف سدرہ کے

ذہن پر چھائی ہوئی اداسی کو دور کرنا چاہتا تھا

-----------------------------------اور میر شہباز اس میں

کامیاب بھی ہو گیا تھا-------------------------میر کیا بد تمیزی

ہے چھوڑے میرا ہاتھ------------------------------------

ارے سدرہ تم توہاتھ پکڑنے پرہی ڈر گئی ہو

--------------------------------------میر شہباز سدرہ کو تھوڑا سا

اور تنگ کرناچاہ رہاتھا-----------------------بس کریں میر

--اب سدرہ نے زور لگا کر

ہاتھ کھینچ لیاتھا--------------------------------------آہ

ہہہہہہ---سدرہ کے زور لگا کر

ہاتھ کھینچنے پر میر شہباز کو تکلیف ہوئی

---------------------------------------اس لیے میر شہباز کے منہ سے چیخ

نکلی--سوری سوری

آپ کو درد ہوانہ-----------------------------سدرہ میر شہباز

کے چیخنے پر گھبرا گئی تھی

---ہاں ہوا

--جس کی

بیوی اس کے ہاتھ لگانے سے یوں ڈر جائے تواس کو درد تو ہوگا

----------میر

----------سدرہ سے اس آ گئے کچھ کہا ہی نہیں

گیا----------اچھا اب رونا مت شروع

کر دینا میں مزاق کر رہا تھا----------

سدرہ کے دائیں گال پر ہاتھ رکھ کر پیار سے کہا

----------جس پر سدرہ ہلکا

سا مسکرائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ کہاں ہو----------میر

شہباز نے کمرے سے باہر آ کر سدرہ کو آواز دی

----------میر شہباز کو ہسپتال

سے گھر آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا

----------اب اس کی حالت

کافی بہتر تھی

---مگر

سدرہ ہر وقت کھوئی کھوئی ہوئی رہتی تھی

---سدرہ کو اب غلطی کا

احساس ہونا شروع ہو گیا تھا

---سدرہ کبھی

ایک دن بھی گھر سے دور نہیں رہی تھی کہاں اب ایک ہفتہ ہو گیا تھا

---سدرہ میر شہباز کو

احساس نہیں ہونے دینا چاہ رہی تھی کے وہ اپنے گھر والوں کو پاگلوں کی طرح یاد کرتی

ہے

سدرہ------سدرہ------سدرہ ooooo

---جب

سدرہ میر شہباز کے بار بار پکارنے پر بھی نہیں بولی تو میر شہباز نے اس کو زرا اونچی آواز

میں پکارا--

ج۔ی۔ی۔جی۔آپ کو کچھ کام تھا

----------سدرہ

ایک دم گھبرا گئی تھی

----------کہاں کھوئی

ہوئی ہو----------کب سے آوازیں

دے رہا ہو----------تمے سنائی کیوں

نہیں دے رہی----------میر شہباز

نے لہجے میں سختی لا کر

کہا----------وہ۔۔وہ میں

کچھ نہیں----------سدرہ

کو کوئی بہانہ ہی نہیں مل رہا تھا

----------سدرہ کا یہ

روئیہ میر شہباز ہسپتال سے ہی برداشت کر رہا تھا

----------اب میر شہباز کی بس

ہو گئی تھی----------ایک

ٹھنڈی آہ بھر کے کچن میں کھانا پکاتی سدرہ کی کلائی پکڑ کر کچن سے باہر لے آیا

---------- جاؤ سدرہ چادر

اوڑھ کر آؤ ---------- میر شہباز نے

ایک حکم دیا ---------- میر وہ میں

---------- سدرہ نے کچھ

کہنا چاہا ---------- سدرہ یہ سمجھی کے میر

شہباز اس کو گھر سے نکال رہا ہے

---------- سدرہ میں تمھارا باہر گاڑی میں

انتظار کر رہا ہوں آؤ ----------

میر شہباز بغیر سدرہ کی کوئی بات سنے باہر چلا گیا

---------- اور سدرہ چادر

لینے کے لیے کمرے کی طرف بھاگی

گاڑی نامعلوم راستے پر چل رہی تھی

----------کچھ وقت کے بعد

سدرہ کو ایسا احساس ہوا کے یہ راستے کوئی جانے پہچانے لگ رہے ہیں

----------گاڑی سدرہ کے گھر

کے راستے پر گامزن تھی

----------میر یہ تو

----------سدرہ سے اس کے

آ گئے کچھ کہا ہی نہیں گیا----------

اتروں گاڑی سے

----------میر شہباز نے

حکم دیا

سدرہ گاڑی سے اتری

----------اپنے گھر کے باہر

کھڑے ہو کر سدرہ کو ایک عجیب سا ڈر لگ رہا تھا

----------پتہ نہیں ابو کیا کہے

گئے----------امی، بھائی

مجھے مارے گئے کیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟سدرہ کے دل میں عجیب و غریب

باتیں آ رہیں تھیں----------

سدرہ یہاں پر تو تالا لگا ہوا ہے

----------سدرہ کو سوچوں

سے میر شہباز کے جملے نے لایا

----------مگر

امی، ابو اور بھائی کہا جا سکتے ہیں

----------میر شہباز کی بات پر

سدرہ نے ہی الٹا سوال کر دیا

----------ایک منٹ محلے میں سے

کسی سے پتہ کرتے ہیں اور تم منہ کو ڈھانپ لو تاکہ کے تمے کوئی پہچان نہ لے او کے

---میر شہباز

نے سدرہ کے سوال پر تفصیلی جواب دیا

---آنٹی بات سنے

---میر شہباز نے محلے

کی ایک عورت کو آواز دی جو کے راستے سے گزر رہی تھی

---سدرہ میر

شہباز کی آواز دینے پر میر شہباز کے پیچھے چھپ گئی تھی

---آنٹی میں یہاں تقی

سے ملنے آیا تھا وہ لوگ کہاں گئے

---میر شہباز نے بڑے پر

---اعتماد انداز میں پوچھا

ارے بیٹا کیا بتاؤں اس گھر کو تو بربادی نے دیکھ لیا

---ہنستا بستا گھر تھا

---مگر بیٹا!!ایک بیٹی

نے سب برباد کر دیا

جی آنٹی میں کچھ سمجھا نہیں

---میر شہباز نے نا سمجھی

والے انداز میں کہا

---جبکے بیٹی

کے نام پر سدرہ کے دل نے دھڑکنا بند کر دیا تھا

---ارے بیٹا سننے میں آیا

ہے کے بیٹی کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ گئ

---شکل سے

ایسی معصوم لگتی تھی بیٹا کیا بتاؤں

---مگر کرتوت توبہ اللہ

معافی---باپ بچارا

اس شرمندگی برداشت ہی نہیں کر پایا اور دل کا دورہ پڑھنے سے مر گیا

---ارے بیٹا یہ تو

لوگوں کو بتانے کے لیے جھوٹ بول دیا ماجدہ نے پر لوگ تو یہی کہہ رہے تھے کے تاثیر

صاحب نے خود کشی جیسی حرام موت کو گلے لگایا

---بس

بیٹا جی دعا کرو بیٹی ملے تو حیا اور پردہ

والی---ورنہ سدرہ

جیسی بیٹی تو اللہ کسی کافر کو کو بھی نہ دے جو ماں باپ کی عزت کا یوں جنازہ نکال دے

---محلے کی عورت بنا

سوچے سمجھے کچھ بھی بول رہی تھی

---جی آنٹی اب میں

چلتا ہو---یہ کہہ کر میر

شہباز سدرہ کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کی طرف لے گیا

---گاڑی میں

بیٹھا کر گاڑی سٹارٹ کر دی

---سدرہ کو چپ ہی

لگ گئی تھی---سارا راستہ

خاموشی سے کٹا---گھر آ

کر سدرہ کمرے میں چلی گئی اور میر شہباز اس کے پیچھے گیا

----------سدرہ میری بات

سنو----------

پلیززززززززز سدرہ

----------میر

شہباز سدرہ کو آوازیں ہی دیتا

رہا----------میر شہباز کمرے میں

داخل ہوا تو سدرہ زمین پر بیٹھی ہوئی تھی

----------سدرہ بات سنو میری

پلیززززززززز----------میر شہباز سدرہ

کے رویئے سے پریشان ہو گیا تھا

----------جیسے ہی میر شہباز سدرہ

کے پاس گیا سدرہ نے میر شہباز کے سینے پر تھپڑ رسید کرنا شروع کر دیے

----------سدرہ اپنے پاگل پن میں یہ بھی

بھول گئی تھی کے میر شہباز کا زخم ابھی اتنا ٹھیک نہیں ہوا تھا

----------سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے

سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے آپ نے مجھے برباد کر دیا میر میرے بابا میر گئے

----------آپ کی وجہ سے

آپ اس سب کے زمہ دار ہے ہے میر آپ کو میں کہا تھا آپ نے میری نہیں سنی میر

----------میر میرا دل پھٹ

جائے گا میں مر جاؤں گی میر مجھ سے برداشت نہیں ہو

رہا----------میر شہباز اپنے درد کو بھول کر

سدرہ کو سنبھالنے میں لگا ہوا تھا

----------سدرہ میری بات سنو

----------سدرہ میری بات تو سنو

پلیززززززز میری بات سنو----------میر

شہباز نے سدرہ کا پاگل پن پہلی بار دیکھا تھا ویسے تو سدرہ ایک نرم مزاج کی مالکہ تھی

مگر سدرہ اب پاگل ہو گئی تھی----------شاید

سدرہ کو ایک ہفتے کا غبار نکالنے کا بہانہ مل گیا تھا

----------سدرہ میری بات سنو تو سہی

----------میر شہباز نے ایک آخری کوشش کی

----------مگر سدرہ کا جنون کسی طور پر بھی ختم

نہیں ہو رہا تھا سدرہ ایک زخمی شیرنی کی طرح میر شہباز پر جھپٹ پڑی تھی

----------سدرہ ہہہہہ

----------سدرہ کی پکار کے ساتھ

چیخ کی آواز بھی گونجی

----------میر شہباز کا ہاتھ

----------سدرہ پر اٹھ گیا تھا

سدرہ میر شہباز کے تھپڑ سے بیڈ پر گر گئی

----------اب

سدرہ چیخ چیخ کر رونا شروع ہو گئی تھی

----------میر

شہباز تو سدرہ کی اس جنونی حالت دیکھ کر حیران ہو رہا تھا

----------سدرہ

پاگل ہو گئی ہو کیا----------میر

شہباز کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تھا

----------میر شہباز اس با

دھاڑا تھا----------ہاں

میں پاگل ہو گئی ہوں

----------پاگل ہو گئی ہوں

میں سمجھے آپ۔

----------سدرہ

ایک بار پھر شیرنی کی طرح میر شہباز پر جھپٹی

----------اس بار میر

شہباز نے سدرہ کے دونوں کلائیاں پکڑ لی

تھیں----------یہ

کیا پاگل پن ہے سدرہ اگر تمے لگتا ہے کے میں زمہ دار ہوں اس سب کا اور میری غلطی

ہے تو میں معافی مانگتا ہو تم سے اور وعدہ کرتا ہوں تم سے کے میں سب ٹھیک کر دوں گا

تم فکر مت کرو مجھے کچھ وقت دو

----------میر شہباز

نے سدرہ کو کندھوں سے پکڑ کر اپنی بات کا یقین دلایا

----------سدرہ اب زمین پر بیٹھ گئ

تھی میر میں کیا کروں میری حالت آپ کبھی بھی نہیں سمجھ پائے

گئیں----------جب آپ کوئی اپنا چھوڑ

کر جائے گا تو تب آپ میری حالت سمجھیں گئے

----------سدرہ یہ کہہ کر پھر سے

رونا شروع ہو گئ تھی----------

اور میر شہباز اس کا دل ہلکا ہو جائے گا اس لیے سدرہ کو رونے دیا

----------ساری رات سدرہ میر شہباز سے

شکوہ کرتی رہی اور میر شہباز صرف ایئم سوری کہتا رہا

صبح جب سدرہ کی آنکھ کھلی تو خود کو اس نے میر شہباز کے حصار میں پایا

سدرہ کسمسا کر اٹھی---

تو میر شہباز کی بھی آنکھ کھول گئی دونوں ہی رات کو بیڈ سے ٹیک لگائے زمین پر ہی سو

گئے تھے--سدرہ

ناشتہ ملے گا--

سدرہ بغیر کوئی جواب دیے اٹھ کر چلی گئی جو کے اس کی ناراضگی کا اظہار

تھا--------------------------------------بیگم ناراض

ہیں---میر شہباز نے

خود کلامی کی------------------------------------سدرہ منہ ہاتھ

دھو کر کچن میں چلی گئی میر شہباز بھی سدرہ کے پیچھے پیچھے کچن میں چلا گیا

سدرہ کس بات پر--

ناراض ہو--------------------------------میر شہباز نے ناشتہ بناتی

سدرہ کو کلائی پکڑ کر اپنی طرف کیا

ہے---آپ کو نہیں پتہ

میں کس بات پر ناراض ہوں رات کو اتنی زور سے تھپڑ رسید کیا تھا مجھے

سدرہ نے ایک لمحہ بھی ضائع---

کیے بغیر میر شہباز کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑا دیا

---------- سوری وہ میں غصّہ

میں آگیا تھا---------- میر

شہباز نے شرمندہ ہو کر

کہا---------- مجھے بات نہیں کرنی

آپ سے---------- سدرہ نے

ناراضگی برقرار

رکھی---------- سدرہ مجھے

منانا نہیں آتا تمے پتہ ہے تو مان جاؤ نا میں نے اگر منایا تو تم اور زیادہ ناراض ہو جاؤ گیٔ

---------- میر شہباز نے سدرہ کو

حقیقت بتاتے ہوئے کہا---------- مجھے

کچھ نہیں پتہ---------- سدرہ نے لاپروائی

سے کہا---------- اوکے

---------- میر شہباز نے

یہ کہہ کر پاس پڑی چھری ہاتھ میں لے لی

----------یہ لو

پھر----------یہ کہہ کر میر شہباز

نے اس ہاتھ کی ہتھیلی پر کٹ لگا لیا

----------جس سے

اس نے رات کو سدرہ کو تھپڑ رسید کیا تھا

----------میر ررر یہ

کیا پاگل پن ہے

----------سدرہ

نے میر شہباز کے ہاتھ سے چھری چھین لی

----------میں نے تم سے پہلے

ہی کہا تھا سدرہ جس طریقے سے مناؤ گا تو تمے برا لگے گا

----------میر شہباز نے

لاپروائی سے کہا----------سدرہ

کمرے کی طرف گئی جہاں سے وہ فرسٹ ایڈ کا ڈبہ لے کر آئی

----------یہ پاگل پن

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے میر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ

نے میر شہباز کا زخم صاف کرتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ پاگل پن نہیں ہے یہ تو جنون

ہے۔۔۔تمہے پتہ

ہے سدرہ میں نے جو چیز چاہی وہ مل گئی جو نہیں ملا وہ میں نے حاصل کیا تھا میں نے تمے

حاصل کیا ہے اس دنیا سے لڑ کر

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے میر شہباز

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی بات پر سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر

آپ نے مجھے حاصل کرنے کے لیے یہ سب کیا میں تو سمجھی تھی کے آپ مجھ سے پیار

کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کی

بات کا خود ساختہ ہی مطلب لیا اور دل میں میر شہباز سے مخاطب ہوئی

۔۔۔

۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سدرہ اور میر شہباز کی شادی کو تین (3) ماہ ہو گئے تھے

-------------------------------------سدرہ نے اب میر شہباز

سے اب ناراض ہونا اور اس کے سامنے اپنے دکھ کا اظہار کرنا چھوڑ دیا تھا

--------------------------ان تین (3) ماہ میں سدرہ کا پچھتاوا اور

بڑھ گیا تھا اور سدرہ ڈپریشن، ایکسٹریم لیول آف سٹریس کا شکار ہو گئی تھی

----------------------------------کوئی ایسی رات نہیں تھی جس کو

اٹھ کر اس نے تہجد پڑھ کر اپنے رب سے اپنے کیے کی معافی نہ مانگی ہو

--------------------------------------جبکہ میر شہباز کے سامنے وہ

بلکل خوش رہتی تھی چہرے پر ایک مصنوعی مسکراہٹ ہر وقت رہتی

تھی---------------------------------دوسری طرف میر شہباز

ہر دن تقی کے آفس میں اس آس پر جاتا تھا کے وہ اس کو معاف کر دے گا جب تقی

اسے معاف کرے گا تو اس دن جا کر سدرہ کو سرپرائز دے گا اور اس کو اس کے گھر

والوں سے منائے گا-----------------------------------

اس وجہ سے میر شہباز نے سدرہ سے یہ بات چھپا کر رکھی

کمرہ بلکل اندھرے میں تھا

---اس اندھیرے میں اگر سوئی بھی گرتی تو اس کی بھی آواز سنائی دیتی

--- اس اندھیرے میں زمین پرے اس نیم بے ہوش وجود کی کسی کو بھی فکر نہیں تھی---

--- یہ نیم بے ہوش وجود کسی کے لیئے کوئی معانی نہیں رکھتا تھا

--- آج صبح ہی میر شہباز کو میر شاہنواز نے حویلی آنے کا کہا تھا

---------- تب تک

سدرہ کی حالت صحیح تھی مگر میر شہباز کے جانے کے بعد سدرہ کو چکر

سے آنے لگے ---------- جس

کی وجہ سے سدرہ نے کمرے میں آرام کرنا ہی بہتر جانا وہ آرام کی

نیت سے کمرے میں داخل ہوئی مگر قریب ہی جا کر گر گئ

---------- پتہ نہیں وہ کتنے

گھنٹوں سے اس ٹھنڈے فرش پر نیم بے ہوش پڑی رہی

---------- میر شہباز کا حویلی

میں دل نہیں لگ رہا تھا

---------- ایک عجیب سی بے

چینی اور بے قراری تھی اس کی وجہ سے میر شہباز حویلی سے یہ کہہ کر

نکلا کے وہ عمر جمال کے پاس جارہا ہے

---------- میر شہباز اپارٹمنٹ میں

داخل ہوا تو سدرہ کو دیکھ کر بوکھلا گیا تھا

----------میر شہباز سدرہ

کو اٹھا کر گاڑی تک لایا اور گاڑی میں ڈال کر قریبی ہسپتال میں لے

گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر جب باہر آئیں تو اس

نے میر شہباز کو اپنے آفس میں آنے کا

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میر شہباز آپ کی

مسز ٹو منتھ پریگننٹ تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے افسوس سے کہنا پر رہا ہے کے آپ کی مسز کا مس کیرج ہو گیا

ہے مجھے لگتا ہے وہ کافی عرصے سے ڈپریشن یا پھر شدید ذہنی دباؤ کا

شکار ہے جس کی وجہ سے وہ فزیکلی بہت زیادہ کمزور تھی اور اوپر سے

آج ان کا بلڈ پریشر بڑھ گیا تھا ان سب کی وجہ سے ہم ان کو بچا

پائیں ہے آپ کے بچہ کو نہیں ایم سوری

۔۔۔ ڈاکٹر نے

افسوس سے ساری تفصیل بتائی

۔۔ میر شہباز

نے سر اٹھا کر ڈاکٹر کو دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میرا ایک ہی مشورہ

ہے کے آپ اپنی وائف کو کسی اچھے سے سائیکیٹرس کو دکھائیں اور رہی بات ان کی صحت کی تو وہ جب خوش رہیں گیٔ تو وہ بھی اچھی ہو جائے گیٔ ---------- اور اگلا بچہ آپ کم از کم تھری ائیر)3 سال (کے بعد اس دنیا میں لائیں ---------- یہ کہہ کر ڈاکٹر نے میر شہباز کو جانے کا کہا اور میر شہباز وہاں سے باہر آ گیا ---------- سدرہ تمھاری جھوٹی مسکراہٹ نے ہمارے بچے کی جان لے لی ہے تم اتنی ٹوٹی ہوئی تھی مجھے پتہ ہی نہیں چلا ---------- میں تمے کیسے بتاؤ تمھارا بھائی مجھے معاف نہیں کر رہا میں نے کتنی معافیاں مانگی تقی سے ---------- میر شہباز آج ٹوٹ گیا تھا

سدرہ کو ہسپتال سے آئے چار (4) دن ہو گئے تھے

----------اور ڈاکٹر کے کہنے پر میر شہباز سدرہ کو سائیکیٹرس کے پاس بھی لے کر جا رہا تھا

----------اب سدرہ تھوڑا سا بہتر ہو گئی تھی----------حویلی میں میر شہباز کی شادی کو لے کر ایک ہنگامہ برپا ہوا تھا----------می رشاہنواز نے سدرہ بہو تسلیم کرنے کے لیے ایک شرط بھی رکھی تھی کے میر شہباز ایک سال بعد ہونے والے الیکشن میں میر شاہنواز کی جگہ کھڑا ہو گا اور دونوں بھائی اسمبلی میں جائیں گئے----------جس کے بدلے میں سدرہ کو اس حویلی میں آنے دیا جائے گا

----------میر شہباز نے

شرط ماننے سے صاف صاف انکار کر لیا

----------اور حویلی چھوڑ کر سدرہ کے پاس

آ گیا

سدرہ اور میر شہباز کی شادی کو سات (7) ماہ ہو گئے تھے

----------حویلی چھوڑنے کے بعد میر

شہباز نے ایک اکیڈمی میں پچھلے وقت نوکری کرنا شروع کر دی تھی

----------ان دونوں کے

ایسے کوئی خاص خرچے تھے نہیں اس لیے گزارا اچھے سے ہو رہا

تھا----------مگر سدرہ آج بھی راتوں کو

اٹھ اٹھ کر اپنے ابو کے لیے روتی تھی

----------میر شہباز

بستر پر گہری نیند سویا ہوا تھا جب اس کے کانوں پر کسی کے رونے کی آوازیں ٹکرائیں۔۔۔

میر شہباز کی ہمت نہیں ہو رہی تھی آنکھیں کھولنے کی تو اس نے نیند میں ہی اپنی دائیں جانب سوئی ہوئی سدرہ کو ہاتھ بڑھا کر محسوس کرنا چاہا مگر اگلے ہی لمحے نیند سے بوجھل آنکھیں ایک دم سے کھولیں تو بیڈ پر سدرہ کو نہ پا کر میر شہباز اٹھ بیٹھا

۔۔یہ کہاں چلی گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے خود سے ہی سوال کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آواز کے تعاقب میں میر شہباز کمرے سے باہر نکلا تو اپنے بیڈ روم کے سامنے والے کمرے سے سدرہ کی رونے کی آوازیں آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کو پتہ نہیں کیوں غصّہ آ گیا تھا

۔۔میر شہباز نے ایک جھٹکے سے دروازے کو کھولا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سدرررررررہ تم یہ کیا کر رہی ہو

----------سدرہ میر

شہباز کی اس اچانک آمد پر گھبرا گئی اور پھر میر شہباز کے لہجے میں تلخی کا سدرہ نے باخوبی

اندازہ لگا لیا تھا----------

سدرہ سجدہ سے اٹھ گئی----------وہ میں

وہ----------سدرہ سے

کوئی بات ہی نہیں بن رہی تھی

----------تم یہ کیا پاگل پن کر رہی

ہو----------سدرہ تم نے مجھ سے

وعدہ کیا تھا کے تم اب اپنے ماضی کو بھول جاؤ گی

----------میر شہباز نے دکھ

بھرے انداز میں

کہا----------میر میں

کیسے بھول جاؤ میں اپنے ابو کی قاتل ہوں جنہوں نے مجھے اتنے پیار سے رکھا اتنے

لاڈوں سے پالا ہر خواہش کو پورا کیا اور میں نے ابو کا اعتماد توڑ دیا آپ نے وہ سکینہ (محلے

کی وہ عورت جس سے میر شہباز نے سدرہ کے گھر والوں کے بارے میں پوچھا تھا) خالا

کی باتیں سنی تھیں نا

----------وہ جب

ہمارے گھر میں آتی تھیں ناتوامی سے کہتی تھیں اللہ سدرہ جیسی بیٹی ہر ایک کو دے

----------میں نے ایسا کام

کیا ہے کے انھوں نے ہی کہا کے اللہ سدرہ جیسی بیٹی کسی کو نہ دے

----------میر یہ جملے مجھے راتوں

کو سونے نہیں دیتے میر میرے دل اور دماغ میں یہی جملے چلتے رہتے ہیں

----------سدرہ آج

اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی

----------یہ دیکھے بغیر کے

میر شہباز پر اس کے الفاظ کیا اثر کر رہے ہیں

----------سدرہ تمے بڑا شوق

ہے نہ رونے کا، روگ لے کر بیٹھ جانے کا اور غم منانے کا، پچھتاوے رکھنے کا

----------تو سدرہ بیگم

ایک اور پچھتاوا پال لو تم میرے بچے کے قتل کا، تمھارے اس رونے دھونے نے مار دیا

میرے بچے کو، تمھارے اس فضول قسم کے guilt نے جان لی ہے میرے بچے کی

---------- میر شہباز نے جو تلخ

حقیقت سدرہ سے چھپانے کا عہد کیا تھا خود ہی اس کو بتادی

---------- میر شہباز نے جو

سیسہ سدرہ کے کانوں میں انڈیلا اس نے تو سدرہ کے وجود سے جان ہی نکال دی تھی

---------- سدرہ پاس پڑے صوفے

پر گر گئی تھی۔---------- سدرہ کب ختم ہو

گا تمھارا یہ سوگ، میں بھی اپنوں سے دور ہوا مگر میں نے تو کبھی تمے کسی بھی چیز کا زمہ

دار نہیں ٹھہرایا یا پھر کسی بھی چیز کا خود کو زمہ دار نہیں سمجھا

---------- پتہ نہیں کیسا غم

ہے تمے جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا، ہر وقت رونا دھونا، ہر وقت اداس رہنا، تم

میرے ساتھ ہو کر بھی نہیں ہو۔----------

میں نے تمھارا ساتھ چاہا تھا نا کے تمھارا یہ روتا دھوتا وجود

---------- سدرہ تم اپنے ساتھ مجھے

بھی پاگل کر دو گئ، میں آج سے تمے تمھارے غموں کے ساتھ رہنے کی اجازت دیتا

ہوں اب میرے پاس تم تب آناجب تم ان بے فضول قسم کے غموں سے نجات پالو

اس دن ہی ہم ایک نئی زندگی کاآغاز کریں گے تب تک میں اور تم اس گھر میں اجنبیوں

کی طرح رہے گئے-----------------------------------

میر شہباز حکم سناتے ہوئے انداز میں کہہ کر بغیر سدرہ کی پرواہ کئے وہاں سے چلا گیا تھا

اور جس کمرے سے آیا تھااس ہی کمرے میں چلا گیا

-------------------------------اور سدرہ تو جیسے بت بنی

ہوئی تھی،سدرہ کولگ رہاتھاکے اس کے غم تو کبھی بھی کم نہیں ہوں گئے

---------------------------کل تک وہ اپنے آپ کواپنےابوکا قاتل

سمجھتی تھی مگر وہ تواپنی اولاد کی بھی قاتل نکلی تھی

سدرہ اور میر شہباز کی ناراضگی کو پانچ (5) ماہ ہو گئے تھے میر شہباز اور سدرہ جھگڑے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے بعد الگ الگ کمروں میں ہی رہ رہے تھے

----------میر شہباز سدرہ

سے بس ضرورت کی بات کرتا تھا اس ناراضگی میں بھی میر شہباز نے سدرہ کی ہر

ضرورت کا پورا پورا خیال رکھا

----------آج میر شہباز اور

سدرہ کی شادی کی سالگرہ تھی اور سدرہ اس دن ہر ناراضگی کو ختم کرنا چاہتی تھی

----------جب سے

میر شہباز نے سدرہ سے لہجہ بدلہ تھا سدرہ کو اپنے رویئے پر غصّہ آرہا تھا وہ میر شہباز سے

معافی مانگنا چاہ رہی تھی مگر میر شہباز کے غصّہ کو جان کر چُپ ہو جاتی تھی

----------جبکہ میر شہباز سدرہ کے

منانے کا انتظار کر رہا تھا

----------سدرہ صبح سے

ہی تیاریوں میں لگی ہوئی تھی، پیار سے تیار ہوئی اور اپنے ہاتھوں سے کھانا بنایا، کیک بنایا

اب سدرہ کو میر شہباز کا انتظار تھا

----------یہ سوچ کر کے میر

شہباز کیسا فیل کرے گا جب اس کو اسطرح دیکھے گا

----------نہ چاہتے

ہوئے بھی سدرہ کے لب مسکرا جاتے تھے

----------میر شہباز

جب گھر واپس آیا تو سدرہ کو اتنا تیار دیکھ کر حیران ہو گیا میر شہباز کو اس بات کی امید ہی نہیں تھی کے سدرہ اس کی طرف پہل کرے گیٔ

ارے واہ آج تو میں کھولی آنکھوں سے خواب دیکھ رہا

ہوں----------میر شہباز

سب ناراضگی بھول کر سدرہ کی طرف بڑھا میر شہباز تو اس موقع کی تلاش میں تھا کب سدرہ اس کو منانے آئے اور وہ اس ہی لمحے سب کچھ بھول کر سدرہ اپنا بنا

لے----------میر وہ

----------سدرہ

جتنے پر اعتماد انداز سے تیار ہوئی تھی اب وہ اڑن چھو ہو گیا تھا سدرہ شرم کی وجہ سے میر شہباز کی طرف دیکھ ہی نہیں پا رہی تھی

----------سدرہ تم

نے کچھ غلط نہیں کیا جو اس طرح ڈر رہی ہو

----------میں تمھارا شوہر

ہوں اور شوہر کو منانے کے لیے اتنا تو کرنا بنتا ہے

----------میر شہباز نے سدرہ کا

ڈر دور کرنے کے لیے

کہا----------سدرہ

نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا

----------اچھا چلو کیک کاٹتے ہیں

----------میر شہباز نے سدرہ ہاتھ

پکڑ کر کیک کاٹا ہممممم واہ واہ سدرہ کیک بہت پیارا ہے

----------میر شہباز نے سدرہ کے

بنائے ہوئے چاکلیٹ کیک کا ایک ٹکڑا پہلے سدرہ اور پھر اپنے منہ ڈالا اور پھر سدرہ کی

اس کاوش کی دل کھول کر تعریف کی

----------آپ کو اچھا لگا۔

----------سدرہ نے

کنفرم کرنے والے انداز میں بولا----------ہاں

بہت پیارا بنایا ہے تم قسم لے لو جھوٹی تعریف نہیں کر رہا

----------میر شہباز سچ میں ہی دل سے سدرہ

کے بنائے ہوئے چاکلیٹ کیک کی تعریف کر رہا تھا

----------آپ کو پتہ ہے میں نے پہلی بار بنایا

ہے کیک مجھے نہیں پتہ تھا یہ کیسا بنا ہے

----------سدرہ نے تھوڑا سا ڈرتے

ہوئے کہا----------سدرہ کے کہے

گئے الفاظ کا میر نے اثر ہی نہیں

لیا----------اچھا اس کو

چھوڑوں----------میں تمھارے

لیے کچھ لایا تھا----------ایک منٹ میں لے

کر آتا ہوں----------یہ کہہ

کر میر شہباز کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا

----------یہ لو ابھی

تمھارے لیے لایا تھا----------میر شہباز

نے لال رنگ کا رِنگ بوکس سدرہ کے آگے کیا

----------یہ کیا ہے میر

----------سدرہ نے مخملی سی ڈبیہ کو

دیکھ کر کہا----------

یہ ہماری شادی کی سالگرہ کا تحفہ ہے میری پیاری سی وائف کے

لیئے----------میر شہباز

نے پیار سے کہا

ادھر آؤں----------

میر شہباز نے سدرہ کو اپنے پاس کر کے رِنگ بوکس سے رِنگ نکال کر سدرہ کو پہنائی

----------یہ بہت پیاری ہے میر آپ نے

کیسے لائی----------سدرہ نے

پریشان ہو کر کہا

----------وہ میں نے

اپنی گاڑی فروخت کر دی

----------میر شہباز

نے سر کھجاتے ہوئے کہا

میر ررررررررررررر----------سدرہ

نے حیرانگی سے پکارا----------

ارے یار اس کو چھوڑوں یہ بتاؤں میرا گفٹ کہاں ہے

----------میر شہباز نے بے فکری سے

کہا----------آپ کو میں نے

کیک بنا کر دیا اور اتنی تیار ہوئی یہ سب آپ گفٹ ہی تو تھا

----------سدرہ نے چہکتے

ہوئے انداز میں کہا

----------توبہ ہے

سدرہ کنجوسی کی----------اتنے سستے

میں نمٹادیا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز

نے شوخ انداز میں کہا

۔۔

میر رررررررررر تنگ نہ کریں ابھی یہ سب سمیٹنا بھی ہے

۔۔۔سدرہ کہہ کر

ٹیبل پر پڑے کیک کے ٹکرے اور گندی پلیٹیں اٹھانے لگی تھی

۔۔سدرہ تم

آج کے دن ان کاموں کو

چھوڑوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج کے

دن صرف میں اور تم ہم دونوں ایک ساتھ گزارے گئے

۔۔۔نہ کوئی کام نہ کوئی

دوسرا ہوگا سمجھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر

شہباز نے یہ کہہ کر سدرہ کو اپنی طرف کھینچ لیا

۔۔

سدرہ میر شہباز کی اس اچانک حملے کے لیئے تیار نہیں تھی تبھی لہرا کر میر شہباز کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باہوں میں چلی-------------------------------------ا فففففففففف

میر حد ہے چھوڑیں مجھے

--سدرہ نے اپنے کو میر

شہباز کے حصار سے نکالا

---ارے یار تم نا

سدرہ اچھے خاصے موڈ کا ستیاناس کر دیتی ہو

---میر شہباز کا موڈ واقعی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

برا ہوا تھا اس لیے اس نے سدرہ کو چھوڑ دیا

-------------------------------------اچھا چلو آج کے دن نہ تم

موڈ آف کرو نہ میں کروں گا ہم باہر ڈنر پر جاہیں گئے اور تھوڑی دیر باہر ہی رہ کر واپس

آئیں گئے-----------------------------------میر شہباز نے

سدرہ کو سارے دن کا پلان بتایا

---اوکے میں یہ زرا سا

سمیٹ لو پھر ہم لوگ باہر جائیں گئے

-------------------------------------ٹھیک تب تک میں بھی فریش

ہو جاؤ گا

میر شہباز اور سدرہ کی زندگی اب ایک نئی ڈگر پر چل نکلی تھی

---سدرہ اور میر شہباز نے اپنی نئی زندگی کا آغاز کر دیا تھا---سدرہ نے اپنے ماضی کو بھول جانا ہی بہتر سمجھا اور میر شہباز تو سدرہ کا ساتھ پا کر ہی خوش تھا

---میر شہباز اور سدرہ کی شادی کو انیس (19) ماہ ہو گئے تھے اب میر شہباز کو ایک اچھی سی جوب بھی مل گئی تھی---سدرہ تمھارا یہ کچن کا کام کب ختم ہو گا

---میر

شہباز نے لاؤنج میں سے سدرہ کو آواز دی

----------میر شہباز

اور سدرہ نے آج فلم دیکھنے کا پلان بنایا تھا

----------اس لیئے

میر شہباز سدرہ کا ٹی وی لاؤنج میں انتظار کر رہا تھا

----------آ گئی صبر بس تھوڑا

سارہ گیا ہے کام

----------سدرہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے جلدی جلدی ہاتھ چلا کر کام ختم کرنے کی کوشش کی

----------سدرہ تم پچھلے ایک

گھنٹے سے یہی کہہ رہی ہو----------

----------میر شہباز سدرہ کے پیچھے کچن میں آ

گیا تھا----------چلو اب بس

بہت ہو گیا بہت کر دیا تم نے کام اب چلو میرے ساتھ

----------میر شہباز نے

سدرہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ لے کر لاؤنج میں آگیا تھا

---افففففففف

میر آپ کتنے جذباتی ہیں

---سدرہ اب میر

شہباز کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی تھی

---چپ کر کے

فلم دیکھو---میر شہباز

نے سدرہ کے گرد اپنے بازو ڈال کر اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا

---اور پھر فلم شروع کر

دی تھی---فلم کے ختم

ہونے سے پہلے ہی سدرہ سو گئی تھی

---میر شہباز نے سدرہ

کو اپنے باہوں میں اٹھا کر کمرے میں لے آیا

---سدرہ اپنے ماضی کو

بھولنا شروع ہو گئی تھی جس سے میر شہباز خوش تھا ایک ماہ بعد ہی اس کی شادی کو دو

(2)سال ہو جائیں گئے اس سال کی سالگرہ کو میر شہباز شاندار بنانا چاہ رہا تھا

----------مگر اس کو

نہیں پتہ تھا کے قسمت میں کچھ اور ہی لکھا ہوا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com

تقی کی شادی ماجدہ بیگم نے اپنی چھوٹی بہن کی بیٹی قرینہ سے کر دی تھی

----------اور اب تو تقی

اور قرینہ کے ہاں عروج کی پیدائش بھی ہو گئ تھی

----------میر شہباز کے

آئے روز آفس آنے پر تقی تنگ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے تقی نے گھر تبدیل کرنے کا

فیصلہ کیا----------اور اپنا آبائی گھر بیچ کر

ایسے علاقے میں چلے گئے تھے جہاں لوگ ان کو نہیں جانتے تھے

سدرہ نے میر شہباز کو آفس بھیج کر گھر کی صاف صفائی کرنا شروع ہو گئی تھی

---ابھی سدرہ کو کچھ دیر ہی ہوئی تھی کے دروازے پر بیل بجی

---شاہد میر کچھ بول گئے ہوں گئیں---سدرہ نے خود کلامی کی---می-----ابھی سدرہ نے دروازہ کھولا ہی تھا کے سامنے میر شہباز کو نہ پا کر سدرہ کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے---جی آپ کون ہے---سدرہ نے ایک اجنبی شخص کو دیکھ کر

کہاں۔۔میں میر

شاہنواز ہوں۔۔

۔۔ تمھارے

شوہر کا باپ

۔۔۔میر

شاہنواز نے سنجیدگی سے

کہا۔۔میر شاہنواز کے

الفاظ سن کر سدرہ کی ٹانگوں میں جان ہی نہیں رہی تھی سدرہ تو زمین پر ہی گر جاتی اگر

اس نے ایک ہاتھ سے دروازہ نہ پکڑا ہوتا

۔۔ج۔ی۔

جج۔جی۔۔سدرہ

کی زبان سے الفاظ ہی ادا نہیں ہو رہے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لڑکی ہم اندر آ سکتے

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شاہنواز نے سدرہ کو

دروازے کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھ کر کہا

---جج جی

آئیں نہ---میر

شاہنواز کے کہنے پر سدرہ نے ڈرتے ہوئے ان کو اندر آنے کا راستہ دیا

---میر شاہنواز نے

اپنے ساتھ آئے گارڈز کو باہر ہی رہنے کا کہا اور خود اندر داخل ہو گئے

---اندر

داخل ہو کر میر شاہنواز لاؤنج کے ایک صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے سلیقہ سے سر پر ڈوپٹہ کیا اور ہمت کر کے میر شاہنواز کے سامنے مجرموں کی

طرح کھڑی ہو گئی---تم

ہی وہ لڑکی ہو نا جس سے میر شہباز نے شادی کی ہے

---میر شاہنواز کے لہجے میں

تلخی کا عنصر نمایاں تھا---

ج۔جج۔جی

---سدرہ نے

ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتے ہوئے کہا

-------------------------------------ہہہہہہم کب تک اس

کے نکاح میں رہوں

گئ--میر

شاہنواز کا انداز ویسا ہی برقرار رہا

--سدرہ نے میر

شاہنواز کی بات پر جھٹکے سے سر کو اوپر اٹھایا

---ابھی

تو میر شہباز اور سدرہ کا رشتہ شروع ہوا تھا

--ابھی تو ان دونوں کے

رشتے سے پچھتاوے کا کانٹا نکلا تھا

--تو میر شاہنواز

کی بات نے تو سدرہ کو کچھ بولنے کا چھوڑا ہی نہیں تھا

---سدرہ نے

میر شہباز کے لیئے سب کچھ چھوڑ کر آئی تھی وہ کیوں چھوڑے گئی میر شہباز کو

تمے کیا لگتا ہے میر----------

شہباز جیسا مرد ساری زندگی تمھارے ساتھ گزار دے گا

میر شاہنواز----------

نے ایک بار پھر بات کا آغاز کیا

سدرہ کی زبان تو تالوں سے لگ گئی تھی وہ بس بت بن کر میر شاہنواز کو سن رہی تھی

میر شاہنواز کو پتہ ہی نہیں تھا کے ان کے الفاظ تیز دھار تلوار کی طرح کا کام کر رہے تھے یہ تلوار سدرہ کی روح کو چھلنی کر رہی تھی

سدرہ بے سدھ سی ہو کر میر شاہنواز کو سن رہی تھی

لڑکی ہم میر----------

شہباز کی طرح تمے کسی غلط فہمی میں نہیں رکھے گئے

آج ہم----------

یہاں تمے تمھارے اور میر شہباز کے رشتے کی سچائی بتانے آئیں

ہیں۔۔دیکھنے میں

تو تم ایک اچھے خاندان کی لڑکی لگتی ہوں مگر لگتا ہے تمھارے ماں باپ نے تمھاری تربیت صحیح سے نہیں کی

۔۔۔میر

شاہنواز کی باتوں پر سدرہ کی آنکھوں سے گرم مادہ تواتر سے گرنے لگا

تھا۔۔۔پر

میر شاہنواز کو تو کسی کی پرواہ ہی نہیں تھی وہ تو آج اپنے بیٹے سے اتنے دن دور رہنے کا غصّہ سدرہ پر اتار رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔

آخر کو یہی لڑکی تھی جس کی وجہ سے میر شہباز نے اپنا سب کچھ چھوڑ دیا

۔۔

تمہے میر شہباز نے کہا ہو گا کے وہ سب ٹھیک کر دے گا ایک دن ہمیں سب معاف کر دیں گئے اور سب ہنسی خوشی رہیں گئے

۔۔تو

لڑکی سن لو نہ تمہے ہم معاف کریں گئے اور نہ ہی تمہے تمھارے خاندان والے معاف

کریں گئے اگر ان میں زرا سی بھی غیرت ہوئی

---اگر ایسا سب کچھ ہو

بھی گیا جیسا تم دونوں سوچ رہے ہو تو پھر یہ بھی سوچوں کل کو تم اپنے بچوں کو کیا بتاؤ

گئے---اگر کل کو تم

دونوں کی بیٹی ہوئی تو تم اس کو یہ بتا سکوں گئ کے تم لوگوں نے کیسے شادی کی

---اور

اگر کل کو وہ بھی کسی کے ساتھ بھاگ گئی تو تم اس کو کس منہ سے برا بلا کہوں گئ

---جب میر

شاہنواز کو لگا کے انھوں نے جو کہنا تھا کہہ لیا تو سدرہ کو بت بنا چھوڑ کر اپارٹمنٹ سے

چلے گئے---سدرہ

میر شاہنواز کے جانے کے بعد اونچی اونچی آواز سے رونے لگی سدرہ نے آج شیشے میں

اپنی غلطی کی بھیانک شکل دیکھی تھی

---سدرہ

دیوانہ وار روئے جا رہی

تھی---اس رونے

کے دوران ہی سدرہ نے ایک فیصلہ کیا ایک اور غلطی کرنے کا فیصلہ

کیا۔۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میر شاہنواز کو گئے دو دن ہو گئے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میر شہباز آج

کل مصروف تھا اس لیئے وہ سدرہ پر اتنا دھیان نہیں دے پایا

۔۔۔ سدرہ

نے اپنے فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لیئے سدرہ نے عمر جمال سے

مدد لینے کا فیصلہ

کیا۔۔

عمر جمال کو سدرہ نے کال کر کے گھر پر بلایا تھا

۔۔ عمر جمال

گھر آیا تو سدرہ نے ساری باتیں بتا دیں اور ساتھ میں اپنا فیصلہ بھی سنا دیا

سدرہ نے میر شہباز کو چھوڑ کر جانے کا فیصلہ کر لیا تھا

اس لیئے سدرہ نے عمر جمال کو تقی پتہ کروانا کا کہا---

عمر جمال نہ نہ کرتے بھی سدرہ کی بات مان گیا تھا مگر سدرہ سے ایک وعدہ بھی لیا

اگر کبھی عمر جمال کو لگا کے میر شہباز بدل گیا ہے تو تب عمر جمال کسی بھی قسم کا وعدہ نہیں نبھائے گا اور سدرہ کا پتہ میر شہباز کو بتا دے گا

سدرہ اپنے گھر جانا چاہتی تھی اس لیئے عمر جمال کی یہ شرط مان لی

عمر جمال کو اس بات پتہ تھا کے میر شہباز سدرہ سے کس قدر محبت کرتا ہے اس لیئے

عمر جمال نے یہ شرط رکھی اگر کسی بھی وقت جب عمر جمال کو لگا میر شہباز کا سدرہ کے بغیر گزارا مشکل ہے تو وہ سدرہ کا پتہ بتا دے گا کیوں کے عمر جمال اپنے سب سے قریبی دوست کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز ایک عام سے دن کی طرح گھر سے آفس آیا تھا مگر پتہ نہیں کیوں اس کا دل بےتاب سا تھا

اس کا دل ---

کہیں نہیں لگ رہا تھا اس کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی یہ بے چینی کیوں ہے اب تو سب کچھ صحیح تھا

پھر اس کا ---

دل کیوں اداس ہے

---------- اس ہی بے چینی

میں گھر کا رخ کیا اور جب وہ اپنے اپارٹمنٹ میں پہنچا تو دروازہ کھولا تھا

---------- میر شہباز کا دل جیسے کسی

نے مٹھی میں لے لیا تھا

---------- دل میں ہزار وسوسہ

آ رہے تھے کہیں سدرہ کو کچھ نہ ہو گیا ہوں

----------میر شہباز جلدی سے

اندر داخل ہوا اور سدرہ کو تلاش کرنا شروع کر دیا

---------- سدرہ ہ ہ ہ ہ

---------- سدرہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ

---------- میر شہباز

سدرہ کو پکار رہا تھا مگر جواب نہیں ملنا تھا اور نہیں ملا

کہاں چلی گئ

---------- میر شہباز

نے خود سے سوال

کیا---------- کہیں

مارکیٹ تو نہیں گئ ----------

میر شہباز کے دل نے ایک نئ امید دی

---------- دل میں یہ خیال

کے آتے ہی میر شہباز نے مارکیٹ کی طرف دوڑ لگا دی

---------- میر شہباز صرف

مارکیٹ تک سدرہ کو ڈھونڈنے گیا لیکن سارا شہر چھان مارا ایک خیال

کی تحت اس نے ہسپتال بھی دیکھ لیے مگر سدرہ تو جیسے آنکھوں سے

اوجھل ہو گئ تھی ----------

میر شہباز نے سدرہ کو ڈھونڈنے کے لیے دن سے رات کر دی تھی

مگر سدرہ کا کچھ پتہ نہیں چلا

---------- آخر تھک ہار کر

میر شہباز اپارٹمنٹ میں واپس آیا اور میر شہباز کو پتہ ہی نہیں چلا کے

اس کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوگئے

---------- میر شہباز جیسا مرد محبت

کے ہاتھوں مجبور ہوکر رونا شروع ہو گیا تھا

---------- میر شہباز کو

روتے ہوئے ابھی چند ہی لمحے گزرے تھے

---------- میر شہباز کو اپنے

موبائل میں تھرتھراہٹ محسوس ہوئی

---------- شاہد سدرہ کا

فون ہو گا اس خیال کے تحت آنکھوں سے بہتے آنسوں کو اپنے بازؤں

سے صاف کیا اور کال اٹھا لی یہ دیکھے بغیر کے کس کا نمبر ہے

---------- نمبر حویلی کا تھا اور

کال کرنے والا حویلی کا منشی تھا

---------- منشی کی بات سن کر

میر شہباز کو لگا آج وہ مر جائے گا آج تو اس کا دل غم سے پھٹ

جائے گا آج کے بعد وہ زندہ نہیں رہے گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---------- مگر ایسا کچھ نہ ہوا کچھ لمحے وہ ساکت و جامد رہا پھر اپنے اس مردہ جسم میں جان دیکھ کر اٹھا اب اسے حویلی جانا تھا کیوں کے حویلی میں اس کے باپ اور بھائی کا جنازہ اس کا منتظر تھا ۔۔۔

ماضی#

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز کو حویلی میں آئے تین ماہ ہو گئے تھے

---------- میر شہباز نے الیکشن میں حصّہ لیا اور جیت بھی لیا تھا

---------- میر شہباز نے سدرہ کو ڈھونڈنا بند نہیں کیا تھا مگر سدرہ کا کچھ پتہ نہیں تھا پتہ نہیں سدرہ کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا تھا

---------- لیکن

میر شہباز نے ہمت نہیں ہاری

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوسری

طرف میر شہباز پر اپنی بھابی اور بھتیجے کی زمہ داری بھی پر گئی تھی ماہرہ کی ذہنی حالت

دن بہ دن گرتی جا رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کبھی دو دو دن تک

خاموش رہتی، کبھی دن بھر اپنے ساتھ باتیں کرتی تھی، کبھی ہنستی تھیں، تو کبھی سارا

دن روتی رہتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی بھابی کی حالت دیکھ کر میر

شہباز کو حقیقی محبت کا پتہ چلا تھا جس میں محبوب سے جدائی انسان کو دنیا سے الگ کر دیتی

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جابر جو کے اس وقت پانچ

سال کا تھا اپنی ماں کو یوں دیوانہ ہوتا دیکھ کر اپنے کچے ذہن کے مطابق یہی نتیجہ اخذ کر

پایا کے کے اس کی ماں بزدل تھی جو کے حالات کا مقابلہ کرنے کے بجائے ان سے

بھاگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جابر کو

ڈرپوک اور بزدل لوگوں سے نفرت ہو گئ تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر کچھ دنوں بعد کمرے میں ماہرہ کی لاش

ملی ماہرہ نے خودکشی کر لی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھابی کے

جانے کے بعد میر شہباز نے میر جابر کو بیٹا بنالیا تھا ان دونوں کا ہر رشتہ ایک دوسرے پر سے شروع ہو کر ان پر ہی ختم ہوتا تھا

سدرہ جب گھر لوٹی تو ماجدہ بیگم نے ممتا کے ہاتھوں مجبور ہو کر سدرہ گھر میں آنے کی اجازت دے دی مگر تقی نے سدرہ سے کوئی بات نہیں کی سدرہ نے گھر میں آ کر یہ جھوٹ بول دیا کے میر شہباز نے اسے طلاق دے دی ہے اور اب اس کے پاس رہنے کی کوئی جگہ نہیں ہے جس پر ماجدہ بیگم نے اپنا دل تو سدرہ سے صاف کر لیا مگر تقی کی کوئی زمہ داری نہیں لی ---

قرینہ کو بھی سدرہ کے واپس آنے پر کوئی اعتراض نہیں تھا

--- سدرہ کو یہاں آئے تین

ماہ ہو گئے تھے ان تین ماہ میں سدرہ کے ساتھ صرف تقی کا رویہ بُرا

تھا ---------------------- سدرہ کا عروج کے ساتھ اچھا وقت

گزر رہا تھا مگر ایک احساس بھی تھا کے اس نے میر شہباز کے ساتھ

اچھا نہیں کیا مگر جب سدرہ تقی کا رویہ دیکھتی تو اس کو میر شہباز سے

ایک عجیب سی نفرت ہو رہی تھی سدرہ مگر وہ نفرت صرف سدرہ کی

لغت میں تھی حقیقت میں وہ ناراضگی تھی

---------------------------- جو کے میر شہباز کے سامنے

آنے کی دیر تھی اس خود ساختہ نفرت نے ہوا ہو جانا تھا

-- سدرہ کی آج کل

طبعیت خراب رہتی تھی جس کو سدرہ مسلسل نظر انداز کر رہی تھی مگر

آج سدرہ کی طبعیت کچھ زیادہ ہی خراب ہو گئی تھی جس کے نتیجے میں

سدرہ اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی

-- جب قرینہ کو

سدرہ کی طبعیت کی خرابی کا پتہ چلا تو وہ ماجدہ بیگم اسے ڈاکٹر کے پاس

لے گئی ---------------------------- ڈاکٹر نے سدرہ کا

مکمل چیک اپ کیا ------------------------ ان کے

ہسبنڈ کدھر ہیں -------------------------------

ڈاکٹر نے اپنے چہرے پر پروفیشنل مسکراہٹ سجا کر کہا

------------------------ وہ ہ ہ ہ آؤٹ آف کنٹری ہیں کوئی

مسئلے والی بات تو نہیں ہے نا ----------------------

قرینہ نے پہلے بہانہ سوچا اور پھر ماجدہ بیگم کو دیکھتے ہوئے جھوٹ بول

دیا ---------------------------اوہ اچھا ---- پریشانی

والی بات تو نہیں بلکہ خوشی کی بات ہے یہ امید سے ہیں مگر میں نے

ان کے پہلے مس کیرج پر ان کے شوہر کو بتایا تھا کے نیکسٹ بے بی

کچھ عرصہ بعد ہی اس دنیا میں لائیں کیوں کے یہ فزیکلی بہت کمزور

ہیں اور ان کو کچھ پیچیدگیوں (Complications۔) کا سامنا ہو

سکتا ہے تو آپ کو ان کا بہت خیال رکھنا ہو گا ان کے کھانے پینے کا

بھی خیال رکھنا ہو گا ---------------------------- ڈاکٹر کی

بات نے تو ماجدہ بیگم اور قرینہ کو کچھ بولنے کا چھوڑا ہی نہیں تھا اس

لئیے دونوں مصنوعی مسکرا کر ڈاکٹر کے کلینک سے باہر آ گئیں

---------- سدرہ کو جب پتہ چلا کے وہ ماں بننے والی ہے تو اسے ایک دم سے پتہ نہیں کیوں میر شہباز یاد آ گیا تھا کیوں کے اس کو بچے بہت پسند تھے

---------- سدرہ نے سوچ لیا ، تھا وہ اپنے بچے کو اپنے جیسا نہیں بنائے گئ، وہ اپنے بچے کو بہادر پُر اعتماد بنائے گئ ، جو اپنے فیصلوں میں خود مختار ہو گا ، نہ کسی سے ڈرے گا، نہ کسی کے روعب میں آئے گا ، وہ وہی کرے گا جو وہ چاہے گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز حجاب کو گھر لے کر آ گئے تھے

---------- مگر کیوں کے انھیں میر جابر کے

الیکشن میں حصّہ لینے کا اعلان کرنا تھا اس لیئے وہ حجاب کو گھر چھوڑ کر پریس کلب چلے گئے تھے------------------------وہاں پر کانفرنس کر کے میر جابر کو ساتھ لے کر اپارٹمنٹ کی طرف آ گئے

------------------------سارے راستے میر جابر کا موڈ آف تھا اس لیئے وہ میر شہباز سے صحیح طرح بات نہیں کر رہا تھا

----------------------------------میر شہباز کو جابر کے غصّہ کا پتہ تھا اس لیئے انھوں نے ہی بات کا آغاز کیا

------------------------------------موڈ کیوں آف ہے تمھارا

------------------------------------گاڑی کے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھے میر شہباز نے میر جابر سے سوال کیا------------------------جو کے میر شہباز کی دائیں جانب منہ پھولا کر بیٹھا ہوا تھا------------------------------کچھ

نہیں بابا جانی------------------------------میر شہباز نے ہنوز اپنی ناراضگی جاری رکھی اور باہر سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے جواب دیا

------------------------ہہہہہہہہہہہہہہم تو بیٹی کے چکر میں میرا بیٹا مجھ

سے ناراض ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جابر تمے پتہ

ہے نا مجھے حجاب اور سدرہ اتنے سالوں بعد ملی ہیں تو میں کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو رہا ہوں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے سنجیدگی سے کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا آپ نے جو حویلی میں

کمرے تیار کروانے کا بولا تھا ان کر تیار ہونے میں دو سے تین ماہ لگ جائیں گئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جابر نے ناراضگی جتانے کے

لیئے ایک الگ ہی بات کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یار اتنے

نخرے تو سدرہ نہیں دیکھاتی جتنے تم دیکھا رہے ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے جابر کا موڈ آف ہوا دیکھ کر

شرارت میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بابا جانی آپ نے مجھے اس س

س میرا مطلب حجاب کے سامنے ڈانٹا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جابر کے منہ سے ابھی وہ لفظ

نکلنے والا تھا جو اس نے حجاب کو پہلی ملاقات کے بعد دیا تھا یعنی پاگل، ڈرپوک

،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یار اس میں ناراض ہونے والی کیا ہے وہ

تمھاری بہن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز نے پیار سے

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ نہ کرے وہ میری بہن ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جابر کے منہ سے بے ساختہ نکلا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچھا صحیح ہے وہ تمھاری جو بھی لگتی ہے اب وہ

میری فیملی کا حصّہ ہے اور میری ذات کا بھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ اور حجاب کے آنے سے میر ا اور

تمھارا رشتہ خراب نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم میرے بیٹے

ہو ر ہو گئے مگر حجاب میری بیٹی ہے اور اس کے ساتھ کوئی بھی کچھ غلط کرے گا وہ

میرے غصّہ کا سامنا کرے گا چاہے وہ میرا بیٹا ہی کیوں نہ ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز کی بات ختم ہوئی تھی اور

ساتھ ہی گاڑی بھی روک گئی تھی کیوں کے وہ لوگ اپارٹمنٹ تک پہنچ گئے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اوکے بابا جانی

آپ جائیں میں دوستوں کے پاس جاؤں گا

۔۔میر جابر نے

گاڑی روکتے ہی میر شہباز سے کہا

۔۔۔اچھا صحیح ہے

حویلی نہیں جانا رات کو یہاں ہی آنا تم سمجھے

----------میر شہباز نے جابر کو وارن کر

ہوئے انداز میں کہا

----------جی

صحیح----------میر جابر نے

بس اتنا ہی کہا----------میر شہباز

گاڑی سے اتر گئے تھے اور میر جابر ڈرائیور کے ساتھ چلا گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج تین دن سکول بھی نہیں گئی تھی مگر ان تین دنوں میں وہ قرینہ بیگم کے ساتھ

جب بھی گھر سے باہر گئی ہے تب تب اسے یہ ہی لگا کے وہ کسی کی نگاہوں میں ہے

----------کوئی اس پر نگاہیں گاڑھے

ہوئے ہے عروج تو ڈر کے مارے آج بھی سکول نہیں آ رہی تھی مگر قرینہ بیگم نے زبردستی اسے سکول بھیجا

----------وہ آ تو گئی تھی مگر اب اسے ڈر بھی لگ رہا تھا

---------- عروج سکول سے واپس پیدل ہی آ رہی تھی مگر ڈر کر بار بار دائیں بائیں اور کبھی بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی----------اچانک سے ایک کالے رنگ کی گاڑی زن کرتی ہوئی اس کے سامنے آ گئی

---------- اگر عروج بروقت پیچھے نہ ہوتی تو شاید اس کے پاؤں پر گاڑی چڑھ جاتی

---------- عروج نے غصّہ سے گاڑی سے اترتے ہوئے لڑکے کو دیکھا

---------- تم م م م م م م

----------اس سے آ گئے عروج کے منہ سے الفاظ ہی نہیں نکل رہے تھے----------گاڑی

میں بیٹھو عروج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عنان

پولیس یونی فارم میں ملبوس اس کے سامنے کھڑا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں ں کیوں ں

بیٹھوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عروج نے

پر اعتماد ہونے کی ناکام کوشش کی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم ایسے نہیں مانوں گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عنان نے کہہ کر عروج کا

ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی میں بیٹھا دیا تھا اس کی طرف کا دروازہ بند کر کے خود بھی

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم ایک

نمبر کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عروج اس سے پہلے کے کچھ

بولتی عنان نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا

۔۔چپ ایک دم چپ جو

میں کہہ رہا ہوں وہ سنو کچھ دنوں میں میرے بابا آئے گئے تمھارے گھر میرا رشتہ لے

کر اور تم نے یہ بات ذہن نشین کرنی ہے کے ہاں میں ہی جواب ہوں

۔۔۔انکار مجھے

پسند نہیں ہے اور میں جو حاصل کرنا چاہتا ہوں وہ حاصل کر لیتا ہوں چاہے وہ صحیح طریقہ سے ہو یا پھر کسی غلط طریقے سے مجھے فرق نہیں پڑتا

----------عنان نے عروج کے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کے قریب ہو کر ساری بات کی

----------عروج تو عنان کے اتنے قریب ہونے پر ہی مرنے کی ہو گئی تھی

----------عنان اپنے بات کر کے سیدھا ہو گیا تھا اور گاڑی سٹارٹ کر لی تھی

----------عروج نے خود کو سنبھالا اور چیخی----------تم سمجھتے کیا ہو خود کو پولیس میں ہو تو اپنی مرضی کرو گئے صرف ایک چھوٹی مدد کرنے پر تم کیا سمجھتے ہو میں تم سے شادی کر لو تم ہو کیا دو کوڑی کے پولیس والے

عروج نے اپنے سارے گزشتہ دنوں کی بھڑاس نکالی

----------رو کو گاڑی میں نے کہا رو کو گاڑی

----------عروج نے جب دیکھا کے اس کے سارے الفاظ اگلے بندے کے سامنے بیکار ہیں تو اس نے باقاعدہ چیخ کر عنان کو گاڑی روکنے کا کہا----------عنان نے گاڑی روکنے کی بجائے گاڑی کی رفتار تیز کر لی اور عروج جو کے اب چلتی گاڑی سے چھلانگ لگانے کے چکر میں تھی جس کے وجہ سے وہ گاڑی کا لوک کھولنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی اس پر ایک نظر ڈال کر سکون سے ڈرائیونگ کر رہا تھا

----------گاڑی عروج کے گھر سے ایک گلی پہلے روک گئی عروج کو رونا آرہا تھا مگر وہ ضبط کے مراحل سے گزر رہی تھی

----------گاڑی کے روکتے ہی عروج باہر کے لئیے نکلی مگر عنان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

----------رونا مت اگر تم روئی تو پھر مجھ سے اچھے کی کوئی امید مت رکھنا سمجھی تم

----------عنان نے یہ کہہ کر عروج کا ہاتھ چھوڑ دیا اور عروج تو جیسے اس وقت کے انتظار میں تھی گاڑی کا دروازہ کھول کر بھاگتے ہوئے گھر کی طرف بڑھ گئی

---------- عروج تم نے آنا تو میرے پاس ہی ہے چاہے وہ کسی بھی طرح ہو

---------- عنان خود کے ساتھ ایک عہد کر کے گاڑی چلا کر وہاں سے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج نے اپنے آپ کو سنبھال کر گھر میں داخل ہوئی

---------- تقی صاحب اور قرینہ بیگم جو کے لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے عروج کو اتنی جلدی گھر آتے ہو دیکھ کر عروج کو پکار بیٹھیں---------- عروج تم آج اتنی جلدی آگئی ہو---------- عروج کے اپنے کمرے کی طرف بڑھتے قدم تھم گئے تھے

----------جی مما

----------اس سے زیادہ کچھ بولنے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی۔----------اوکے اب جاؤ بیٹا کمرے میں فریش ہو جاؤ اور پھر کھانا کھانے نیچے آجانا

----------قرینہ بیگم اس سے پہلے کے عروج سے کچھ پوچھتی تقی صاحب نے عروج کے لیئے آسانی پیدا کی اور اسے کمرے میں جانے کا بھول دیا

---------- عروج تیزی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔----------کمرے میں داخل ہوتے ہی عروج کے ضبط کا بند ٹوٹ گیا اور وہ زار و قطار رونا شروع ہو گئی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے اپارٹمنٹ کی ڈور بیل بجائی تو ایک لمحے میں دروازہ کھول گیا

----------بابا بابا بابا آپ آ گئے

میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی

----------حجاب سر سفید پٹی

بندھے میر شہباز سے گلے کر رہی تھی جو کے اس سے صرف چند گھنٹے ہی دور رہے تھے

----------مائے پر نسز بابا کو تھوڑا سا

کام تھا تو وہ وہاں چلے گئے تھے بس----------

میر شہباز نے حجاب کو پیار بھرے لہجے سے جواب دیا اور اپارٹمنٹ میں داخل ہو گئے

تھے----------اوہ صحیح

بابا----------حجاب نے بھی بات کو

سمجھتے ہوئے کہا----------اچھا آپ کی مما

کہا ہیں اور آپ ابھی چند گھنٹے ہوئے ہیں آپ کو ہسپتال سے آئے ہوئے اور آپ ایسے

کیسے گھوم پھر رہی ہو آپ کو کمزوری ہو جائے گئی آپ کھانا کھا کر دوائی لے کر آرام کرو

----------میر شہباز نے سنجیدگی

سے حجاب کو کہا----------بابا مما کیچن میں ہیں

اور میں اب آرام کر کے تھک گئی ہوں اب میں ٹھیک ہوں مجھے نہیں کرنا آرام

----------حجاب نے منہ پھولا کر

کہا----------اچھا صحیح ہے مائے پرنسز

میں زرا آپ کی مما سے مل لوں پھر آپ کے ساتھ وقت گزاروں گا او کے

----------میر شہباز نے

پیار سے حجاب کو گلے لگا کر کہا اور کیچن کی طرف چلے گئے

----------سدرہ کو پتہ تو چل گیا تھا کے

میر شہباز گھر آ گئے ہیں مگر وہ پھر بھی کیچن سے باہر نہیں آئی

----------ارے بیگم صاحبہ ایسا

بھی کیا ضروری کام کے شوہر گھر آ گیا اور آپ کو پتہ بھی نہیں چلا

----------میر شہباز نے

سدرہ کو کیچن میں مصروف دیکھ کر طنز کیے بغیر نہ رہ سکا

----------میں وہ کام کر رہی

ویسے مجھے پتہ چل گیا تھا کے آپ آ گئے

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے کھانا بناتے وقت زرا

سا پیچھے کیچن کے دروازہ کے پاس میر شہباز کو دیکھ کر جواب دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اوکے آج رات جابر بھی کھانے

پر آئے گا تم بریانی بنا لینا اس کو پسند ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز یہ کہہ کر کیچن سے چلا گیا تھا

میر شہباز کو پتہ تھا کے سدرہ اس کے اس طرح جانے پر پریشان ہو جائے گئی اور پھر خود

اس کے پاس آئے گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر

شہباز کیچن سے باہر آ کر حجاب کے ساتھ کارٹون دیکھنے بیٹھ گئے تھے

۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماضی#

میر شہباز نے جب سے اپنے اپارٹمنٹ کی پیچھلے تین ماہ سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھی تھی تب سے اسے کچھ کچھ سمجھ آنا شروع ہو گیا تھا کے میر شاہنواز کا آنا اور میر شہباز کے جانے کے بعد عمر جمال کا روز روز گھر آنا

----------وہ یہ تو سمجھ گیا تھا کے سدرہ کے گھر چھوڑ کر جانے میں عمر جمال کا ہاتھ ہے

----------اس لئیے بغیر کچھ سوچے سمجھے میر شہباز عمر جمال کے گھر س آ گیا تھا

---------- عمر جمال کے آ گئے میر شہباز نے ہر ہر بہ آزمایہ مگر عمر جمال نے کچھ بھی نہیں بتایا صرف اتنا کہا کے سدرہ میر شہباز کے ساتھ خوش نہیں تھی جس کی وجہ سے وہ اسے چھوڑ کر گئی

----------اس میر شہباز نے اپنے اکلوتے دوست کو بھی کھو دیا میر شہباز نے عمر جمال سے ہر کسی قسم کا تعلق توڑ دیا اور اس دن کے بعد میر شہباز اور عمر جمال کبھی بھی نہیں ملے

میر جابر آج پھر کلب آیا تھا وہ بھی اکیلے اس نے میر شہباز سے جھوٹ بولا کے وہ اپنے دوستوں کے پاس جا رہا ہے

---آج اس نے پہلی بار شراب بھی پی تھی اور اب وہ شراب نوشی کر کے سیگریٹ کے زہریلے دھویں کو اپنے اندر اتار رہا تھا

---اس کو اس سب میں یاد ہی نہ رہا کے اس نے رات کو میر شہباز کے اپارٹمنٹ میں جا کر ان سب کے ساتھ ڈینر کرنا تھا---میر جابر کو پتہ نہیں کیوں حجاب سے جیلسی ہو رہی تھی

---میر جابر اپنے بابا جانی کو کسی کے ساتھ بھی شیئر نہیں کر سکتا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

----------چاہیے وہ حجاب

اور سدرہ ہی کیوں نہ ہوں

----------میر جابر کو

اپنی پہلی والی زندگی زیادہ اچھی لگی تھی کیوں کے اس میں صرف میر جابر اور اس کے بابا جانی ہی تھے

----------اور کوئی

تیسرا نہیں تھا جو ان کے درمیان میں آتا

----------اب

میر جابر نے سوچ لیا تھا کے اس نے کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے

----------کیسے میر شہباز سے

حجاب کو دور کرنا ہے

میر شہباز، سدرہ اور حجاب میر جابر کا کھانے پر انتظار کرتے رہے مگر میر جابر نہیں آیا جس کی وجہ سے رات کا کھانا میر جابر کے بغیر ہی کھایا گیا

----------کھانے پر بھی میر

شہباز نے حجاب سے ہی زیادہ بات چیت کی میر شہباز نے جان بوجھ کر سدرہ کو اگنور کیا

----------میر شہباز کا

اگنور کرنا سدرہ نے محسوس کیا مگر حجاب کے سامنے کچھ نہ بولی کھانا کھانے کے بعد

سب کچھ سدرہ نے سب کچھ سمیٹا

----------میر شہباز کھانا

کھانے کے بعد حجاب کے کمرے میں چلے گئے وہاں اس سے ادھر ادھر کی باتیں کی اور

پھر اس کو دوائی دے کر واپس اپنے کمرے میں آ گیا

----------حجاب کے کمرے سے

نکل کر جب میر شہباز باہر آئے تو سدرہ کا رخ حجاب کے کمرے کی طرف دیکھ کر

حیران ہو گئے----------وہ

حجاب سو گئی ہے تو تم اس سے صبح ملنا

----------میر

شہباز کے لہجے میں مصنوعی ناراضگی تھی

----------وہ میں حجاب کے کمرے

میں ہی سوؤں گئی----------سدرہ کے لہجے میں

بظاہر ناراضگی تھی مگر سدرہ نے اپنی ہنسی چھپا کر کہا

----------سدرہ جانتی تھی کے

میر شہباز اسے کبھی بھی حجاب کے کمرے میں سونے نہیں دیں

گئے----------سدرہ تم حجاب

کے ساتھ کیوں سوؤں گئی ابھی وہ ٹھیک ہے اور میں ابھی اسے دوائی بھی دے آیا ہوں

اور اسے کہیں درد بھی نہیں ہو رہا تو تم اس کے پاس کیوں سوؤں گئی

----------میر شہباز

عجیب بے تکی باتیں کرنا شروع ہو گیا تھا میر شہباز کی حالت دیکھ کر سدرہ کا بے ساختہ

قہقہہ بلند ہوا

افففففففففف میر توبہ----------سدرہ

کی ہنسی روکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

----------سدرہ ہسنا بند

کروں ورنہ----------میر شہباز کو اپنی بے وقوفی

پر غصّہ آ رہا تھا کے کیسے سدرہ نے اسے الو بنا لیا

----------لیکن سدرہ تھی کے ہنسی

ہی جا رہی تھی سدرہ کی ہنسی تب رو کی جب میر شہباز نے اسے گود میں اٹھالیا

----------میر ررررررررررررر

ررررررررر سدرہ نے چیخ لگائی

----------اب سدرہ کی ہنسی کہیں

غائب ہو گئی تھی۔----------اب میں تمے بتاؤں

گا کہ تم نے کس سے پنگا لیا ہے

----------میر شہباز سدرہ کو

اٹھا کر کمرے میں چلا گیا تھا

رات میر جابر سہیل کے گھر میں ہی رہا

سہیل نے رات میں جابر کو ----------

جس حالت میں دیکھا تھا وہ اس لئیے تشویشناک تھا

سہیل نے رات کو ----------

جابر سے بات کرنا مناسب نہیں لگا

جب جابر اٹھا تو اس کو اپنی ----------

گزری رات کے بارے میں کچھ بھی نہیں یاد آرہا تھا اور سر درد سے الگ پھٹ رہا تھا

اتنے میں سہیل اندر آیا ----------

شکر ہے یار تو اٹھا تو ----------

سہیل نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے ----------

کمرے میں موجود چھوٹی سی میز پر رکھتے ہوئے کہا

ہاں تھوڑی دیر ہو گئی ----------

مجھے اٹھنے میں ویسے وقت کیا ہوا

میر جابر نے سر کو دونوں ----------

ہاتھوں میں تھامے سہیل سے بات کی

پہلے تو یہ لیموں پانی پی اور ----------

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقت دوپہر کے دو بج رہے ہیں

سہیل نے میر ----------

جابر کی طرف لیموں پانی کا گلاس بڑھانے کے ساتھ میر جابر کے سوال کا جواب بھی دیا

یار دوپہر ہو گئی اور تم نے ----------

مجھے اٹھایا نہیں ہے تمے پتہ ہے مجھے بابا کے اپارٹمنٹ میں بھی جانا تھا بابا نے کل رات

ڈینر کے لئیے بولایا تھا

میر جابر نے سہیل ----------

کے ہاتھوں سے لیموں پانی لیتے ہوئے

یار ----------

جابی کل رات تو جس حالت میں میرے گھر آیا تھا نا اگر اس حالت میں تمے تمھارے

بابا جانی دیکھ لیتے تو شاید نہیں یقیناً تمے گولی مار دیتے

سہیل نے میر جابر کی حالت رات سے بہتر دیکھتے ہوئے اسے کل رات کے بارے میں

بتانا ضروری

سمجھا ----------

۔کل رات!!!!!!!!!!!!کل رات میں کیسی حالت میں تھا تم مجھے سب کچھ بتاؤں

سہیل۔-------------------------------------میر

جابر کو کل رات کا کچھ بھی نہیں یاد تھا اس لئیے اس نے سہیل سے پوچھنا ضروری سمجھا

---اچھا یار بتاتا

ہوں۔-----------------------------------یہ کہہ کر سہیل

نے رات کی ساری روداد میر جابر کو سنا

دی۔---اگر بابا

جانی کل رات کا پتہ چل گیا تو سہیل بابا جانی میری شکل تک نہیں دیکھیں گئے

---------------------------------------میر جابر کو میر شہباز

کے بارے میں سوچ سوچ کر ڈر لگ رہا تھا

-------------------------------------کیوں کے میر شہباز جتنا

بھی پیار کرتے ہوں جابر سے مگر رکھتے وہ شیر کی ہی نظر ہیں

---------------------------------------یار تمھارے بابا جانی کو

بتائے گا کون نہ میں اور تم بھی مت بتانا

--سہیل نے اپنے

جگری دوست کو آسانی کا راستہ دیکھایا

----------یار تمے نہیں

پتہ بابا جانی کو سب پتہ چل جاتا ہے پیچھلی بار میں نے صرف سیگریٹ کو ہاتھ لگایا تھا تو

بابا نے سزا دی تھی اب کی بار تو میری جان ہی لیں

گے----------میر جابر نے

پریشان ہو کر پیچھلی بار کا حوالہ دیا

----------گھبراؤ نہیں یار سب

ٹھیک ہو جائے گا وہ کچھ نہیں کہیں گے جب ان کو کچھ پتہ ہی نہیں چلے گا تو ظاہر سے

بات ہے وہ تمہیں کیسے کچھ کہیں گے اور پیچھلی بار تمہارے گارڈز نے تمہارے بابا جانی

کو سب کچھ بتایا تھا اس بار تمہارے ساتھ وہ موجود نہیں تھے تو انھیں کیسے پتہ چلے گا یار

----------اچھا اب میں

چلتا ہوں----------یہ کہہ کر میر جابر

سہیل کو اللہ خافظ کہہ کر سہیل کے گھر سے نکل گیا

تھا----------

ناشتے کی ٹیبل پر میر شہباز، سدرہ اور حجاب تینوں بیٹھے ہوئے تھے

---بابا میں سکول کب جاؤ گے

اب تو میں ٹھیک ہو گئی ہوں مجھے اب اسکول جانا ہے گھر میں بور ہو جاتی

ہوں---حجاب نے تنگ ہوئے

لہجے میں کہا---آپ کے لئیے اسکول میں

نے دیکھا ہے جس میں آپ نے پڑھنا

ہے---میر شہباز جو کے

ناشتہ کر رہے تھے حجاب کے سوال پر ناشتہ چھوڑ کر حجاب کو پیار اور سکون سے جواب دیا

لیکن حجاب کا رد عمل شہباز کی توقع کے بر عکس تھا

---نہیں بابا میں نئی اسکول

ہیں کیا کروں گی میں اس میں عروج موجود نہیں ہو گی اور میں بغیر عروج کے کسی

سکول میں نہیں پڑھوں گی

----------عروج ہی میری بیسٹ فرینڈ ہے اور میں اسی کے ساتھ پڑھوں گئی----------

حجاب نے میر شہباز سے جس لہجے میں بات کی وہ میر شہباز کے لئیے شاید پھر بھی قابل قبول ہو گئی مگر سدرہ کے لئیے یہ سب قابل قبول نہیں تھی

----------حجاب تم کس لہجہ میں بات کر رہی ہو اپنے بابا سے، مجھے لگتا ہے تم تمام تر تمیز بھول گئی ہو----------سدرہ کو حجاب کی بد تمیزی برداشت نہیں ہوئی اس لئیے سدرہ نے ایک دم حجاب کو ٹوکا----------ارے مائے پرنسز آپ کی مرضی آپ جس بھی اسکول میں پڑھنا چاہے گئی آپ پڑھنا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا

----------تھینک یو بابا

----------حجاب نے مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کیا----------اور سدرہ

میری بیٹی کو ڈانٹا مت کروں اور آؤ مجھے باہر تک چھوڑ دو

----------میر شہباز جب سدرہ

کا منہ پھولا ہوا دیکھا تو میر شہباز نے سدرہ کو بھی بہس میں کھینچ لیا

----------ہاں ہاں میں

ہی ہوں جو بری ہوں آپ کو اپنی بیٹی کی کوئی غلطی نظر ہی نہیں آتی کیسے اس نے آپ

کے ساتھ بد تمیزی کی میر آپ سے

----------سدرہ نے بھی سلگ

کر کہا اب میر پچھتا رہا تھا کے کیوں اس نے سوئے ہوئی شیرنی کو اٹھایا

----------مما سوری بابا سوری

----------میر شہباز ابھی کچھ

بولتا کے حجاب نے فوراً سے معافی مانگ لی

----------ارے بیٹا جی آپ کیوں

معافی مانگ رہی ہو آپ جاؤں اپنی دوائی لو اور آپ کو پتہ ہے شام کو ہم لوگ آپ کے

ماموں کے گھر بھی جائیں گئے

----------سچ

بابا ہم سچ میں بڑے بابا کے گھر جائیں گئے

----------حجاب نے

چہک کر کہا----------جی بیٹا جی

بلکل سچ اب آپ اچھے بچوں کی طرح جاؤں دوائی لو

----------میر شہباز نے پیار سے

حجاب کو کہا اور ساتھ میں ہی اسے اس کے کمرے میں جانے کا کہا کیوں کے میر شہباز کی

بات پر سدرہ کے چہرے کا رنگ ایک دم سے بدل گیا تھا

----------میر شہباز

کے کہنے پر حجاب اپنے کمرے میں چلی گئی

----------میر ہم بھائی کے گھر

جائیں گئے----------ہاں کیوں

کے میں یہ چاہتا ہوں کے حویلی جانے سے پہلے یہ سب ختم ہو جائے

----------میر نے موبائل پر میسج

ٹائیپ کرتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر رررررررررررر تھینکس میں بھی یہی چاہ رہی تھی

----------سدرہ ایک دم میں غصّہ بلا کر خوش ہو گئی تھی

----------میر شہباز ہلکا سا مسکرا کر اور میسج ٹائیپ کر کے میز سے اٹھ گئے تھے----------اچھا اب یہ چھوڑوں اور شوہر کو پیار اور دعاؤں میں گھر سے رخصت کروں

----------میر شہباز نے شرارت سے کہہ کر کوٹ کے بٹن بند کیے----------افففففففف شرم کریں حجاب نے سن لیا تو----------اب سدرہ کے چہرے پر پہلے سے موجود خوشی کے ساتھ حیا کی لالی سے بھی دہک رہا تھا

----------تو کیا ہوا حجاب کو بھی پتہ چلے گا کے اس کے بابا کتنے رومنٹک ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

----------میر شہباز نے چہک کر کہا

----------میر چلے آپ کو میں دروازے

تک چھوڑ دوں ورنہ آپ تو

----------سدرہ سے شرم کی وجہ

سے جملہ مکمل ہی نہیں کیا گیا

----------اچھا چلو ویسے رات کو

تمے پتہ چل گیا ہو گا کے میر شہباز سے مذاق کرنا کتنا مہنگا ہوتا ہے

----------اپارٹمنٹ کے دروازے کی

طرف چلتے ہوئے میر شہباز نے سدرہ کو مزید تنگ کرنے کے لئیے ایک نئ بات

شروع کر دی----------سدرہ کے

گال تو میر کے جملے سننے سے ہی دہک گئے تھے

----------دروازے کے

پاس پہنچ کر میر شہباز نے سدرہ کے ماتھے پر بوسہ دیا،اپنا اور حجاب کا حیال رکھنے کا کہہ

کر صوبائی اسمبلی کی طرف چل پڑا

----------میر شہباز کو پتہ

چل گیا تھا کے جابر رات کو کہاں تھا اس لیے گھر سے نکلتے ساتھ ہی انہوں نے جابر کو

ان کے صوبائی اسمبلی کے چیمبر میں ملنے کا میسج کیا صوبائی اسمبلی کے اجلاس کے بعد میر

جابر کی اچھی سی کلاس لینے تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان کے کہنے کے برعکس عروج ساری رات روتی رہی جس کی وجہ سے صبح اس کی

آنکھیں لال ہوئی

تھی-------------------------------------عروج کو اپنی

بے بسی پہ رونا آرہا تھا کہ کیسے وہ اتنی پر اعتماد ہوتے ہوئے بھی کسی کے آگے اتنی بے

بس ہے لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی

تھی----------------------------------سامنے والے

شخص کو اس کا پر اعتماد ہونا غرور اور خود پر بھروسا بے پردگی لگتا تھا

----------اس کی وجہ سے

عروج اس سے ڈر جاتی تھی سہم جاتی

تھی----------عروج ناشتہ صحیح سے کرو تم

صحیح سے کیوں نہیں کر

رہی----------

قرینہ بیگم کو عروج کا ناشتہ پر اس طرح گم صُم کسی اور ہی سوچوں میں دیکھ کر برا لگا اس

لیئے انھوں نے ناراض ہوتے ہوئے کہا

----------قرینہ بیگم کی آواز پر

تقی صاحب نے بھی ایک نظر عروج کو دیکھا جو کے ناشتہ کی میز کو گھورنے میں

مصروف تھی----------

عروج بیٹا مما کچھ کہہ رہیں ہیں آپ کو

---------- تقی

صاحب نے عروج کو سوچوں میں ہی گم دیکھ کر زرا اونچی آواز میں کہا

----------جی

ی جی بابا آپ نے کچھ کہا مجھے

تقی صاحب کی آواز پر عروج گھبرا گئی تھی

ناشتہ کروں

---قرینہ بیگم

نے اب کی بار ناراض ہو کر بولا

جی مما---عروج نے مختصر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سا ہی جواب دیا

---عروج کی

حالت قرینہ بیگم سے چھپی ہوئی نہیں تھی اس کا یوں ہر وقت کہیں گم رہنا

---لال آنکھیں اب

روز کا معمول بن جانا، پہلے تو قرینہ بیگم نے اسے حجاب کی دوری سمجھا مگر عروج کا یوں

ڈرے سہمے ہی رہنا ہر وقت اب قرینہ بیگم کو کھٹکنے لگا تھا

---جس کی وجہ سے

قرینہ بیگم نے عروج سے بات کرنا چاہی

----------اور انہوں نے یہ سوچ لیا

تھا کے آج عروج کے گھر واپسی پر وہ عروج سے اس کی باز پرس کریں گئیں

----------ناشتہ کرنے کے بعد

عروج اور تقی صاحب آ گئے پیچھے گھر سے نکل گئے تھے اور پیچھے قرینہ بیگم عروج کے

رویئے پر سوچ رہی تھیں

عروج کو پتہ نہیں آج کیوں بہت ڈر لگ رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہوں آج اس کو

اسکول نہیں آنا چاہیے تھا یہ سوچ سوچ کر ہی عروج قدم سڑک پر بڑھا رہی تھی

----------کے اچانک اسے

ایسا لگا کے کوئی اس کے پیچھے چل رہا ہے قدموں کی آہٹ پر عروج نے ایک دم پلٹ کر

دیکھا اس سے پہلے کے وہ خلق کے بل چلاتی اس کی کمر کی طرف سے کسی نے اس کے منہ پر گیلا رومال رکھ لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے عروج دنیائے مافی سے سے بیگانہ ہو کر پیچھے کھڑے ہوئے مرد کی باہوں میں جھول گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels | Articles | Books | Poetry | Interviews

پھپھو آپ آگئیں میں کب سے آپ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا

---عنان نے لون میں بیٹھی ثمرہ سے استفسار کیا اور ساتھ ہی ثمرہ کے گلے لگ گئی

---جی بیٹا جی میں آگئی---ثمرہ نے پیار سے عنان کے بال خراب کر کے کہا

---حفضہ بھی

آپ کے ساتھ آئی ہے

----------عنان نے فوراً ہی

اپنے ساتھی اور بہترین دوست آٹھ سالہ حفضہ کے بارے میں دریافت کیا

----------جی بیٹا جی وہ بھی آئی ہے

اور آتے ساتھ ہی بھائی کو ضد کر اپنے ساتھ آئس کریم کے لیئے بھی کے گئی ہے

----------ثمرہ نے ہاتھ پکڑ کر عنان

کو اپنے ساتھ لون میں موجود کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھا دیا

----------توں نواب

صاحب سنا ہے تمے ایک لڑکی پسند ہے

----------ثمرہ کے

لہجے میں شوخی نمایاں تھی۔----------

جی پھپھو ہے تو مگر اسے میں نہیں پسند

----------عنان کے لہجے میں اداسی

تھی، قرب تھا۔----------ہممممم تو

تمے کیا لگتا ہے وہ تمے کتنے فیصد پسند کرتی ہو گئ

----------ثمرہ نے کرسیوں کے درمیان

میں رکھی ہوئی میز سے چائے کی پیالی اٹھا کر لبوں سے لگاتے ہوئے کہا

----------صفر فیصد

----------عنان نے بغیر

لگی لپٹی کے سچا تجزیہ کیا----------عنان کے

اس تجزیے پر ثمرہ نے قہقہہ لگایا

----------اچھا تو میں اور بھائی اس لڑکی

کے گھر رشتہ لے کر گئے اور اگر اس نے انکار کر دیا تو پھر رررررر

----------ثمرہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا

----------خیر انکار تو نہیں

کریے گئی نہ وہ اور نہ ہی اس کے والدین

----------آپ لوگ بس رشتہ لے کر جانے

کی رسم ادا کر لیں باقی سب صحیح ہو جائے گا

----------عنان نے نے لبوں

پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ سجا کر ثمرہ سے کہا

----------عنان سدرہ سے چند ایک

اور باتیں کر کے وہاں سے چلا گیا اور پیچھے ثمرہ کو حیران چھوڑ کر

صوبائی اسمبلی کے اجلاس کو ختم ہوئے دو گھنٹے ہو گئے

تھے----------میر شہباز اپنے

چیمبر میں میر جابر کا انتظار کر رہا تھا مگر وہ ابھی تک نہیں آیا تھا

----------چند لمحے اور انتظار

کرنے کے بعد میر جابر چیمبر میں ا اندر آیا

---------- آج میر جابر کی

نظریں اٹھی ہوئی نہیں تھی جس کا سب سے زیادہ افسوس میر شہباز کو

تھا ----------لیکن

میر شہباز کچھ نہیں کر سکتے تھے

----------اس کی نظر آتے ہی

ایک سوال بغیر لگی لپٹی کے میر شہباز کی طرف سے پوچھا گیا

تھا----------تم

کل رات کہاں تھے----------

وہ سوال جس کا جواب میر جابر کے پاس نہیں تھا

---------- مگر اس سے سوال کا

جواب لئیے بغیر میر شہباز اس کو چھوڑنے والے نہیں

تھے---------- میں کلب

میں تھا بابا جانی

----------اس نے نظریں

جھکا کر میر جابر نے کیا

---------- میر

شہباز نے دونوں کہنیاں ٹیبل پر رکھ دی

کہا---------- ہاں

اچھا تو تم کلب میں تھے اچھی بات ہے اب سے ساری راتیں وہی گزارنا گھر آنے کی ضرورت نہیں ہے

---------- بابا جانی سوری آج کے بعد نہیں جاؤں گا

---------- پہلی بار میر جابر نے سر اٹھا کر میر شہباز سے بات کی مگر جب میر شہباز کی آنکھوں میں دیکھا تو فوراً سے نظریں جھکا دیں

---------- ہر بار کی طرح سوری ، ہر بار کی طرح آج کے بعد نہیں جاؤں گا تمے پتہ ہے میر اگر کہیں کسی کو پتہ چل جاتا تو سارے شہر میں تمہارے نام کے چرچے ہوتے مگر یہ چرچے تمہارے حق میں نہیں تمہارے خلاف ہوتے

---------- الیکشن سر پر ہیں اور تمہاری حرکتیں ہے کے روکنے کا نام ہی نہیں لے رہی ---------- تمہاری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سزا یہی ہے کے تم ایک مہینے تک مجھے اپنی شکل مت دیکھانا اور ایک مہینے بعد الیکشن کمیشن کے دفتر میں کاغذات نامزدگی جمع کروانے آ جانا ---------- اس سے پہلے مجھ سے کوئی رابطہ مت رکھنا اور اس ایک مہینے میں تم مجھے ہر ایک ٹی وی چینل پر نظر آنے چاہیے

ہوں----------

--- میر شہباز ساری سزا سنا کر چلے گئے اور میر جابر نے سکھ کا سانس لیا کے شکر ہے چھوٹی سی سزا ملی اسے نہیں پتہ تھا کے یہ تو اس کی سزا کی ابتدا تھی

----------ابھی سب سے بڑی سزا تو رہتی ہے جو میر شہباز اسے دینے والا ہے اور میر جابر نے ساری زندگی برداشت کرنی ہو گئی

میر شہباز آج کل زیادہ وقت حجاب اور سدرہ کے ساتھ گزار رہے تھے

----------جس میں میر شہباز کو حجاب کی وش لیسٹ کے بارے میں پتہ چلا جس میں ڈیزنی لینڈ دیکھنا، پیرس جانا، اور دبئی کا برج خلیفہ دیکھنا

----------جو کے میر شہباز نے حجاب کے پیپرز کے بعد ساری خواشیش پوری کرنے کا وعدہ کیا

----------سدرہ تو بس ان باپ بیٹی کی محبت ہی دیکھتی رہی----------میر شہباز سدرہ سے حویلی میں کی جانے والی تبدیلیوں کے بارے میں ہمیشہ پوچھتے تھے

----------حویلی کا کام جو صرف تین کمروں کی آرائش وزیبائش کے لئیے شروع ہوا تھا اور اب ساری حویلی تک پھیل گیا تھا

----------حویلی کے کس کمرے کی کس دیوار پر کیا رنگ کرنا ہے اس پر ہمیشہ میر شہباز اور سدرہ کی بحس ہو جاتی تھی

----------آخر میں ہوتا وہی تھا جو سدرہ چاہتی تھی----------لیکن سدرہ جس فضول خرچی کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ نہیں کر پاتی تھی کیوں کے میر شہباز نے پیسہ پانی کی طرح بہانا تھا اور اس میں میر شہباز نے کسی کی نہیں سننی تھی

----------جس کی وجہ سے چند دنوں میں ہی میر شہباز کی کروڑوں خرچ ہو گئے تھے مگر میر شہباز کو کوئی ٹینشن نہیں تھی----------جبکہ سدرہ کافری میں ٹینشن لے لے کر بلڈ پریشر بڑھ گیا تھا مگر میر شہباز اور حجاب کو کوئی فکر نہیں تھی----------

حجاب خواہش کرتی اور میر شہباز آلہ دین کے چراغ کے جن کی طرح وہ خواہش پوری کر رہا تھا

میر شہباز یہ چاہتا تھا کے حویلی جانے سے پہلے ہی اپنی پیچھلی ساری زندگی کی تلخ یادوں کو کسی بھی طرح ہو سکے مٹانا چاہتا تھا

----------جس کی خاطر وہ اپنی انا تک کو قربان کرنے کو تیار تھا

----------وہ تقی سے معافی بھی مانگنے کو تیار تھا

۔کیوں کے میر شہباز اب سدرہ اور حجاب کے ساتھ ایک پر سکون اور ایک خوشحال زندگی بسر کرنا چاہتا تھا

----------جس کے لئیے اسے سدرہ کے دل پر پرے بوجھ کو معافی مانگ کر کم کرنا تھا جس کے لئیے وہ ہر طرح سے تیار تھا

----------سدرہ صبح تیار رہنا تمھارے میکے چلیں گئے----------

میر شہباز نے بستر پر لیٹتے ہوئے کہا----------

میر ہم۔۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ

رہی تھی کے کیا بولے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سدرہ ادھر دیکھوں

۔۔میر شہباز نے

سدرہ کو اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

۔۔میں نہیں

چاہتا کے اب ہم اپنی کی گئی ایک غلطی پر ساری عمر گزار دیں ہم بھی انسان ہیں ہم سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں مگر ہم ایک لکیر کو تو نہیں پیٹ سکتے ساری عمر تو اس لیئے ہم صبح جائیں گئے تمھارے گھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اوکے

۔۔میر شہباز نے

بڑے پیار سے سدرہ کو سمجھایا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر

پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سدرہ نے کچھ کہنے کے

لئے ابھی لب کھولے ہی تھے کے میر شہباز نے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بس چپ اب اور

کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر شہباز

نے سدرہ کے چہرے پر آئے ہوئے بال اس کے دائیں کان کے پیچھے کیے

۔۔اب تو تم بس

صبح کی تیاری کرو اب جو ہو گا صبح ہی ہو گا

۔۔میر شہباز نے

ایک ہاتھ بڑھا کر سائیڈ لیمپ بند کیا

۔۔سدرہ

نے بھی اپنی طرف کا سائیڈ لیمپ آف کیا ڈوپٹہ کو سلیقہ سے تہ کر کے سر کے پاس رکھا

ابھی سدرہ میر شہباز کی طرف منہ کر کے لیٹنے ہی والی تھی کے میر شہباز نے ہاتھ بڑھا

کر اسے اپنے حصار میں لے لیا

۔۔فکر مت کرو سب

ٹھیک ہو جائے گا

۔۔میر

شہباز نے سدرہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

مجھے نہیں لگتا کے----------

سب کچھ اتنی جلدی ٹھیک ہو جائے گا میر

سدرہ بیس سال----------

کو تم جلدی کہہ رہی ہو

میر----------

شہباز نے ہلکا سا سر کو اوپر کر کے سدرہ کے چہرہ کو دیکھا

ہمم یہ بھی ہے----------

میر سب----------

ٹھیک ہو جائے گا سدرہ سو جاؤ صبح بہت کام کرنے ہیں

میر شہباز----------

نے نیند سے چور آنکھوں کو بند کرتے ہوئے کہا

آپ بھی سو----------

جاؤ----------

سدرہ نے میر شہباز کے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا

کچھ وقت بعد سدرہ----------

میر شہباز کے سینے پر سر رکھ کے سوگئی تھی اور صبح کے لیے بے فکر ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مگر میر شہباز سدرہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کل کے بارے میں سوچ رہا تھا اسے کب نیند آئی یہ تو میر شہباز کو پتہ ہی نہیں چلا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج کا سر درد سے پھٹ رہا تھا وہ آنکھیں کھولنے کو کوشش کر رہی تھی پر ناکام ہو رہی تھی پھر بھی تگ و دو کر کے اس نے آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو ایک محل نما کمرے کے جہازی سائز کے بیڈ پر پایا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سارا قصّہ اس کے سامنے کسی فلم کی طرح چلا سب کچھ یاد آتے ہی عروج کمرے کے دروازے تک بھاگی اٹھتے وقت اس کا سر تھوڑا سا گھوما مگر

پھر بھی عروج تیزی سے دروازے تک پہنچیں اس کا لوک گھمانے کی کوشش کی مگر بے سود تھا کیونکہ دروازہ باہر سے بند کیا ہوا کیا گیا تھا ---------- عروج بھی کوشش کرتی رہی مگر پھر بھی وہ ناکام رہی ہیں اب اسے رونا آ رہا تھا اپنی قسمت پہ کیوں کہ اسے یاد آ گیا تھا کہ اسے کس نے اغوا کیا تھا وہ آنکھیں وہ کبھی نہیں بھول سکتی ہی نہیں تھی جن میں اس کے لئے صرف نفرت تھی---------- ابھی عروج کو روتے ہوئے گھنٹہ بھر ہی ہوا ہو گا کے دروازے کے لوک کے کھولنے کی آوازیں آئیں عروج دروازے سے ایک قدم دور ہو گئی تھی ---------- دروازہ کھول کر عنان جب اندر داخل ہوا تو عروج نے اسے ایک نفرت بھری نظر گھوڑی دی اور عنان کو بغیر سوچنے سمجھنے کا موقع دیے اس پر جھپٹ پڑی ---------- عنان جو کے ہاتھ میں کچھ شوپرز لے کر آیا کمرے کی میز پر وہ رکھنے والا تھا کے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج نے اسے گریبان سے پکڑ لیا

---------- تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو ہاں کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا

---------- عروج جو کے عنان کا گریبان چھوڑ کر اس پر تھپڑوں کی بارش کرنے والی تھی عنان نے اس بار بروقت عروج کی دونوں کلائیاں پکڑ کر عروج کے پیچھے لے جا کر اس کی کلائیاں اس کی کمر کے ساتھ لگا دی زرا سا دباؤ ڈالا تو عروج کے خلق سے ایک آہ برآمد ہوئی

---------- میں اپنے آپ کیا سمجھتا ہوں یہ تو تمے آج نکاح کے بعد پتہ چلے گا بس تھوڑا سا صبر----------

اور دوسری بات اپنے ان ہاتھوں کو ان دو کوڑی کے لڑکوں کے لئیے سنبھال کر رکھو جن کو تم سڑک کنارے مارتی ہو مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش بھی نہیں کرنا

عنان نے عروج کو زرا سا جھٹکا دیا عروج دو قدم دور جا گری

----------نکاح ح ح

---------- اس سے آگئے

عروج کی آواز ہی بند ہو گئی

---------- چلو میری جان

نکاح کی تیاری کرو اور اس کے بعد آگئے تم تو سمجھدار بڑی ہو ہاں نا

---------- تم مجھے جانے

دو پلیززززززز میں تمھارے آگئے ہاتھ جوڑ رہی ہوں پلیززززززز

مجھے جانے دو میں تو تمے جانتی تک نہیں ہوں تم کون ہوں

پلیززززززز ---------- عروج

نے کمرے سے باہر جاتے ہوئے عنان کے پاؤں پکڑ لیے تھے

---------- عروج کی

اس حرکت پر عنان کے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی مگر اسے پتہ تھا

اگر عنان نے زرا سا بھی لہجے کو نرم کیا تو عروج ایک دم سے شیرنی

بن جائے گئی

قرینہ بیگم کب سے عروج کا انتظار کر رہیں تھیں

---کبھی وہ

دروازہ پر ہلکی سی کھٹ پر وہاں چلی جاتی

---تو کبھی فضول

میں ادھر اُدھر چکر لگا رہیں تھیں مگر ان کی پریشانی کم ہی نہیں ہو رہی تھی دل تھا کے

ہولے کھا رہا تھا

اسی پریشانی میں انھوں نے تقی صاحب کو کال کر دی اور پاگلوں کی طرح عروج کا انتظار

کرتی رہیں---دل میں

کبھی اس کو آج صحیح سے پھینٹی لگانے کے منصوبے بنا رہیں تھی تو کبھی اس کی فکر میں

عروج کے لئیے دعائیں کر رہیں تھیں

----------اچانک

دروازے کی ڈور بیل بجی تو وہ بھاگتی ہوئیں دروازے کی طرف گئیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ حجاب جلدی چلو دیر ہو رہی

ہے----------می

رشہباز نے گھڑی دیکھتے ہوئے

کہا----------جی میں تو کب سے

تیار ہوں میر آپ کی ہی بیٹی بننے سنورنے میں وقت لگا رہی ہے تو بہ

----------سدرہ تو کب سے حجاب کو تیار

کرنے میں لگی ہوئی تھی جو کے کبھی یہ کپڑے تو کبھی وہ کپڑے پہن کر دیکھ رہی تھی

----------ارے مما اتنے دنوں

بعد میں اپنی عوج سے ملنے جا رہی ہوں اسے بھی تو پتہ لگنا چاہیے نہ کے میں اپنے بابا کے

ساتھ کتنی خوش

ہوں----------حجاب

نے چہکتے ہوئے انداز میں کمرے سے باہر نکل کر اپنے ماں باپ کو دیکھتے ہوئے کہا

حجاب----------سدرہ نے

وارننگ دیتی ہوئی نظروں سے حجاب کو دیکھا

----------سدرہ بس

کروں میری بیٹی کو گھورنا بند کرو

----------میر شہباز نے جب سدرہ

کو گھورتے ہوئے دیکھا تو سدرہ کو ہمیشہ کی طرح ٹوکا

----------بس آپ تو مجھے

ہی بولنا میر----------میر شہباز تو

سدرہ کے اس طرح ٹوکنے پر اب کی بار چپ نہ ہوئی

----------اچھا

بابا بس چپ تم دونوں ماں بیٹی میں پستا ہوں

----------چلو اب بس کرو

چادر لو تم سدرہ اور تم حجاب گاڑی میں جا کر بیٹھوں جاؤ

----------میر شہباز

نے تو جیسے دونوں ماں بیٹی کا جگھڑا ختم کر دیا

----------حجاب کے

باہر جاتے ہی میر شہباز سدرہ کی طرف بڑھے

----------یار

سدرہ حجاب بچی ہے اسے پلیززززززز اپنے دل کی کرنے دو اور اسے زیادہ روکا ٹوکا

مت کرو اب شاباش جاؤ اور چادر لو

----------سدرہ نے میر

شہباز کی ساری باتیں نظر انداز کر کے منہ پھولا کر چادر لینے کمرے میں چلی گئی

----------کالے ہی

رنگ کی چادر اوڑھ کر باہر آئی تو میر شہباز نے اس کی کلائی پکڑ لی

یار----------

سدرہ تمے پتہ ہے اس کالی چادر اور پھولے ہوئے منہ کے ساتھ تم مجھے بہت پیاری لگتی

ہو----------

میر شہباز نے سدرہ کو پیار سے کہا

بس----------

بس دیکھ لیا آپ کا پیار محبت یہ عشق دیوانگی

فضول باتیں----------

بیٹی کے آگئے تو وہ ہی عزیز ہوتی ہے اور اکیلے میں مجھ سے جھوٹے وعدے قسمیں

سدرہ نے----------

میر شہباز کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑا کر کہا

افففففففف یار سدرہ اتنی محبت وہ بھی مجھ سے کے اپنی بیٹی سے ہی جیلس ہو رہی ہو

میر----------

شہباز نے شوخ انداز میں کہا

میر----------

ٹھیک ہے جب میرا بیٹا ہو گا نا تب میں آپ سے ایسے ہی باتیں کرو گئیں اور پھر اس کے بعد آپ ترسوں گئے میرے وقت کے لئیے

---------- سدرہ نے جلد بازی میں بات تو کر لی مگر بعد میں پچھتائی

ہمممممممممم چلو یار اتنا تو مانا کے ہمارے بیٹے بھی آئیں گئے

---------- میر شہباز نے سدرہ کے قریب ہو کر کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب آپ کو دیر نہیں ہو رہی ہے ---------- سدرہ نے جلدی سے بات بدل دی

چلو یار تم بھی نہ ---------- سدرہ

عروج کو عنان کی قید سے آزاد ہونے کے لئیے اس سے نکاح کرنا ہی پڑا

---عنان نے

عروج کے لئیے کپڑے لائے تھے جو کے نہ تو عروج نے پہنے اور نہ ہی عنان زبردستی

عروج کو پہنا سکا

---اسکول

کے ہی یونی فارم میں نکاح خواں نے نکاح پڑھایا

---اور عنان

بھی کچھ نہیں کر سکا

---نکاح کے بعد

عروج نے رونا شروع کر دیا تھا

---عنان

جب کمرے میں آیا تو عروج کو روتا دیکھ کر اس کے پاس آیا

----------رونا بند کرو

عروج میں نے تمے اس دن بھی کہا تھا رونا نہیں پر پھر بھی تم ساری رات روتی رہی ہو

---------- عروج نے عنان کی

اس بات پر ایک لمحے میں ہی سر کو اوپر کر کے اسے دیکھا

---------- تمے ے کیسے ے

پت ۔ہ پتہ چلا----------

عروج نے حیرانگی سے عنان کو دیکھتے ہوئے بولا

----------اس

سب کو چھوڑوں اور اندر جا کے نہ ہاتھ منہ دھو اور ہاں ہمارے نکاح کے بارے میں کسی

کو کچھ مت بتانا----------کچھ

دنوں کے بعد میری فیملی والے رشتہ لے کر تمھارے گھر آئیں گئے اور تم انکار نہیں

کرو گیٔ---------- خیر وہ تو

تم اب کر بھی نہیں سکتی مگر پھر بھی ہلکی سی بھی کوشش مت کرنا

----------آج تم جب گھر

جاؤ گی تو سب سے یہی کہنا تمھارا ایکسڈنٹ ہوا تھا میری گاڑی کے ساتھ

----------اور پھر اس کے

اگلے دن میری فیملی تمھارے گھر میرا رشتہ لے کر آئے گی

----------اور تم بھی انکار

نہیں کروں گئی پھر ہماری شادی ہو جائے گئی کیسا

----------عنان نے اپنا

سارا پلان ایسے بتایا جیسے کے وہ کسی غنڈے یا پھر کسی اسمگلروں کو پکڑنے کے لئیے

منصوبہ بندی کر رہا تھا----------

عروج نے صرف اس چلاک اور مکار آدمی کو دیکھا جو کے اس وقت اسے زہر سے بھی

برا لگ رہا تھا۔

قرینہ بیگم نے جب دروازہ کھولا تو سامنے سدرہ ، میر شہباز اور عروج

کو

پایا----------

------ قرینہ بیگم ان کو دیکھ کر عجیب سی حیرانگی کی میں مبتلا ہوئیں

کیوں کے ان کے مطابق عروج کو دروازے پر ہونا چاہیے تھا

---- قرینہ بیگم سے اور برداشت نہیں ہو رہا تھا اب ان کی آخری امید بھی دم توڑ گئی تھی تو وہ سدرہ کے گلے لگ گئی اور رونا شروع کر دیا

---- کیا ہوا بھابی سب ٹھیک تو ہے آپ ایسے کیوں رو رہیں ہیں سب ٹھیک تو ہیں نا بھائی کو تو کچھ نہیں ہوا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---- سدرہ تو قرینہ بیگم کے اس طرح رونے سے ہی پریشان ہو گئیں تھیں

----- سدرہ کے اس سوال پر قرینہ بیگم کے رونے میں اور روانی آ گئی تھی

-- تم انہیں اندر لے کے جاؤ باقی باتیں بعد میں کریں

گئے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ میر شہباز نے قرینہ بیگم کے رونے میں روانی کو اور اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے کہا

۔۔

۔۔۔ ابھی وہ لوگ گھر کے اندر داخل ہوئے تو باہر تقی صاحب کی گاڑی کے روکنے کی آواز آئی

۔۔

۔۔۔ مجھے لگتا ہے عروج کے بابا آ گئے ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔

۔۔۔ ہوا کیا ہے بھابی بھائی بھی ٹھیک ہے تو پھر ہوا کیا ہے آپ اس طرح کیوں رو رہی ہو

۔۔

۔۔۔۔۔ سدرہ بھی اب بری طرح رونا شروع ہو گئی تھی

۔۔

۔۔ میں کیا بتاؤں تمہیں عروج اسکول سے ابھی تک واپس نہیں آئی

جب کہ وہ جتنی بھی دیر ہو جائے اس وقت تک وہ گھر آ جاتی ہے

۔۔۔۔سدرہ میرا دل پھٹ جائے گا میری بچی کے ساتھ کچھ غلط نہ ہوا ہو

۔۔۔۔ مجھے ایسے لگ رہا ہے جیسے وہ کسی مصیبت میں ہے

۔۔۔۔ کہیں وہ بھی تمھاری طرح

۔ قرینہ بیگم نے روتے ہوئے جب سدرہ دیکھا تو اپنا جملہ ادھورا ہی چھوڑ دیا

۔۔۔ اور گھر میں داخل ہوتے تقی صاحب کی طرف بڑھ گئیں

۔۔ سدرہ بیگم نے اپنے پیچھے کھڑے میر شہباز اور حجاب کو دیکھا جو

کے اب اپنے عوج کے غم میں اب روئے جا رہی تھی

۔۔ عروج کو ڈھونڈ کر لے آئیں تقی وہ ابھی تک گھر نہیں آئی

۔۔۔ قرینہ بیگم نے تقی صاحب جو کے ابھی دروازے کی چوکھٹ پر ہی کھڑے گھر میں موجود سدرہ اور میر شہباز کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔ بھابی عروج آجائے گی آپ کو تو پتہ ہی ہے نا راستے میں کسی کے ساتھ کسی بھی بات پر الجھ گئی ہو گئی

۔۔۔ سدرہ نے آگئے بھر کر قرینہ بیگم کو حوصلہ دیا

۔۔۔۔مجھے نہیں لگتا کہ وہ ایسے وقت لگائے گی جب سے حجاب نے اس کے ساتھ جانا چھوڑا وہ کہیں کھوئی کھوئی رہتی تھی مجھے سمجھ آگئی ہے

وہ دوسری سدرہ بن گئی ہے

۔۔۔۔ اس پر گھر کی دہلیز پر کھرے ہوئے تقی صاحب کے دل میں ٹیس سی اٹھی

۔ جبکہ سدرہ قرینہ بیگم سے ایک قدم دور ہو گئ اور اپنے پیچھے کھڑے میر شہباز کے سینے میں منہ چھپا کر رونا شروع کر دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔ حجاب جو اس تمام صورتحال کو سمجھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی قرینہ بیگم کی بات پر اس نے بھی سر اٹھا کر اپنی روتی ماں کو دیکھا

تم یہاں کیا کر رہی

ہو---

۔۔۔۔۔۔ اپنی پریشانی کو چھوڑ کر تقی صاحب ایک لمحہ میں سدرہ اور میر شہباز کی طرف

بڑھے---

------ ابھی اس سب کو چھوڑوں تقی پہلے ہمیں عروج کو ڈھونڈنے کی کوشش کرنی

ہے---

-------- ابھی ان فضول چیزوں کے لئے وقت نہیں ہے ابھی یہ ضروری ہے کے ہم جلد سے جلد عروج کا پتہ

چلائے---

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

----- میر شہباز نے تقی صاحب اور سدرہ کے درمیان حائل ہو کر سدرہ کو تقی صاحب کے قہر سے

بچایا---

----- آج اگر عروج نے تمہارے جیسا کام کیا اگر عروج نے تمہاری کہانی دوبارہ

دوہرائی---

--- تو آج میں قسم اٹھاتا ہوں اسے تو گولی مارو گا ہی ماروں گا لیکن تم سے کوئی تعلق نہیں رکھوں

گا---

------کیوں کے تم ہی ہو وہ جس نے یہ زہر اس خاندان کی رگوں میں بھرا

--- تقی صاحب بیٹی کی جدائی میں پاگل ہو گئے تھے آج ان کو صحیح معنوں میں پتہ چلا تھا کہ ان کے باپ نے خودکشی کیوں کی تھی---

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

------ بیٹیوں کے معاملے میں باپ اتنے ہی حساس ہوتے ہیں وہ اپنے جذبات ماؤں کی طرح ظاہر تو نہیں کرتے مگر وہ بھی اپنی بیٹیوں سے اتنی ہی محبت کرتے ہیں شاید ماؤں سے زیادہ ہی کرتے ہیں---

------ سدرہ اپنے بھائی کے اس طرح چلانے پر مکمل طور پر میر شہباز کے پیچھے چھپ گئیں تھیں

۔ تقی میر صحیح کہہ رہے ہیں پہلے ہمیں عروج کو ڈھونڈنا چاہیے

قرینہ بیگم کو اپنے الفاظ کی سختی کا اندازہ ہو گیا تھا اس لئیے نظروں کو چورا کر تقی صاحب اور میر شہباز کو دیکھتے ہوئے کہا

۔۔۔۔ تقی صاحب نے سدرہ پر ایک نفرت بھری نظر ڈال کر جس راستے سے وہ گھر میں داخل ہوئے تھے اسی ہی راستے گھر سے واپس نکل گئے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔ جن کے پیچھے میر شہباز بھی چلے گئے تھے میر شہباز تقی سے کتنے ہی ناراض کیوں نہ ہو میر شہباز بھی ایک بیٹی کے باپ تھا اور بیٹی کی جدائی کیا ہوتی کے یہ میر شہباز سے زیادہ کون جانتا تھا

۔۔۔۔جبکہ پیچھے گھر میں قرینہ بیگم، سدرہ اور حجاب رونے کے ساتھ ساتھ عروج کی حیرت کے لئیے بھی دعا کر رہیں تھیں

عروج بیڈ سے اٹھی اور سیدھا واش روم کی طرف جانے لگی

۔۔۔آج وہ لڑکی روئی تھی جو دوسروں کو رونے پر مجبور کر دیتی تھی

۔۔وہ جو پر اعتماد بنتی تھی جو بڑے بڑوں کو چھٹی کا دودھ یاد کروا دیتی تھی آج اس کی آنکھیں سرخ ہوئی تھیں

۔مگر عروج نے بھی آج عنان جمال کو برباد کرنے کی قسم اٹھالی تھی

۔۔انھیں سوچوں میں گم عروج نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے ایک غصیلی نظر موبائل پر مصروف عنان پر ڈالی اور واش روم میں گھس گئ

۔۔۔۔عنان نے عروج کی نظروں کو اپنے اوپر محسوس کیا مگر برداشت کر گیا

۔۔۔۔عنان نے یہ سب کیوں کیا یہ تو اسے بھی معلوم نہیں تھا

۔۔۔۔عنان نے جب پہلی دفعہ عروج کو دیکھا تھا تو اسے وہ ڈری سہمی ہوئی لڑکی عنان کے دل میں اتری

۔۔مگر اس کے بعد اس کا وہ پر اعتماد لہجہ وہ بات کرنے کا طریقہ اس میں کوئی شک نہیں کے عنان کے سامنے وہ ڈر جاتی تھی مگر پھر بھی عنان کو اس کی شخصیت کو اپنے مطابق ڈھالنا تھا کیوں کے عنان نے عروج کو اپنے لئیے پسند کر لیا تھا نہ صرف پسند بلکہ اسے اپنی شریک حیات کے طور پر تسلیم بھی کر دیا تھا اس ڈر سے کے عروج رشتہ کو انکار کر دے گئی اس لیئے عنان نے یہ سب کیا

۔۔۔۔عروج کے واش روم سے باہر آنے اور اس کے قدموں کی چاپ کو سن کر عنان

نے موبائل ہاتھ سے چھوڑا اور عروج کی طرف قدم بڑھائے

---تو

پلان میں تھوڑی سی ترمیم کی گئی ہے

---کیوں کے مجھے نہیں پتہ تھا کے میری شیرنی کے لئیے پورا شہر بند کر دیا جائے گا

---ہر سڑک پر ناکے لگا دیئے گئے ہیں تو ہم رات کو بارہ کے بعد تمھارے گھر چلیں گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---عنان کو اس کے تھانے کے سب انسپکٹر نے ایک لڑکی کے گم ہونے کی خبر دی اور ساتھ ہی اس کی ایک تصویر واٹس ایپ پر بھیج دی

---اس لئیے عنان نے اپنے بنائے ہوئے پلان میں در و بدل کیا

---مجھے ابھی گھر جانا ہے

۔۔۔۔عروج تو دوبارہ سے رو دینے کو تھی

۔۔ارے تم رو کیوں رہی ہوں اور ویسے بھی تم کون سی کسی غیر کے ساتھ ہو اپنے شوہر ،اپنے سر کے تاج کے ساتھ ہو اس میں ڈرنے یا رونے کی تو کوئی بات نہیں ہے

۔۔۔۔بس میری ہر بات مانی ہو گئی اچھی بیویوں کی طرح

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔عنان نے عروج کے بائیں طرف کے گیلے بالوں کو اس کے بائیں کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا

۔۔۔عنان کی باتوں سے عروج کے رونے میں اور روانی آ گئی تھی۔

۔۔۔۔عروج بس اب اگر ان آنکھوں سے ایک بھی آنسو نکالا نا تو میں تمھارے ساتھ کچھ برا کر دوں گا جس کا افسوس مجھ سے زیادہ تمے ہو گا

۔۔۔۔عروج کو اس طرح روتا دیکھ کر عنان نے تھوڑا غصّہ کیا جس کا فوراً اثر ہوا اور عروج نے آنسو صاف کر دیئے مگر زیادہ رونے کی وجہ سے اس کو ہچکیاں نہیں روک رہیں تھیں

۔یہ لو پانی پی لو اور ہاں مجھے بھوک لگ رہی ہے تو تم کیچن میں جا کے کچھ بنالو

۔۔۔۔عنان نے بیڈ کی سائیڈ پر پڑے ہوئے جگ سے پانی ڈال کر عروج کو دیا اور ساتھ میں ایک حکم مفت میں

۔۔۔عروج نے عنان کے ہاتھوں پانی پینے کے بجائے جلدی سے کمرے سے باہر جانا ٹھیک سمجھا اور کمرے سے باہر چلی گئی کیوں کے عروج تو عنان سے دور رہنے کا نادر موقع مل رہا تھا

۔۔۔۔عنان نے عروج کے لئیے جو پانی گلاس میں ڈالا وہ عروج کے اگنور کرنے پر اپنے

ہی لبوں سے لگا

دیا۔۔

۔۔۔۔۔۔عروج باہر آئی تو یہ ایک پورا گھر تھا ہر طرح کی جدید سہولیات سے آراستہ انتہائی مہنگا گھر لگ رہا تھا

۔۔

۔۔۔سارے گھر میں گولڈن اور سفید رنگ کیا ہوا تھا اور اس کی میچنگ کے لئیے ہر طرف گولڈن اور سفید رنگ کے مہنگے ترین شو پیس رکھے ہوئے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔

۔۔۔عروج ان سب پر لعنت بھیجتی ہوئی کیچن میں گئی امریکن سٹائل میں جدید طرز کا بنا ہوا کیچن میں آئی

۔۔

۔۔۔عنان کا سارا غصّہ عروج نے کیچن کی کیبنیٹ پر نکالا اور انھیں پوری قوت سے کھولا اور بند کیا

۔۔

۔۔۔جس سے پورے کیچن میں کیبنیٹ کی آوازیں گونجی

افففففف یہاں پر تو زہر کھانے کے لئیے بھی نہیں ہے

۔۔۔۔عروج نے آخری کیبنیٹ کو زور سے بند کرتے ہوئے بھر بھڑائی

---عروج کیچن سے باہر نکلی اور پھر کمرے کی طرف چلی گئی

۔۔۔باہر رات نے اپنے پر چار سو پھیلا دیے

۔۔۔اور عروج نے پہلی بار باہر گیڈر کی آواز سنی جس سے اسے اندازہ ہو گیا تھا یہ کوئی فام ہاؤس ہے یا پھر یہ گھر کسی ویرانے میں بنایا ہوا ہے

رات ہو گئی تھی مگر تقی صاحب اور میر شہباز کو عروج کا کچھ پتہ نہیں چلا تھا

۔۔۔۔ میر شہباز کے کہنے پر سارے شہر کو ناکے لگا کر بند کر دیا تھا

۔۔۔۔ ہر آنے اور جانے والی گاڑی کو چیک کیا جاتا تھا

۔۔۔۔ میر شہباز نے جابر کو بھی کال کر دی تھی وہ بھی اپنی طرف سے عروج کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا

۔۔۔۔ مگر عروج کا ابھی بھی کچھ پتہ نہیں چلا اب تینوں ہی تقی صاحب کے گھر واپس آ گئے تھے

۔۔۔ قرینہ بیگم ،سدرہ اور حجاب کا رو رو کر برا حال ہو گیا تھا

۔۔۔۔ سب ہی چپ ہو گئے تھے تقی صاحب نے بھی جو غصّہ سدرہ پر اتارنا تھا اتار چکے تھے اس کے بعد انھوں نے بھی کسی سے کسی بھی قسم کو کوئی بات چیت نہیں کی

۔۔۔۔ میر جابر موبائل پر پل پل کی خبر لے رہا تھا اور اس کو پتہ نہیں کیوں حجاب کے رونے سے الجھن ہو رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔ سب ابھی اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے کے اچانک سے گھر کے دروازے کی ڈور بیل بجی

۔۔ سب سے پہلے حجاب دروازے کی طرف بڑھی جب حجاب نے دروازہ کھولا تو سامنے سفید یونی فام میں ملبوس عروج جس کا یونی فام خون میں لت پت تھا

---۔ عروج نیم بے ہوشی میں پولیس کی وردی میں ملبوس ایک لڑکے کی باہوں میں تھی

--۔ بابا با با با با با با با با با

-----۔عروج کو خون میں لت پت دیکھ کر حجاب نے زور سے چیخ ماری

----۔ حجاب کے چیخ مارنے پر سب دروازے کی طرف بڑھے

۔ عروج میری بچی کیا ہوا

----۔یہ سب کیسے ہوئے

--۔ قرینہ بیگم نے نیم بے ہوش عروج کو ہوش میں لانے کی کوشش

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کر رہی تھی

۔۔ دیکھیں ان کو اغواء کیا گیا تھا ابھی یہ صدمہ میں ہیں

۔۔۔ کچھ دیر بعد ہوش آ جائے گا

۔۔۔۔۔یہ ایک سڑک پر اسی حالت میں پڑی تھیں کیوں کے شہر میں سب لوگوں کو منسٹر صاحب کے کہنے پر ناکا لگایا ہوا تھا اس لئیے جنہوں نے انھیں اغواء کیا تھا وہ ان کو ایک سڑک پر اس حالت میں چھوڑ کر چلے گئے

۔۔۔ عنان نے صفائی کے ساتھ جھوٹ بولا

۔۔۔ عروج تو درد کی وجہ سے آنکھیں نہیں کھول سکتی تھی مگر عنان کی باتیں ضرور سن رہی تھی

۔۔ آپ جلدی سے انھیں ہسپتال لے کر چلیں ان حالت خراب ہے

۔۔۔۔۔ عنان کی بات پر سب کو ہوش آیا تقی صاحب اور میر شہباز دونوں نے اپنی اپنی گاڑیاں نکال لیں تھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج جب کمرے میں آئی تو عنان یونی فام پہن رہا تھا

۔۔۔۔شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے عنان نے مڑ کر عروج کو دیکھا

وہ کیچن میں کچھ بھی کھانے کو نہیں

ہے---

-------عروج نے نظریں جھکا کر کہا

---ہہہہہہہم چلو کھانے کو چھوڑوں ابھی تمہیں تمہارے گھر لے کر چلتا ہوں

---عنان نے شرٹ کے بٹن بند کر کے عروج کی کلائی پکڑلی عروج تو اس بات پر ہی خوش تھی کے وہ اپنے گھر واپس جا رہی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

----دل میں عنان کو صحیح سے مزا چکھاتے کے منصوبے بنا رہی تھی---

-----عروج گاڑی کے فرنٹ سائیڈ پر ہی آ کے بیٹھ گئی

---عنان عروج کی تیزی دیکھ کر حیران رہے بنا نا رہ سکا

---گاڑی عروج کے گھر کی طرف رواں دواں تھی اور ہر گزرتا لمحہ عروج کو سکون

دے رہا تھا

۔۔۔اچانک عنان نے گاڑی کی رفتار تیز کر دی عروج نے سر موڑ کر عنان کو ایک نظر دیکھا ابھی عروج عنان کی اس حرکت کو سمجھنے کی کوشش ہی کر رہی تھی کے عنان نے عروج کی طرف کا دروازہ کے ان لوک کر دیا اور عروج کو بغیر سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور عروج کو باہر کی طرف دھکیل دیا

۔۔۔۔آooooooooooooooooooooooo

۔۔۔۔۔عروج نے سڑک پر گرتے ہی ایک فلک شگاف چیخ ماری۔۔۔

۔۔۔۔عنان نے گاڑی کو روک دیا اور پھر گاڑی سے تھوڑی دور سنسان سڑک پر گری عروج کی طرف بڑھا

۔۔اب تمہے اس بات کا یقین تو ہو گیا ہو گا کے میں کیا کر سکتا ہوں اور مجھے اب یقین ہے

کے اب سے تم وہی کرو گئی جو میں کہوں

گا---

------عنان نے عروج کو سڑک سے اٹھاتے ہوئے کان میں سرگوشی کرتے

ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہسپتال پہنچنے پر عروج کو ایڈمنٹ کر دیا گیا تھا

----اور عروج کی حالت دیکھ کر تقی صاحب اور قرینہ بیگم کو ہول اٹھ رہے ہے

----قرینہ بیگم تو سدرہ سے ایک ہی بات کر رہی تھیں

۔سدرہ دعا کروں میری بیٹی کی عزت پر کوئی آنچ نہ آئے ورنہ ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہو گئے

۔۔۔حجاب تو عروج کی حالت ہی نہیں بھول پا رہی تھی

۔۔جبکہ میر جابر تو حجاب کو دیکھ دیکھ کر پتہ نہیں کیوں کڑھ رہا تھا

۔۔۔۔میر جابر کے خیال میں حجاب کو اس صورتحال میں سدرہ اور قرینہ بیگم کو تسلی دینا چاہیے تھی نہ کے خود رو رو کر ہلکان ہو جانا چاہیے تھا

۔۔۔۔ڈاکٹر جب وارڈ سے باہر آئی تو سب لوگ بینچرز سے اٹھ کر ڈاکٹر کی طرف گئے

۔۔۔ڈاکٹر میری بیٹی ٹھیک تو ہے نا مطلب سب کچھ ٹھیک ہے نا

۔۔۔۔۔قرینہ بیگم کو سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کے وہ کن الفاظ میں ڈاکٹر سے عروج کی

طبیعت کا پوچھے

آپ کی بیٹی بالکل ٹھیک ہے جیسا آپ سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے مریضہ کے زخم دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے کے جیسے ان کو کسی چلتی گاڑی سے باہر پھینکا گیا ہے جس کی وجہ سے ان کے چہرے پر خراشیں اور بائیں ہاتھ کی کلائی کو فیکچر ہوا ہے اور ایک پاؤں میں یہ دونوں فیکچر چند دنوں میں ٹھیک ہو جائیں گئے گھبرانے کو کوئی بات نہیں ہے

۔۔۔۔ڈاکٹر نے تحمل سے عروج کی ساری حالت کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی قرینہ بیگم کے تمام تر خدشات کو بھی دور کر دیا اور ان کو عروج کے جلد صحتیاب ہونے کی نوید بھی سنا دی

۔۔۔۔یا اللہ تیرا شکر ہے

۔۔۔۔قرینہ بیگم نے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اپنے رب کا شکریہ ادا کیا کے اس پاک زات نے انھیں بڑی بے عزتی سے بچا لیا

۔۔۔۔اللہ کا شکر بجالانے کے بعد قرینہ بیگم میر شہباز کی طرف بڑھیں

میں آپ کا کس منہ سے شکریہ ادا کروں میرے پاس تو الفاظ ہی نہیں ہیں آپ کی وجہ سے انھوں نے عروج کو چھوڑ دیا ورنہ میری بیٹی کے ساتھ وہ لوگ پتہ نن

۔۔۔۔۔۔قرینہ بیگم کے الفاظ یہاں پر ختم ہو گئے تھے اور میر شہباز نے بھی قرینہ بیگم کو اور کچھ بھی کہنے سے روک دیا

۔۔۔۔بھابی بس آپ دونوں کو تو خوش ہونا چاہیے کے اللہ کی ذات نے آپ پر رحم کیا اور آپ کو آپ کی بیٹی صحیح سلامت مل گئی پتہ نہیں وہ لوگ کون تھے کیا چاہتے تھے آپ بس عروج کی زندگی کی دعا کریں اور میں نے آپ کو بھابی بولا اور میری بھتیجی پر کوئی بری نظر رکھے میں اس کی آنکھیں نوچ لوں گا

۔۔۔۔یہ وعدہ ہے میرا آپ سے جس نے بھی یہ کیا ہے اسے میں آپ کے سامنے

لاؤں گا اور اس دن آپ خود اس کے لئے سزا دے گئیں

--میر شہباز نے انتہائی اپنائیت سے قرینہ بیگم کو تسلی

دی---

------اور اب یہ بھی میری فیملی ہے اگر آپ لوگوں کے لیئے کچھ کروں گا تو یہ

احسان تھوڑی ہو گا یہ تو میرا فرض ہو

گا---

------میر شہباز نے قرینہ بیگم کے جوڑے ہوئے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا

عنان دو دن سے گھر نہیں گیا تھا

جس کی وجہ سے عمر جمال اور ثمرہ بھی پریشان تھے مگر عنان سے جب بھی بات ہوئی اس نے تھانے میں ضروری کام کا کہہ کر ان دونوں کو ٹال دیا

عنان پیچھلے دو دن سے ایسی گھر میں تھا جس میں عروج اور اس کا نکاح ہوا تھا

عنان کو اب آگئے کی پلاننگ کرنی تھی وہ عروج کو زخمی نہیں کرنا چاہتا تھا اگر عنان عروج کو زخمی نہ کرتا تو کوئی بھی عنان کی کہی ہوئی باتوں پر یقین نہ کرتا تو اس لئیے اس نے عروج کو چلتی گاڑی سے دھکا دے دیا

عروج اب عنان کا جنون بن گئی تھی اور عنان اسے ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہتا تھا

وعلیکم السلام ہاں بولوں کیا کام ہے

۔۔۔۔عنان نے اپنے تھانے کے ایک سپاہی کا فون اٹھاتے ہوئے اس کے سلام کا جواب دیا اور ساتھ کام کا بھی پوچھ لیا

وہ سر جی منسٹر میر شہباز صاحب کا بھتیجا آیا ہوا ہے وہ جو لڑکی کل اغواء ہوئی تھی اس کیس کے بارے میں آپ سے بات کرنے کا کہہ رہا ہے

اپنے سپاہی کی باتیں سن کر عنان کے پاؤں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔جھٹکے سے اٹھا

۔۔۔اچھا اس کو کیس کے بارے میں کچھ مت بتانا میں بھی تھانے میں آنے کو شش کر رہا ہوں اور جب تک میں نہ آؤں اس کو کچھ مت بتانا سمجھے نا تم

عنان نے دبے دبے غصّہ میں اپنے تھانے کے سپاہی کو ہدایت دی اور میر جابر کچھ بھی بتانے سے منع کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سارے راستہ عنان یہ ہی سوچتا رہا کے میر جابر کو کیس کے بارے میں کیا بات کرنی ہے اور میر جابر کا اس کیس سے کیا لینا دینا ہے

وہ کہتے ہیں ناچور کی داڑھی میں تنکا اس محاورے کا مطلب عنان کو آج سمجھ آیا

تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔کیونکہ آج اسے بھی اپنی چوری چھپانے تھی اور کسی بھی حالت میں چھپانی تھی اسے کسی کو بھی پتہ نہیں چلنے دینا تھا

۔۔۔

۔۔۔۔عروج کے اغواء کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے اور اس کو بری طریقے سے کس نے زخمی

کیا۔۔

۔۔۔۔۔۔یہی سب سوچتے ہوئے عنان نے تھانے تک کا سفر طے

کیا۔۔

۔۔۔۔۔۔تھانے تک پہنچ کر عنان جلدی سے گاڑی سے اترا اور سیدھا اپنے آفس کی طرف

گیا۔۔

۔۔۔۔۔۔جہاں پر میر جابر عنان کا انتظار کر رہا

تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔عنان نے اپنے آفس میں موجود سپاہی کو جانے کو کہا اور اپنی کرسی پر آ کر

بیٹھ گیا

۔۔۔۔جی تو آپ کو مجھ سے کیا کام ہے ہم آپ کے کیس کی ابھی تفتیش کر رہے ہیں بلکہ میں تو تقی صاحب کے گھر جا کے خود بات کروں گا پوری کیس کی تفصیل بتاؤں گا اور ویسے بھی منسٹر صاحب نے ہمیں 24 گھنٹے کا وقت دیا ہے تو ابھی 24 گھنٹے کا وقت پورا نہیں ہوا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔عنان نے سارے راستے جو دلیلیں اور بہانے سوچے تھے اس نے طوطے کی طرح سب بتا دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔عنان کے اس طرح رٹا ہوا سبق پڑھتے ہوئے دیکھ کر میر جابر نے زبردستی مسکراہٹ چھپائی

ارے ارے ایس ایچ او صاحب آپ تو ایسے کر رہے ہیں جیسے میں نے آپ کو چوری پکڑ لی

ہو۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔عنان کے بہانے اور وضاحتوں پر میر جابر طنزیہ مسکرایا۔۔۔

۔۔کونسی چوری، کیسی چوری ہونے والے منسٹر صاحب۔۔۔

۔۔۔عنان کو بھی میر جابر کے اس طرح طنز کرنے پر غصّہ آیا اس لیئے اس نے میر جابر پر طنز کیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔ہمارا کام ہے چوروں کو پکڑنا نہ کے چوری کرنا

۔۔

۔۔۔عنان نے پر اعتماد ہو کر کہا

۔۔

۔۔۔آپ سرکاری آفیسر ہونے کے ساتھ ساتھ انسان بھی تو ہو آپ سے بھی غلطی ہو سکتی ہے غصّہ، جذبات، یا پھر محبت میں

۔۔

---میر جابر نے لفظ محبت پر زور دے کر

کہا---

------عنان کو پہلی دفعہ لگا چوری واقعی ہی پکڑی گئی ہے اس کے ماتھے پہ پسینہ

کے قطرے نمودار ہونا شروع ہو گئے

تھے---

------آپ کے کہنے کا کیا مطلب ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

----عنان کا چہرہ ضبط سے لال ہو گیا تھا

---ارے آپ کے تمام سوالات کے جوابات صحیح وقت آنے پر مل جائیں گئیں صحیح

وقت تو آنے دیں

--بس

ہمیں ایک ڈیل کرنی ہو گئی اور اس ڈیل میں میرا اور آپ دونوں کا بھی فائدہ ہو گا

----کیسی مدد کیسی ڈیل اور میں کیوں کروں گا آپ کی کیس بھی قسم کی مدد

۔۔۔عنان نے الجھ کر سوال در سوال کر لیئے

۔۔۔لگتا ہے آپ بہت جلد باز ہو اور آپ نے شاید یہ محاورہ نہیں سنا چور جتنے بھی چلاک اور ہوشیار کیوں ہی نہ ہو کوئی نہ کوئی غلطی ضرور کرتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور آپ کو پتہ ہے وہ غلطی ہمیشہ جلد بازی میں ہی کرتا ہے

۔۔۔۔اور ایک پولیس آفیسر ہونے کے ناطے آپ کو تو یہ اصول یاد تو یاد ہونا ہی چاہیا تھا

۔۔۔۔۔۔میر جابر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔۔میر جابر کی ان باتوں سے عنان کو کچھ غلط ہونے کا عندیا دے دیا تھا کہیں نہ کہیں اس سے کچھ رہ گیا تھا

۔۔۔میر جابر جو کے آفس سے باہر نکل رہا تھا دروازے کے پاس جا کر اس نے مڑ کر عنان کو کہا

۔۔ویسے آپ نے بڑھی ہی ہوشیاری سے عروج کو چلتی گاڑی سے دھکا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔میر جابر عنان کو اچھا خاصا غصّہ دلا کر آفس سے باہر چلا گیا تھا

۔۔۔میر جابر کے جانے کے بعد عنان نے اپنے منہ کے آگے پڑی ہوئی شیشے کی میز جس کے نیچے سبز رنگ کا کپڑا پڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے میز کا رنگ بھی سبز ہو گیا تھا عنان نے اس شیشے کی میز پر پر اتنی زور سے ہاتھ مارا کہ شیشہ چکنا چور ہو گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔آہہہہہہہہہہہہہہہہہہہہ

۔۔۔۔۔ساتھ ہی ایک فلک شگاف چیخ بھی لگائی

دو دن ہاسپٹل میں عروج کو رکھا اس کے بعد عروج کے بے حد اسرار پر تقی صاحب اور قرینہ بیگم اسے واپس گھر لے آئے تھے عروج کا بیان لینے بھی عنان نہیں آیا تھا عروج نے نہ پولیس کو کچھ بتایا اور نہ ہی گھر والوں کو عروج نے اپنے بیان میں صرف اتنا کہا کے اسے گاڑی میں ڈالنے سے پہلے ہی بے ہوش کر دیا تھا جس کی وجہ سے اسے کچھ بھی یاد نہیں ہے

۔۔۔۔اس سب کے بعد بعد عروج میں ایک تبدیلی آئی تھی کہ اس نے شرارتیں کرنا چھوڑ دی تھیں نہ دل سے ہسنا اور نہ ہی حجاب کے علاوہ کسی سے بات کرنا

۔۔۔ عروج چلتی پھرتی لاش کی طرح ہو گئی تھی

۔۔ عروج کے ساتھ ہونے والے واقع کے بعد حجاب روز شام کو تقی صاحب کے گھر آ جاتی

۔

سدرہ اور میر شہباز اس دن ہسپتال سے ہی گھر چلے گئے تھے اور ان دو دنوں میں سدرہ حجاب کے ساتھ اس وقت گھر آتی جب تقی صاحب گھر پر نہ ہوتے جبکہ میر شہباز ہسپتال کے بعد تقی صاحب کے گھر نہیں گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔افففف دیکھوں نہ اگلے مہینے میں ہمارے بورڈ کے امتحانات ہیں اور ہم دونوں ہی ایک ایک کر کے ہسپتال کے چکر لگا آئیں ہیں پتہ نہیں ہمارے پیپرز کیسے ہوں گئے

۔۔۔ حجاب کتنی دیر سے اِدھر اُدھر کی باتیں کر کر کے تھک گئی تھی اور ایک عروج تھی کے بس ہوں ں، ہاں میں جواب دے رہی تھی اب حجاب نے پیپرز کی بات چھیڑ دی تاکہ عروج کچھ تو بولے

۔۔میں پڑھائی چھوڑ رہی ہوں حجی

عروج نے پہلی بار پورا جملہ بولا تھا وہ بھی ایسا کے حجاب کی آنکھیں کھل گئیں

۔۔کیوں تم پڑھائی کیوں چھوڑ رہی ہو دیکھوں عوج اگر تمہیں پیپرز کی تیاری نہیں تو میں ہوں نہ میں تمے بتاؤں گئ قسم لے لو سارا پیپر بتاؤ گئیں ویسے بھی ہمارے رول نمبر آگئے پیچھے ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔حجاب نے اپنی معصومیت میں ہی عروج کو قائل کرنے کی کوشش کی جو کے نا ممکن تھا

۔۔۔۔نہیں حجی میں آگئے نہیں پڑھوں گئیں تمے پتہ ہے اب میں عروج تقی نہیں ہوں میں کچھ اور ہی بن گئیں ہوں

۔۔۔ عروج نے گہری سوچ میں ڈوب کر کہا جس کا مطلب حجاب کے سر اوپر سے ہی گزرا

۔۔۔ عوج اب تم ایسی باتیں تو مت کرو تم اب بھی وہی ہوں میری عوج، جو مجھے اتنا تنگ کرتی تھی، سچ بتاؤ تو عوج تم اب بھی مجھے تنگ کر رہی ہو مجھے تکلیف ہو رہی ہے عوج تمے ایسے دیکھ کر تم تو ایسی نہیں تھی تم سے تو مجھے ہمت ملتی تھی، تمہارے پاس ہو کر مجھے تحفظ کا احساس ہوتا تھا کے میری عوج میرے پاس ہے مجھے کیا غم، لیکن تم ایسی کیسی بن گئی عوج

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔ حجاب نے نم آواز میں بولا تو حجاب کے لہجے میں درد محسوس کرتے ہوئے عروج کی بھی آنکھیں بھر آئیں عروج اور حجاب ایک دوسرے کے گلے لگ کر رونے لگیں۔---

۔۔۔۔۔ حجی تمے پتہ ہے مجھے ساری عمر یہ مان تھا کے میں کسی کے آگئے نہیں جھکی دیکھو مجھے حجی میں جھکی نہیں تو مجھے اس ظالم دنیا نے توڑ دیا، اور توڑا بھی اتنے ٹکروں میں کے

---میں اگراپنی زات کوجوڑنے کی کوشش بھی کروں ناتومیری روح پرلگے زخم کبھی نہیں کم ہوں گئے

---عروج نے حجاب کے گلے لگ کرروتے ہوئے کہا---

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج کے الفاظ حجاب کوہی نہیں دکھی کررہے تھے بلکہ ان دونوں کو کھانے کاکہنے کے لئیے آنے والی قرینہ بیگم کو بھی دکھی کررہے تھے---

----

عنان آج کافی دنوں کے بعد گھر آیا تھا

میر جابر کے ساتھ ہوئی ملاقات کے بعد عنان کی ہر سوچنے سمجھنے کے صلاحیت ختم ہو گئی تھی

اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کے اس نے کہا غلطی کی ہے اور اس کی غلطی صرف میر جابر کو نظر آئی ہے یا پھر کسی اور کو بھی اس کی خبر ہوئی ہے

اور وہ ڈیل کیا ہو گئی جس کے بارے میں میر جابر کہہ رہا تھا

آ گئے تم گھر

۔۔۔عنان نے ابھی گھر کے اندر پاؤں ہی رکھا تھا کے عمر جمال نے سخت لہجے بات کی جس سے عنان کے اپنے کمرے کی طرف بڑھتے قدم روک گئے

۔۔۔اسلام علیکم بابا سوری میں نے آپ کو دیکھا نہیں

۔۔عنان نے پہلے تو عمر جمال کو سلام کیا پھر چلتا ہوا ان کے پاس آ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شکر ہے تمے میں اب تو نظر آیا ورنہ تم نے تو گھر کو گیسٹ ہاؤس بنایا ہوا ہے

۔۔۔۔جب جی میں آتا ہے منہ اٹھا کر چلے آتے ہو اور جب جی میں آتا ہے تین چار دن تک غائب رہتے ہو

۔۔۔۔عنان اتنے دنوں کے بعد عمر جمال کے ہاتھ لگا تھا وہ ایسے ہی تھوڑی چھوڑ سکتے تھے اس لئیے آج سارے حساب برابر کر رہے تھے

۔۔۔آپ کو میری ڈیوٹی کا پتہ تو ہے

۔۔۔۔عنان نے ہمیشہ سے ہی دی جانے والی وضاحت پھر دینے کی کوشش کی

۔۔۔۔مجھے تمہاری ڈیوٹی کا پتہ ہے اس لیئے ہی کہہ رہا ہوں ہو کہ یہ کون سی ڈیوٹی ہے جس میں تم پانچ پانچ دن تک گھر نہیں آتے

۔۔۔۔

اور میں تم سے زیادہ مصروف ہوتا ہوں پر پھر بھی میں تمے اور باقی سب کو وقت دیتا ہوں

حفضہ (ثمرہ کی بیٹی) اور ثمرہ تمھارا انتظار کرتے ہوئے چلی گئیں

۔۔عمر جمال کو جس بات سب سے زیادہ دکھ تھا وہ حفضہ کا یوں عنان کا انتظار کرنا اور پھر یوں چلا جانا

کیا پھپھو واپس چلی گئیں

۔۔عنان نے حیران ہو کر کہا

۔۔۔۔نہیں ثمرہ واپس نہیں گئی وہ اپنے سسرالیوں میں گئی ہے لیکن اس کا مطلب نہیں کے وہ دونوں تم سے ناراض ہیں اور ان کو تم کل تک ہر حال میں منا کر گھر واپس لاؤ گئے آئی سمجھ

عمر جمال نے عنان سے ساری بات کلیئر کر دی تھی

--

بابا میں ان دونوں کو ابھی ہی منا کر لاتا ہوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے ہمیشہ کی طرح جزباتی ہو کر کہا

کوئی ضرورت نہیں ہے ابھی تو آئے ہو تھوڑا سا آرام کرو اور شام تک چلے جانا

عمر جمال کو عنان نے آرام کا بھی خیال تھا اس لئیے انھوں نے اسے شام کا کہا

او کے بابا اب میں جاؤا گر آپ کو ٹہ پورا ہو گیا ہو تو

عنان نے عمر جمال کی ناراضگی ختم کرنے کے لئیے آخر میں شرارت سے کہا

عمر جمال عنان کی بات پر مسکرا دیئے تھے

اچھا بس اب جاؤ تم اور ہاں اس لڑکی کے گھر کا پتہ تم اپنی پھپھو کو بتا دینا ہم پرسوں اس کے گھر چلے جائیں گئے تمہارا رشتہ لے کر

۔۔۔۔عمر جمال زیادہ دیر عنان سے ناراض نہیں رہ سکتے تھے اس کا عنان خوب فائدہ اٹھاتا تھا

۔۔۔۔عمر جمال کی رشتہ والی بات پر دھچکا لگا تو اس نے ایک دم بول دیا

۔۔۔۔

بابا رشتہ کی ابھی کوئی جلدی نہیں ہے آپ نا کچھ دیر روک جائیں جب میں بولوں گا آپ لوگ تب جایئے گا

۔۔۔۔عنان تم ساری عمر ایسے ہی رہوں گئے کیا کبھی جلدی مچائی ہوئی تھی اور اب کہہ رہے ہو کے ہم لوگ کچھ دیر روک جائیں

عمر جمال تو عنان کے بدلتے رویئے سے تنگ آ گئے تھے

--۔اچھا بابا صرف دو دن دے دیں پھر اس کے بعد آپ جو کہیں گئے ویسا ہی ہو گا

----۔عنان میں اب اور بحث کرنے کی ہمت نہیں تھی اس لیئے عنان نے ہتھیار ڈال دیئے تھے

اچھا صحیح ہے دو مطلب دو دن او کے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

--۔عمر جمال نے بھی بات کو ختم کرتے ہوئے کہا

----۔عنان کے بقول عمر صاحب کا کوٹہ پورا ہو گیا تھا تو وہ بھی اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔---

----

آج عنان کو عروج سے ساری بات کلیئر کرنی تھی اس لئیے آج رات عنان نے عروج سے ملنے کو اس کے گھر جانا تھا

عنان اپنے منصوبے کے تحت تقی صاحب کے گھر تک پہنچا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیچھلی گلی میں گاڑی روک کر اس نے ایک بار سارے گھر کا جائزہ لیا جو اس وقت اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا

گلی میں آوارہ کتے بھونک رہے تھے رات کے بارہ یا ایک بج رہا

تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان پوری طرح سے اپنی تسلی کر کے تقی صاحب کے گھر کی پیچھلی دیوار سے گھر میں

کودا

عنان نے زمین پر اتنی آہستہ سے قدم رکھے کے ہلکی سی بھی آواز نہیں سنائی دی اس کے بعد عنان نے ماسٹر کی کے ساتھ کیچن کے پیچھلی طرف کا دروازہ کھولا اور دبے پاؤں کے ساتھ گھر کے لاؤنج تک آیا پھر سیڑھیوں پر دبے پاؤں سے چڑھا

سیڑھیاں عبور کر کے اس نے دائیں طرف موجود دروازہ کا لوک گھمایا جس سے عنان کو پتہ چلا کے دروازہ اندر سے بند ہے

دروازہ پر زرا سا کان لگا کر عنان نے آواز سنی تو اندر کسی مرد کے خراٹوں کی آواز آرہی تھی جس سے اسے یہ تو پتہ چل گیا تھا کے یہ کمرہ کس کا ہے

اب عنان نے دبے پاؤں بائیں جانب اٹھائے کمرے پر ہلکی سی دستک دی اور پھر کمرے کی دیوار کے ساتھ لگ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج جو کے تھوڑی دیر پہلے سوئی تھی دروازے پر ہونے والی دستک سے اس کی آنکھ کھل گئی تھی

عروج کی نیند اتنی کچی کبھی بھی نہیں رہی تھی مگر اب اسی نیند پہلے جیسی نہیں رہی تھی ہلکی سی بھی آواز سے اس کی آنکھ کھل جاتی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج نے دستک پر ایک لمحہ کو تو دھیان نہ دیا مگر پھر دوبارہ دستک ہونے پر عروج دروازے کی طرف بڑھی

عروج نے جیسے ہی دروازے کو ان لوک کیا کسی آندھی طوفان کی طرح عنان کمرے میں داخل ہوا اور عروج کو ایک منٹ کے لئیے بھی سوچنے سمجھنے کی مہلت دیے بغیر اس نے عروج کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی چیخ کا گلا گھونٹا اور ٹانگ سب اس نے دروازہ بند کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Urdu News

ششششششششش آواز نہیں

عنان

نے عروج کے کان میں سرگوشی کی

عروج تو اس اچانک پڑنے والی آفت پر حیران تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج کو جب ہوش آیا کے وہ نہ تو نیند میں ہے اور نہ ہی خواب دیکھ رہی ہے تو وہ ہر ممکن کوشش کرنے لگی کے اسے کسی بھی طرح عنان کی اس قید سے چھٹکارا مل جائے

جس کی وجہ سے اس نے عنان کے اس ہاتھ پر جو کے عروج کے منہ پر رکھا ہوا تھا اس پر

اپنے دانت گاڑھ دیئے

عروج نے عنان کے ہاتھ پر اتنی زور سے کاٹا کے عنان کے منہ سے چیخ بر آمد ہوتے ہوتے رہ گئی اور عنان نے ایک دم سے ہاتھ عروج کے منہ سے ہٹالیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ففففففففففففففففف بھوکی بلی ی ی ی ی ی ی

عنان نے اپنے ہاتھ جس سے اب خون بہہ رہا تھا اس کو جھٹکے دیئے تاکہ درد کی شدت کم ہو جائے

ہاں ہوں میں بھوکی بلی اس سے پہلے کے میں تمھارا منہ نوچ لوں دفعہ ہو یہاں سے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج اب اپنے اصلی روپ میں آئے ہوئی تھی اور ویسے بھی کہتے ہیں کے گھر پر تو بلی بھی شیر ہوتی ہے

آرام سے کیا پورے محلے کو جگاؤ گئی اور یہ کون سا طریقہ ہے اپنے شوہر نامدار سے بات کرنے کا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان کو عروج کا یہ کھسیانی بلی والا روپ بہت اچھا لگ رہا تھا اس لئیے عنان تو سیریس ہونے کو کسی بھی صورت میں تیار نہیں تھا اور عروج کو اور تھوڑا بھڑکانے کے لئیے اس نے شوہر نامدار والی بات کی

نہہہہہہہہہ شوہر دیکھ لیا شوہر جسے صرف اور صرف لڑکی کو اغواء کرنا، اسے چلتی گاڑی سے دھکا دینا، اور یوں چھپ کے ڈرپوک بن کر کسی کے گھر گھس آنا بلکہ ڈرپوک نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(گالی) کی طرح کسی کے بھی گھر منہ اٹھا کر چلے آنا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان کی شوخی عروج کے گالی دینے پر فق ہو گئی تھی اب عنان کے چہرے پر شرارتی

مسکراہٹ نہیں غصّہ سے بھرا پڑا چہرہ تھا اب اگر عروج کی جگہ کوئی اور ہوتا وہ آج جان سے ہی جاتا

تمے میں ---------- (گالی) لگتا ہوں تو ٹھیک ہے اب میں تمے اپنی مردانگی دیکھاتا ہوں

عنان نے عروج کو بالوں سے پکڑ کر منہ کے بل بیڈ پر دھکا دے دیا

عنان کی ایک ہی تو کمزوری تھی اس کا جذباتی پن اور اس ہی کمزور نے عنان کو آج عروج کی نگاہوں سے گرا دیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمارے معاشرے میں بھی ایسے ہی مرد پائے جاتے ہیں جو اپنے مرد ہونے کے زعم میں عورت کے تمام تر جذبات، خواہشات، اس کی مرضی، کو کچل دیتے ہیں ان کو مردانگی زیادہ عزیز ہوتی

صبح کے پانچ بجے کا وقت تھا قرینہ بیگم کو حیرانگی تھی کے عروج آج نماز کے لیئے نہیں اٹھی تو وہ خود ہی عروج کے کمرے کی طرف گئیں

عرووووووووج بیٹا اُٹھ جاؤ نماز قضا ہو جائے گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قرینہ بیگم نے عروج کے کمرے کے دروازے پر ہلکے ہاتھ سے دستک دیتے ہوئے کہا

جی مما اٹھ گئی ہوں میں ابھی پڑھتی ہوں

عروج نے اپنے اوپر سے عنان کا بھاری بھر کم بازوں ہٹاتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا بیٹا جی آپ اٹھ جاؤ میں بھی نماز پڑھ لو

قرینہ بیگم عروج کے جواب دینے پر مطمئن ہو گئی تھیں اس لئیے اپنے کمرے کی طرف چلیں گئیں

عنان کی بھی آنکھ کھول گئی تھی عنان نے لیٹے لیٹے ہی عروج کو دیکھا جو کے عنان کی ٹانگوں میں پھسے ڈوپٹے کو کھینچنے میں لگی ہوئی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج صبح ہو گئی ہے اب میں یہاں سے جاؤں گا کیسے اگر تمہارے مما بابا میں سے کسی نے دیکھ لیا تو پھر کیا ہو گا

عنان نے ایسے فکر ظاہر کی جیسے واقعی اسے یہاں سے نکلنا میں مشکل ہو گئی

جیسے آئے ویسے ہی جاؤں نہ تم مجھ سے پوچھ یہاں آئے تھے اور نہ ہی یہاں سے جانے میں تمہاری کسی بھی قسم کی مدد کروں گئ

عروج نے اپنے ڈوپٹہ اس کے پاؤں سے زور لگا کر کھینچا اور ساتھ میں عنان کو جواب بھی دیا

اچھا ٹھیک ہے میں ایسے باہر چلا جاتا ہوں پھر نہ کہنا بتایا نہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان کو پتہ تھا جس حال میں وہ ہے یعنی شرٹ کے بغیر جسم اس حال میں تو عروج مر کے بھی اسے کمرے سے باہر نہ جانے دے اور ہوا بھی ایسا ہی عنان ابھی دروازے کے تک ہی پہنچا ہو گا کے عروج بھاگتی ہوئی سامنے آ گئی

تم کتنے بے شرم ہو تمے زار ابر ابر بھی شرم نہیں آتی تم ایسے کیسے جاؤ گئے یہاں سے

بندے میں تھوڑی سی شرم لحاظ ہونی چاہیے

عروج نے دروازے کے آگئے تقریباً پھیلتے ہوئے عنان کا راستہ روکا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم ہی کہہ تھی جیسے آئے تھے ویسے ہی ی جاؤ

تم اسی حالت میں آئے تھے کے ایسے جاؤ گے

عروج نے بھی ترکی بہ ترکی اس کو جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنے سے تم نے مجھ یاد کروایا کے میں کس لئیے آیا تھا وہ بابا آج ہی رشتہ لے کر آئیں گئے ویسے پہلے بھی تم انکار تو نہیں کرتی مگر اب تو سو فیصد انکار نہیں کر سکتی

عنان نے شرٹ پہنتے ہوئے عروج کو وہ سب پھر سے یاد کروا دیا جو

کے تھوڑی دیر ہی صحیح عنان سے بحس کرتے ہوئے بھول گئی تھی

اچھا اب تو راستہ سے ہٹاؤ یا پھر مجھے یہی رکھنا چاہتی ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے عروج کو دروازے کے ساتھ ایسے ہی لگے دیکھ کر اس پر چوٹ کی

عروج دروازے سے ہٹ گئی اور عنان فتح سے مخمور مسکراہٹ سجا کر جس طرح دبے

پاؤں آیا اسی طرح چلا گیا

عروج عنان کے جاتے ہی رو دی اور اپنے مردہ قدم واش روم کی طرف بڑھا دیئے اور کپڑوں سمیت شاور کے نیچے بیٹھ گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک ہاری ہوئی لڑکی کی طرح عروج بھی اپنے نصیب سے کہہ دیں یا پھر دنیا سے پر عروج ہار تو گئی تھی اپنا سب کچھ، پر اب عنان کو پتہ نہیں تھا کے جب کسی کا سب کچھ لے لو اور اس کے پاس کچھ نہ بچے کھونے کے لئیے تو وہ نڈر اور بے خوف ہو کر میدان میں اترتا ہے اور عروج بھی اب نڈر اور بے خوف ہو کر لڑنے والی تھی اب ہارنے کی

باری عنان عمر جمال کی تھی

میر آپ آج کہیں نہیں جا رہے کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے ٹریک سوٹ میں ملبوس میر شہباز کو دیکھتے ہوئے کہا

کیوں تم کیا چاہتی ہو میں گھر سے چلا جاؤں

میر شہباز نے ٹی وی چینل سرچ کرتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب میں نے یہ تو نہیں کہا میر میں تو یہ کہہ رہی تھی کے ہم کیوں نا عروج کی طبیعت کا پوچھنے کے لئیے جائیں اتنے دن ہو گئے ہیں ہم لوگ اس کا حال احوال پوچھنے نہیں گئے

سدرہ بھی میر شہباز کے ساتھ ہی صوفہ پر بیٹھ گئی تھی

یار آج میں نے دن تمہارے ساتھ گزارنا تھا تمے میکے کی پر گئی ویسے بھی حجاب ایک دن سے وہاں پر ہی ہے تو مجھے نہیں لگتا ہمیں بھی وہاں جانا چاہیے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے سدرہ کو سنجیدگی سے جواب دیا

میر رررررررررررررر چلیں نا پلیز میرا دل ہو رہا وہاں جانے کا

سدرہ نے میر شہباز سے شادی شدہ زندگی میں پہلی بار ضد کی تھی اور ضد بھی چھوٹی سی بات پر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا ٹھیک ہے تم تیار ہو جاؤ ہم چلے گئے اوکے

میر شہباز سدرہ کی کوئی بات نہ مانے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا اس لئیے فوراً سے ہی مان گئے تھے

عنان اپنے آفس میں بیٹھا ہوا کسی خیالوں میں گم پتہ نہیں کیوں مسکرا رہا تھا اتنے میں اس کے آفس کا دروازہ کھولا اور میر جابر آفس کے اندر داخل ہوا

تم یہاں کیا کر رہے ہو اور تم میں اتنی بھی تمیز نہیں کے کسی کے آفس میں لوک کر کے آتے ہیں

عنان تو غصّہ سے لال پیلا ہو رہا تھا اسے پہلے بھی میر جابر کا آفس آنا ایک آنکھ نہ بھایا تھا اور ایک بار پھر یہ آ گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آرام سے میں تو بس آپ کو یہ بتانے آیا تھا کے کل رات تو آپ کی بڑی رنگین ہوئی ہو گئی ویسے رات بارہ بجے کسی شریف آدمی کے گھر کود کر جانا اور پھر صبح پانچ کے قریب گھر سے واپس آنا ساری رات آپ کیا کرتے رہے ہو گئے یہ تو بتانے کی ضرورت نہیں ہے

عنان تو میر جابر کی بکواس پر ہی آگ بگولہ ہو گیا تھا اس لئیے آگے بھر کر میر جابر کو گلے سے پکڑ کر منہ پر زور سے پنچ مارا اور پہ در پہ مارنا شروع کر دیا دو گھونسے کھانے کے بعد میر جابر نے بھی بھرپور جواب دیا اور عنان کا آفس میدانِ جنگ بن گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھانے میں کے باقی اہلکار دونوں کو چھوڑوانے کی کوشش کر رہے تھے مگر اگر ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر تھا ایک دوسرے پر گھونسوں کی برسات کر کے دونوں زخمی ہو گئے تھے دونوں کے منہ اور ناک سے خون کی دھاریں نکل رہیں تھی

تم آئیندہ میرے آس پاس بھی نظر آئے تو جان لے لوں گا میں تمہاری سمجھے تم

عنان نے غصّہ سے لال آنکھوں سے میر جابر کو وارن کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم مجھے دو دن بعد ہوٹل میری میں ملنے آجانا ورنہ جو ثبوت میرے پاس ہیں تمہارے تمہیں کہیں منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑیں گئے تمہارا نکاح نامہ میں نے فوٹو کاپی کروا کر سب کو بھیجنی ہیں سمجھے تم

میر جابر اپنی بات کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا اسے جو کہنا تھا اس نے کہہ دیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو بابا اسلام علیکم مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی تھی

عنان نے میر جابر کے ساتھ ہوئے جھگڑے کے بعد عمر جمال کو کال کی اب اور دیر کرنا عنان کے لئیے کسی بھی لحاظ سے درست نہیں ہو گا

کیا بات کرنی ہے تم نے مجھ سے ہو گئی کوئی فضول سی ضد مگر پھر بھی بولو کیا کہنا ہے تم نے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا آپ میری بات تحمل سے سنے گئے یا نہیں آپ ہر بار اپنی ہی کیوں کہتے رہتے ہیں کبھی میری بھی پوری بات سن لیا کریں

عنان آ گئے ہی غصّہ میں بھرا پرا تھا تو اس نے اپنا غصّہ ضبط کیا اور دبے دبے لفظوں میں اپنے باپ سے بات کی

اچھا میرے باپ اب بول بھی دے کیا مسئلہ ہے تمے اور کیوں کال کی مجھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر جمال کو عنان کا موڈ آف لگا اور اسے اس موڈ میں چھیڑنا پاگل پن تھا تو عمر جمال نے بات ہی ختم کر دی

میں آپ کو ایک ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں آپ ابھی اور اس وقت ہی پھپھو کو لے کر جائیں اور میرے رشتہ کی بات کریں اور آپ وہاں سے ہاں ہی کر کے آئیں گئے انکار مجھے نہیں چاہیے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھارا دماغ صحیح ہے عنان ایسے کیسے کسی کے گھر منہ اٹھا کر چلیں جائیں ابھی ایک دو دن ان لوگوں کے بارے میں کچھ پتہ تو کروانے دو کیوں اتنی جلدی کر رہے ہو

عمر جمال تو عنان کی بات ہی سن کر ہتھے سے اکھڑ گئے تھے

بابا آپ کو میں جیسا کہہ رہا ہوں آپ ویسے ہی کریں ورنہ بھول جائیں کے آپ کا کوئی بیٹا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے یہ کہہ کر موبائل فون دیوار پر دے مارا جبکہ دوسری طرف عمر جمال نے ایک افسوس سے آہ بھری اور ثمرہ کو کال کرنے کے لئیے اس کا نمبر ڈائل کر دیا

سدرہ تیار ہو جاؤ نا اب چلنا نہیں ہے تم نے

--

میر شہباز نے ہاتھ پر باندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ میر شہباز کے آواز دینے پر کمرے سے باہر نکل آئی لیکن سدرہ کا رنگ پیلا پڑا ہوا تھا

سدرہ تمے کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری

میر شہباز نے سدرہ کے چہرہ کا رنگ اڑا ہوا دیکھا تو سدرہ سے پوچھا

جی میں ٹھیک ہوں چلیں آپ میں آتی ہوں

سدرہ نے اپنے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کر کے کہا

میر شہباز اور سدرہ تقی صاحب کے گھر جب گئے تو تقی صاحب نے تو سلام نہیں کیا مگر قرینہ بیگم نے ان کی آؤ بھگت میں کوئی کمی نہ چھوڑی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکل حجی بتا رہی تھی کے آپ لوگ پیپرز کے بعد دبئی اور پیرس جائیں گئے

عروج، حجاب، تقی صاحب، میر شہباز کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی تو باتوں باتوں عروج نے میر شہباز سے استفسار کیا

جی بیٹا جی آپ بھی چلنا آپ ہی کیا آپ کی ساری فیملی بھی چلئے گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے مسکرا کر کہا مگر تقی صاحب کے دیکھنے پر میر شہباز کو لگا کے اس نے بہت غلط بات کر دی ہو

سدرہ اور قرینہ بیگم کیچن میں کام کر رہیں تھیں جبکہ عروج، حجاب، میر شہباز اور تقی صاحب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے میر شہباز عروج اور حجاب سے بات کر رہی تھے تقی صاحب بھی عروج اور حجاب سے ہی بات کر رہے تھے میر شہباز اور تقی صاحب ایک دوسرے کو مکمل طور پر نظر انداز کر رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لاؤنج میں بیٹھے ہوئے سب لوگ باتوں میں مصروف تھے کے گھر کی ڈور بیل بجی عروج دروازہ کھولنے کے لئیے گئی تو سامنے انجان لوگوں کو دیکھ کر تھوڑی سی حیران ہوئی

جی آپ کون اور آپ کو کس سے ملنا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج نے مسکراتے ہوئے کہا

بیٹا کیا یہ تقی صاحب کا گھر ہے ہم ان سے ملنے آئیں ہیں ضروری بات کرنی ہے

عمر جمال نے عروج کو اپنائیت سے بھرے لہجے میں کہا

جی انکل ہے ان کا ہی گھر ہے میں ابھی بابا کو بولا کر لاتی ہوں او کے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج عمر جمال کو جواب دے کر دروازے سے ہٹ کر لاؤنج میں آ گئی تھی

بابا باہر آپ سے کوئی انکل ملنے آئے ہیں آپ کا پوچھ رہے تھے تو میں نے کہہ دیا کے آپ کو بولا کر لاتی ہوں

عروج کے کہنے پر جب تقی صاحب باہر گئے تو وہاں پر صوبائی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر کو دیکھ کر حیران ہو گئے تھے عمر جمال کے کہنے پر کے انھیں کچھ ضروری بات کرنی ہے اس لئیے تقی صاحب عمر جمال اور ثمرہ کو اندر لے آئے

ثمرہ ہہہہہہہہہہہہہہ، عمر ر ر ر ر ر ر بھائی آپ، آپ دونوں یہاں کیسے

کیچن سے نکلتی سدرہ نے تقریباً چیختے ہوئے ثمرہ اور عمر جمال کو آواز دی سدرہ کی آواز دینے پر میر شہباز حجاب اور عروج سب ہی چونک گئے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ ہہہہہہہہہہا فففففففف میرے اللہ مجھے یقین ہی نہیں آرہا یار تم یہاں کیسے

ثمرہ نے بھی بے یقینی سے سدرہ کو دیکھا اور اس کو گلے لگا لیا تھا پورے بیس سال بعد سدرہ اور ثمرہ کا سامنے ہوا تھا تو وہی پر میر شہباز نے بھی اپنے جگری دوست کو اتنے

سالوں بعد دیکھا تھا مگر ان دونوں میں سدرہ اور ثمرہ کی طرح گرم جوشی نہیں تھی

میر بھائی آپ کیسے ہیں ارے سدرہ تم بھی عمر بھائی سے ملو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثمرہ نے سدرہ کو توجہ عمر جمال کی طرف کروائی تو سدرہ بھی عمر جمال سے ملی اور ثمرہ میر شہباز سے

کیسی ہو ثمرہ اتنے سالوں بعد تمے دیکھ کر خوشی ہوئی

میر شہباز نے ثمرہ کو گلے لگا کر پیار سے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے بعد سب کا تعارف قرینہ بیگم اور تقی صاحب سے ہوا اس سب میں عمر جمال اور میر شہباز میں رزا برابر بھی بات نہیں ہوئی سدرہ نے عمر جمال سے میر شہباز کا کھینچا کھینچا رویئے دیکھ کر رزا سی پریشان ہوئی مگر ابھی بات نہ کرنا ہی مناسب سمجھا

تو بھائی صاحب ہم دونوں آپ کے پاس ایک بہت ضروری کام سے آئے تھے یہاں آنے سے پہلے میں اور بھائی رزا سے فکر مند تھے مگر سدرہ اور آپ کی فیملی کو ہم برسوں سے جانتے ہیں تو اب تو کوئی وہم اور گُمان کی ضرورت ہی نہیں ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثمرہ نے سارے تعارف کے بعد اپنی بات کرنے کے لئیے تمہید باندھی

جی آپ کھل کر بات کریں آپ کس کام کے لئیے آئے تھے

تقی صاحب جو کے صوفے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے وہ سیدھے ہو کر بیٹھے لاؤنج تو ان لوگوں سے بھرا پڑا تھا ایک صوفے پر سدرہ، ثمرہ اود قرینہ بیگم بیٹھی ہوئی تھیں تو تو دوسرے پر تقی صاحب اور میر شہباز مجبوری میں ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے سامنے عمر جمال اور جس صوفے پر میر شہباز اور تقی صاحب بیٹھے ہوئے تھے اس کے دائیں بائیں عروج اور حجاب بیٹھی ہوئیں تھیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائی صاحب اگر بھابی زندہ ہوتی تو یقیناً وہ ہی آتی مگر آپ عنان کو میرا ہی بیٹا سمجھ لیں وہ ہمارے عنان کو آپ کی بیٹی عروج پسند آگئی ہے تو اس نے ہمیں یہاں پر رشتہ کی غرض سے بھیجا ہے

ثمرہ نے اب بات کو مختصر کر کے اپنا مدعا بیان کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی وہ عنان وہ پولیس آفیسر ؟؟؟؟؟؟؟؟؟

تقی صاحب نے کنفرم کرنے والے انداز میں کہا

جی وہ میرا بیٹا ہے اس نے کہیں آپ کی بیٹی کو دیکھا ہو گا بس تب سے ہی ضد لگا کر بیٹھا ہے کے میرا رشتہ لے کر جائیں

اب آپ لوگ اپنا فیصلہ سنا دیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر جمال نے بھی بات شروع کی جبکہ عنان کے زکر پر عروج کی آنکھوں میں نمی سی آ گئی اس کے لئیے وہاں بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا اس لئیے عروج وہاں سے اٹھ گئی

لگتا ہے شرما گئی ہے عروج

ثمرہ نے عروج کے وہاں سے اٹھ کر جانے پر تبصرہ کیا جبکہ حجاب عروج کے پیچھے ہی وہاں سے چلی گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس کی وجہ سے وہاں پر موجود تمام لوگوں کے چہروں پر مصنوعی مسکراہٹ آئی

جی آپ ہمیں سوچنے کا کچھ وقت تو دیں ہم آپ کو باہمی مشورہ کے بعد ہی کچھ بتا سکیں گئے

قرینہ بیگم نے بات کو احسن طریقے سے سنبھالا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ ایک دو دن لیں لے مگر اس سے زیادہ نہیں کیوں کے عنان کو جتنی جلدی ہے میں آپ کو بتا ہی نہیں سکتی

ثمرہ نے بھی قرینہ بیگم کی بات تسلیم کرتے ہوئے اتنی ہی اپنائیت سے جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عوج تم نے مجھے اس بارے بتایا کیوں نہیں

حجاب جو عروج کے پیچھے آئی حجاب کا مقصد صرف عروج کو تھوڑا سا تنگ کرنا تھا

حجی مت کروں میرا موڈ نہیں ہے

عروج کا بلکل بھی موڈ نہیں تھا کے حجاب اس سے رشتہ کے ٹوپک پر بات کرتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے عوج موڈ کیوں نہیں ہے ہاں ابھی تو صرف رشتہ آیا ہے ابھی تو شادی بھی ہونی ہے

حجاب نے شرارت سے عوج کے گرد اپنے بازوں ڈال کر کہا

حجی ی ی ی ی ہ ی ی ی ی ی ی ی ی تم نا ایسے ہی رہنا ساری زندگی

بد تمیز کی بد تمیز

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج نے اپنا غم چھپا کر حجی کے چھیڑنے پر اس نے بھی شرارتی انداز میں کہا

بس کبھی غرور نہیں کیا

حجاب نے فرضی کالر جھاڑ کر کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب کچھ زیادہ ہی تیز نہیں ہو گئی تمہارے بابا نے ایسا کیا کھلایا ہے تمے ہاں

عروج کو حجاب میں واضح تبدیلی نظر آ رہی تھی حجاب اب پہلے کی طرح وہ ڈرتی نہیں تھی ہر بات کرتی تھی بغیر کسی حوف کے کسی کے ڈرے

وہ کیا ہے نا بابا کا پیار ہی کافی ہے میرے لئیے اب کوئی بھی کام کرنے پہلے ڈرتی نہیں کیوں کے میرے بابا ہر کام میں میرے ساتھ ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی وہ دونوں اس موضوع پر اور بات کرتیں کہ دروازہ پر دستک ہوئی ملازمہ نے حجاب کو میر شہباز کا پیغام دیا کے وہ انھیں گھر جانے کا بول رہے تھے حجاب بھی عروج کے گلے مل کر نیچے آگئی تھی سب سے مل کر میر شہباز، سدرہ، اور حجاب اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے ثمرہ اور عمر جمال بھی جلدی ہی چلے گئے تھے سدرہ نے کل ثمرہ کو گھر پر بھی بولا لیا تھا اتنے عرصہ کی باتیں جو کرنی تھیں

آپ لوگ آ گئے کیا کہا ان لوگوں نے انھوں نے ہاں تو کی ہے نا میں آپ لوگوں کو بتا دوں اگر انھوں نے انکار بھی کیا ہے تو آپ پھر ان کے گھر جائیں گئے اور تب تک جائیں گئے جب تک وہ لوگ ہاں نہیں کر لیتے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان عمر جمال اور ثمرہ کو گھر میں داخل ہوتے ہی اپنا ہی راگ الاپنے لگا تھا عنان کے دل کے کسی کونے میں عروج کو لے کر ڈر تھا کہیں وہ انکار نہ کر لے عنان کو پتہ نہیں تھا کے وہ کیوں عروج کا ہی ساتھ چاہتا تھا پتہ نہیں یہ کیا تھا جو بھی تھا اسے عروج کے ساتھ لڑنا اچھا لگتا تھا، عروج کے ساتھ بحس کرنا، عروج کو تنگ کرنا، اب عنان کو مزہ دینے لگا تھا جو بھی تھا اب اسے عروج ہی چاہی تھی ہر حال میں

صبر برخوردار تم تو ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو ہم ان کی لڑکی کا ہاتھ مانگنے گئے تھے ان کی لڑکی خریدنی تو تھوڑی تھی کے ایک ہی دن میں اس کا مول لگاتے اور اسے خرید کر تمہارے ہاتھ میں ڈال دیتے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر جمال نے عنان کی جلد بازیاں دیکھ کر تحمل سے کہا

کیا مطلب آپ کا انھوں نے انکار کر دیا کیا دیکھے بابا مجھے عروج ہر حال میں چاہیے میں اب اس کے بغیر رہنے کا سوچ بھی نہیں سکتا میں آپ دونوں کو بتا رہا ہوں میں شادی صرف عروج سے کروں گا ورنہ کسی سے نہیں کروں گا

عنان تو عمر جمال کی باتیں سن کر ہی سیخ پا ہو گیا تھا اس لئیے عنان نے دو ٹوک انداز سے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے عنان آرام سے بیٹا انھوں نے انکار نہیں کیا انھوں نے صرف وقت مانگا ہے مشورے کے لئیے اور تم اپنے دل سے انکار کا ڈر تو نکال ہی لو کیوں کے وہ لوگ ہماری

جان پہچان کے ہیں سدرہ میری بیسٹ فرینڈ عروج اس کی بھتیجی ہے اور میر شہباز بھائی کے دوست ہیں تو تقی بھائی انکار نہیں کریں گئیں

ثمرہ نے عنان کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا کیوں کے جو عنان کی حالت تھی اسے دیکھتے ہوئے ثمرہ کو یہی لگا کے وہ سب کچھ عنان کو بتادے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا بابا آپ سچ میں میر شہباز کو پہچانتے ہیں مطلب میر شہباز آپ کے دوست تھے

عنان تو حیران ہی ہو گیا تھا کے میر شہباز اس کے بابا کے دوست ہیں

ہاں کیوں تم کیوں اتنے حیران ہو رہے ہو تم اس سب کو چھوڑوں یہ بتاؤ حفضہ کہا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر جمال نے جب عنان کو میر شہباز کے موضوع پر جاتے ہوئے دیکھا تو بات بدلنے کے لئیے انھوں نے عنان سے حفضہ کے بارے میں پوچھا

میرا حیران ہونا تو بنتا ہے کیوں کے پہلی بار اپوزیشن اور حکومت میں دوستی تھی یہ تو بریکنگ نیوز ہے اور آپ پریشان ہ ہوں میں نے حفضہ کو خوب گھما پھرا کر اسے آئس کریم، سینڈوچ، برگر کھلایا ہے اس لئیے وہ آرام سکون سے اپنے کمرے میں سو رہی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے عمر جمال کا رویئے دیکھ کر ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا

اچھا بھائی صاحب میں زرا حفضہ کو دیکھ لوں اور پھر حمزہ (ثمرہ کا بیٹا) اور اس کے ابوّ کو کال کر کے پوچھ لوں کب تک آرہے ہیں

ثمرہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی اور عنان عمر بھی کچھ وقت لاؤنج میں بیٹھے پھر دونوں ہی اپنے اپنے کمرے کی طرف چل پڑے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر اب کیا کرے گا تو وہ پولیس والا تو نہیں ماننے والا

سہیل نے میر کے زخموں پر مرہم لگاتے ہوئے میر جابر سے استفسار کیا

ارے ایسے کیسے نہیں ماننے گا وہ ماننے گا کیوں کے میرے لئیے یہ بہت اہم ہے میرا کام صرف اور صرف عنان عمر جمال ہی کر سکتا ہے اور کوئی نہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر کو پختہ یقین تھا کے عنان اس کا دیا ہوا کام ضرور کرے گا

اچھا تو اس پولیس والے کی اتنی جاسوسی کرنے کا کیا نتیجہ نکلا تم ہی بتاؤ اتنے دن سے تم

اور میں اس کے پیچھا کر رہیں ہیں اس کے بارے میں وہ انفارمیشن بھی نکال کر لے آئے جس کو اس نے حفیہ رکھا ہوا تھا لیکن وہ ہڈ حرام ٹس سے مس بھی نہیں ہوا

سہیل نے دانت پیس کر ایک ایک لفظ ادا کیا سہیل کو عنان کا یوں انکار کر زہر لگا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے یار بازی اب بھی ہمارے ہاتھ میں ہے اور جو کام میں کرنا چاہ رہا ہوں وہ عنان ہی کر سکتا ہے اور کوئی نہیں

میر جابر نے سہیل کے کمرے کی کھڑکی سے سامنے والے گھر کی کھڑکی کو دیکھ کر کہا یہ حسن اتفاق تھا کے سہیل کا گھر تقی صاحب کے عین سامنے والا گھر تھا یہ ایک پوش علاقہ تھا جس میں سب گھر ایک ہی طرز سے بنے ہوئے تھے اور سہیل کے کمرے کے عین سامنے عروج کا کمرہ تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کیا کرے گا تو اور مجھے نہیں لگتا کے وہ عنان اتنی آسانی سے مانے گا اسے راہ پر لانے کے لئیے ہمیں کچھ اور کرنا ہو گا

سہیل نے میر جابر کو حقیقت سے روشناس کرایا کے عنان جتنا ضدی بندہ آسانی سے کسی کی بات نہیں مانے گا

اس کو راضی کرنے کے بہت سارے طریقہ ہیں اور اس میں سب سے آخری طریقہ یہ ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے اپنی بات مکمل کرتے ہی سہیل کے سامنے ایک خاکی رنگ کا لفافے رکھا جس کو کھول کر سہیل نے اپنی آنکھیں بڑی کر کے میر جابر کو دیکھا

یہ کیا ہے میر یہ تو یہ تو نے کب لیں ہیں

اس سے آ گئے سہیل سے کچھ بولا ہی نہیں گیا کیوں کے اس لفافے میں عنان اور عروج کے اس رات کے کچھ نازیبا منظر قید تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ تو نہیں کر سکتا میر تو بھی جانتا ہے اور میں بھی کے وہ لڑکی اس کے نکاح میں ہے اور کسی کی پرسنل مومنٹس کو یوں کیپچر کرنا اور اس کے بل بوتے پر اسے بلیک میل کرنا دس اِز ٹو مچ میر

سہیل نے جب میر کی طرف سے کوئی جواب نہیں پایا تو خود ہی بات شروع کر دی

سہیل کو یقین نہیں آ رہا تھا کے میر صرف ایک دشمن کو ختم کرنے کے لئیے یہ سب کچھ کرے گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں کروں گا میں سلطان مرزا کو ختم کرنے کے لئیے میں سب کچھ کروں گا اس کمینے کو میرے بابا اور دادا کو مارتے ہوئے شرم نہیں آئی تو مجھے اس کو تباہی کرنے کے لئیے کوئی بھی کام کرنے میں شرم نہیں آئے گی

میر جابر نے خلق کے بل چلا کر کہا

میں صرف عنان کو بلیک میل کروں گا تاکہ کے وہ اس سلطان مرزا کو تباہی کرنے میں میری مدد کرے اس سے زیادہ کچھ نہیں اور جس دن عنان راضی ہو گیا تو یہ فوٹو گراف ختم کر دوں گا

پہلے کی طرح اب کی بار میر جابر نے سکون اور تحمل سے سہیل کو اپنا مدعا بیان کیا

دیکھ میر تو یہ سب لیگل طریقہ سے بھی کر سکتا ہے تو اپنے بابا اور دادا کا کیس ری اوپن کروادے اور جو ثبوت تمہارے پاس ہے وہ سلطان مرزا کو تو تباہی ہی کر دیں گئے نا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سہیل نے اچھے دوست کی طرح میر کو ایک اچھا اور صحیح مشورہ دینے کی کوشش کی

بابا جانی پورے دس سال یہ کیس لڑتے رہے سہیل کیا ہوا ان کا پہلے سیشن کورٹ پھر

ہائی کورٹ پھر سپریم کورٹ اور پھر کیس کے تمام ملزمان کو رہائی مل گئی اب تم بتاؤں میں کس سے امید لگاؤ

میر جابر نے سبز رنگ کے نوٹس بورڈ جس پر جہاں پر میر سلطان مرزا اور عنان عروج کے علاوہ ان تمام افراد کی تصویریں پن کی ہوئی تھیں جو اس کیس میں کسی بھی حوالے سے جوڑا ہوا تھا ایک نفرت بھری نظر ڈال کر سہیل سے ایک تلخ سوال کیا

اچھا یار جیسے تمے مناسب لگے ویسے ہی کر پر مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ پائے گا اور یہ کیس تو ہو گیا حجاب کے بارے میں جو سوچا تھا اس کا کیا کرنا ہے

سہیل نے میر جابر کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا اور ساتھ ہی اس کی توجہ دوسری طرف کرنے کے لئیے اس نے حجاب کا نام بھی لیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے لئیے تو بہت سمپل سا کھیل کھیلا جائے گا محبت کا کھیل

میر جابر نے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ سجا کر کہا

تو اتنے بڑے پلان کیسے بنا لیتے ہو تیرا دماغ ہر وقت یہی سوچتا رہتا ہو گا کے کیسے کس وقت کس کے خلاف کیا کرنا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سہیل نے تعریف میں چھپا کر میر جابر پر طنز کیا

کمینہ کہیں کے میں کسی سے بھی پنگے نہیں لیتا جو میرے ساتھ لیتا ہے اسے چھوڑتا نہیں

ہوں

میر جابر سہیل کی بات میں چھپا طنز سمجھ گیا تھا اس لیے اسے ایک گالی سے نوازا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا یار ماجد کہہ رہا تھا کے کلب میں ملنا تو بتا جائے گا کے نہیں

سہیل کو پتہ تھا کے میر جابر کا موڈ کیسے تبدیل کرنا ہے اسے ایک بات سے دوسری

بات پر کیسے لانا ہے

نہیں یار بابا جانی عروج کے معاملے میں تھوڑا سا بات کرنے لگے ہیں تو اب پھر ان کو ناراض نہیں کر سکتا تو اسے کہہ کسی کیفے میں ملتے ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

او کے پھر ملتے ہیں شام کو ابھی میں چلتا ہو

یہ کہہ کر میر جابر سہیل گھر سے نکل گیا تھا ساتھ میں عروج اور عنان کے فوٹو گراف بھی لے کر جو اس کے آنے والی زندگی میں ہل چل مچانے والا تھا

سدرہ نے میر شہباز اور حجاب کو ناشتہ کروادیا اب وہ میز سے گندے برتن اٹھا رہی تھی میر شہباز اپنے ایک سیاسی اجلاس کے لئیے نکل گیا تھا جبکہ حجاب میر شہباز کے ساتھ ہی اسکول چلی گئی تھی ابھی سدرہ نے برتن سمیٹے ہی تھے کے اپارٹمنٹ کی ڈور بیل بجی

سدرہ نے جب دروازہ کھولا تو سامنے ثمرہ کھڑی تھی

اسلام علیکم کیسی ہو تم اندر آنے سے نہیں دوں گئی کیا دیکھوں کر دیا نہ سرپرائز

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثمرہ نے سدرہ کو گلے لگا کر کہا

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو اور کس کے ساتھ آئی ہو اندر آؤ

سدرہ نے بھی گرم جوشی سے ثمرہ کا استقبال کیا اور ساتھ ہی ثمرہ کو اپارٹمنٹ کے اندر بھی لے آئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے واہ سدرہ تم نے اپارٹمنٹ تو بڑا پیارا سجایا ہوا ہے

ثمرہ نے ستائشی نظروں سے سارے اپارٹمنٹ کو دیکھا

ارے ثمرہ تمے پتہ تو ہے نا میر کا وہ ہی یہ سب چیزیں لے کر آئیں ہیں اور اب تو میر کے ساتھ حجاب بھی اس کام میں لگ ہوئی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے بھی سچائی ثمرہ کو بتائی کے اپارٹمنٹ کو سجانے میں زیادہ ہاتھ میر شہباز اور حجاب کا ہے

اچھا تمے پتہ ہے جب سے میں تم سے ملی ہوں تب سے ہی میں نے یہ سوچ لیا تھا کے

میں تم سے ملنے آؤ گئی کیوں کے میں نے ابھی بہت سے باتیں تم سے کرنی تھی بیس سال کا عرصہ بھی گزرا ہے یار تم سے اتنی باتیں کرنی ہے

ثمرہ نے خوش ہو کر کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا تم بیٹھوں میں تمہارے لئیے کچھ کھانے لے کر آتی ہوں پھر دونوں بیٹھ کر خوب باتیں کریں

سدرہ نے ثمرہ کو لاؤنج میں ایک صوفہ پر بیٹھنے کا کہا اور اس کے لئیے کچھ کھانے کے لیئے اٹھی تھی

ارے سدرہ چھوڑوں کھانے پینے کو میں یہاں تم سے ملنے آئی ہوں کھانے پینے کے لیئے نہیں بیٹھوں یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی

ثمرہ نے سدرہ کی کلائی پکڑ کر اسے اپنے پاس بیٹھا دیا تھا

اچھا تم شروع کروں پھر میں بتاتی ہوں تمے کے ان بیس سالوں میں کیا کیا ہوا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے ثمرہ کو بات شروع کرنے کا بولا

افففف سدرہ کیا بتاؤں میں تمے شادی کے بعد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلی گئی پھر کیا پہلے تو تین سال اولاد کی نعمت سے محروم رہی پھر ابا اماں کی مرنے کے تو مجھے کچھ بھی اچھا ہونے کی کوئی امید نہیں تھی تب بھی فیضان (ثمرہ کا شوہر) نے

میرا ساتھ نہیں چھوڑا سسرال والوں نے دوسری شادی کا بولا میں بھی راضی ہو گئی تھی مگر فیضان پھر بھی میرے ساتھ ہی رہے پھر اللہ نے بیٹے کی امید دی پھر اس کے آٹھ سال بعد بیٹی سے سے نوازہ حفضہ اور حمزہ نام ہے میرے بچوں کا اب تم بتاؤں تم نے بیس سال کیسے گزارے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ کے کہنے کی دیر تھی ثمرہ نے سدرہ کو اپنی ساری زندگی کی روداد مختصر کر کے پیش کر دی اور آخر میں سدرہ کو بھی بول دیا کے وہ اپنی بیس سال کی داستان اسے سنائے ثمرہ کے کہنے پر سدرہ نے اپنی زندگی کے تلخ ترین بیس کی داستان اسے سنا دی

خوب باتیں کرنے کے بعد سدرہ ثمرہ کو کیچن میں لے آئی سدرہ ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ ثمرہ کے لئیے بریانی قورمہ اور سلاد کی بھی تیاری کر رہی تھی کے اچانک سدرہ کے، آنکھوں کے آگئے اندھیرا چھا گیا تھا اس سے پہلے کے سدرہ پیچھے ہو کر گرتی ثمرہ نے اسے تھام لیا اور اسے پکڑ کر کیچن سے باہر لے آئی اور پانی پلایا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کیسا فیل کر رہی ہوں تم آرام کروں میں کیچن میں دیکھ آؤں کے کہیں جل ہی نا جائیں تمہاری بنائی ہوئی چیزیں اور تم اپنے روم میں جاؤں

ارے اب میں ٹھیک ہوں میں خود کر دوں گئی تم بیٹھوں

سدرہ نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کیوں کے جو بھی تھا ثمرہ اس کے گھر کی مہمان تھی وہ اس سے تو کام تھوڑی کروا سکتی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ میں کوئی غیر نہیں ہوں تمہاری دوست ہونے کے ساتھ ساتھ تمہاری بہن بھی ہوں آئی سمجھ

ثمرہ یہ کہہ کر کیچن میں گئی بریانی اور قورمہ تو تقریباً تیار ہی تھا بس زرا سی دیر بعد وہ مکمل تیار ہو گئے اس کے بعد سلاد کے اور روٹیاں بھی ثمرہ نے بنا دیں اس کے بعد کھانا ایک ٹرے میں رکھ کر سدرہ کے لیئے لائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثمرہ دیکھوں میں نے تم سے کام کروا دیا دیکھوں اب میں ٹھیک ہوں میں خود ہی کر لیتی

کوئی ضرورت نہیں ہے تم صرف مجھے یہ بتاؤں کے یہ سب کچھ کیا تھا کہیں تم پریگننٹ تو نہیں ہو

ثمرہ نے بریانی سدرہ کی پلیٹ میں ڈالتے ہوئے کھوجتی ہوئی نظروں سے سدرہ کو دیکھ کر کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسی کوئی بات نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو وہ تو بس ویسے ہی چکر آ گئے

سدرہ نے شرم نظروں جھکا کر کہا

سدرہ تمے پتہ ہے تم مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتی اب سچ سچ بتاؤں کیا تم سچ میں پریگننٹ ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثمر ہہہہہہہہہا بھی مجھ خود کنفرم نہیں ہے اگر ایسا ہی ہوا تو میں میر اور حجاب کو کیسے بتاؤں گئی مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا

سدرہ نے پریشان کو کر کہا کیوں کے سدرہ اس دن ہی شک ہو گیا تھا کے جب میر شہباز اور سدرہ تقی صاحب کے گھر کی طرف جا رہے تھے تو تیار ہوتے ہوئے سدرہ کا دل اچانک خراب ہو گیا اور سدرہ نے واش روم میں جا کر الٹیاں کی تھیں

اچھا یہ سب چھوڑوں یہ بتاؤں کے میر کو کیسے بتاؤں گئی وہ تو بہت خوش ہوں گئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثمرہ نے سدرہ سے خوش ہو کر پوچھا

مجھے کچھ نہیں پتہ کے میں میر کو کیسے بتاؤں گئی مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی تم بتاؤں نا کچھ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے شش و پنج میں پڑ کر ثمرہ سے مشورہ مانگا

ہمممم آج جب میر بھائی آئے نا تو تم میر بھائی بول دینا کے تم نے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے آگئے کی کہانی تو وہ خود ہی سمجھ جائیں گئے

ہمممم اچھا کچھ کروں گئی ابھی تو میرا دل کچھ مرچوں والا کھانا کھانے کا کر رہا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے منہ میں بریانی کی ایک چمچ ڈالتے ہوئے کہا

سدرہ ہہہہہہہہہہ بریانی میں پہلے سے ہی مرچیں ہیں اور کتنی کھاؤ گئی

ثمرہ نے حیران ہو کر سدرہ کو پکارا

ارے مجھے پتہ پر مجھے اس سے بھی زیادہ مرچ مصالحہ والی بریانی کھانی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ شوق آپ اپنے شوہر نامدار سے بولنا کے وہ تمہاری ساری کی ساری فرمائشیں پوری کریں میں چلتی ہوں حفضہ میرا انتظار کر رہی ہو گئی اور تم اپنا بہت سارا خیال رکھنا

ثمرہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ میز پر رکھی اور اپنا پرس اٹھا کر جانے کو تیار ہو گئی تھی

ارے تھوڑی دیر اور بیٹھ کر جاتی میر اور حجاب آنے ہی والی ہو گیے تم ان دونوں سے مل کر جانا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے بیڈ سے اٹھ کر کہا

ارے تم کیوں اٹھ رہی ہو تم آرام کرو میں چلی جاؤں گئی اور میں زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتی تمے پتہ نہیں ہے حفضہ کا کے وہ کتنی شرارتی ہے اس نے تو عمر بھائی اور عنان کو پاگل کیا ہوا ہو گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثمرہ نے سدرہ کو کندھوں سے پکڑ کر پھر سے بیڈ پر بیٹھا دیا

اچھا میں چلتی ہوں اللہ حافظ

ثمرہ نے سدرہ کو گلے لگا کر کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اللہ حافظ پھر کسی دن آنا

یہ کہہ کر ثمرہ سدرہ سے مل کر وہاں سے چلی گئی ثمرہ کے منع کرنے کے باوجود سدرہ ثمرہ کو دروازے تک چھوڑنے گئی ثمرہ جانے کے بعد سدرہ واپس اپنے کمرے میں آ گئی تھی اور سوچنے لگی کے وہ میر شہباز کو اس خبر کے بارے میں کیسے بتائے گئی ابھی

انھیں سوچوں میں گم تھی کے دروازے پر دستک ہوئی

سدرہ نے جب دروازہ کھولا تو سامنے میر شہباز مسکراتا ہوا چہرہ لے کر کھڑا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہو

سدرہ کو یوں خود دیکھتا پا کر میر شہباز نے پیار سے پوچھا

کچھ بھی نہیں بس یوں ہی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے اپنی بات مکمل کر کے دروازے سے ہٹ گئی اور میر شہباز اپارٹمنٹ میں داخل ہو اور سب سے پہلے اپنے کالے رنگ کا کوٹ اتارا پھر اپنی سفید رنگ کی شرٹ کے کف فولڈ کیے

کیا ہوا سدرہ تم نے مجھ سے کچھ کہنا ہے یا پھر کچھ بات جو تمے چپ رہی ہو تو بتادوں اس کے بعد میں نے بھی تمے ایک خوشخبری سنانی ہے

میر شہباز جب فولڈ کر کے پیچھے موڑا تو سدرہ کو کچھ سوچتے ہوئے دیکھا اس لئیے میر شہباز نے اپنی بات سنانے سے پہلے سدرہ بات کرنے کا کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہ نہی نہیں تو مجھے تو آپ سے کچھ بات نہیں کرنی آپ ابھی آئے ہیں نا آپ پہلے کھانا کھائے پھر باقی باتیں کریں گئے

سدرہ کو مناسب نہ لگا کے وہ اس وقت میر شہباز سے بات کرے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ ادھر آؤ اور مجھے بتاؤ کیا بات کرنی ہے تم نے مجھ سے

میر شہباز نے صوفہ پر بیٹھ کر سدرہ کو اپنے پاس آنے کو بولا

سدرہ میر شہباز کے قریب گئی تو میر شہباز نے سدرہ کو کلائی پکڑ کر اپنے پاس بیٹھا دیا اور سامنے ٹی وی پر فلم لگا دی میر شہباز کے خیال میں سدرہ حجاب کی کسی بات پر پریشان ہو گئی یا پھر کسی چھوٹی سے پریشانی ہو گئی مگر جو بات سدرہ کہنے والی تھی وہ تو میر شہباز کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ میر میں نے نا آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی وہ میں یہ کہہ رہی تھی کے آپ یہ بات نا پہلے تو آپ صبر سے سنے گئے اور دوسرا مجھے بلکل بھی تنگ نہیں کریں گئے اور تیسرا آپ یہ بات حجاب کو خود بتائیں گئے اور اسے بولے گئیں کے وہ کچھ دن مجھ سے بات نہ کرے جب تک میں خود کو ذہنی طور پر اس کے لیئے تیار نہ کر لوں

میر شہباز نے سدرہ کی تمہید سن کر ٹی وی بند کر دی تھی کیوں کے اس کی مشکل ترین تمہید میر شہباز کے پلے نہیں پڑی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا سدرہ تمے سب کچھ ٹھیک ہے نا مطلب اب پھر تم مجھے اود حجاب کو چھوڑنے کا تو نہیں سوچ رہی دیکھوں اگر تم ایسا سوچ رہی ہو تو میں تمے اس بار کسی بھی طرح کا پاگل پن نہیں کرنے دوں گا تم یہ سوچ لینا

میر شہباز اب صحیح معنوں میں سدرہ کی باتوں کو سیریس لے رہا تھا میر شہباز کے دل میں جو ڈر سدرہ کو کھونے کا تھا وہ اب میر شہباز کی زبان پر آ گئے تھے

میر چپ اب آپ نہیں بولوں گئے اتنی مشکل سے ہمت کی ہے آپ کو بات بتانے کی اور آپ مجھے بولنے ہی نہیں دے رہے اب آپ مجھے بولنے دیں گئے اچھاااااااااا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے میر شہباز کے منہ پر ہاتھ رکھ کر ناراض ہو کر کہا

وہ میں میرا مطلب ہے آپ نہیں ہم نہیں میرا مطلب اففففففففف میر رررررررر

مجھ سے نہیں بولا جا رہا

میر شہباز کو چپ دیکھ کر سدرہ نے ہمت کر کے بات شروع کرنی چاہی مگر ناکام رہی تو چیڑ کر بول دیا اس سے نہیں ہو گا اور صوفہ سے اٹھ گئی اور کیچن کی طرف جانے لگی کے چکرا کر وہی زمین بوس ہو گئی جس کی وجہ سے میر شہباز بھاگتا ہوا سدرہ کی طرف گیا میر شہباز کو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کے وہ کیا کرے بس ڈاکٹر کو فون کر کے اپارٹمنٹ کا پتہ دے کر وہی پر بولا دیا

سر آپ سے عمر جمال ملنے آیا ہے آپ اس سے مل لیں

سلطان مرزا کے سیکٹری نے سلطان مرزا کے کان میں سر گوشی کرتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہہہہہہہہہہہہہہہہم آنے دو اسے اور میں نے تمہے کتنی بار کہا ہے کے اسے مت روکا کروں

سلطان مرزا نے دبے دبے غصّہ میں اپنے سیکٹری کو کہا

عمر جمال کے اندر آتے ہی سلطان مرزا اپنی کرسی سے اٹھا اور عمر جمال کے گلے لگ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج ہمارے غریب خانے میں کیسے آنا ہوا آپ کا اپوزیشن لیڈر صاحب

سلطان مرزا نے مصنوعی جوش اور ولولہ دیکھایا

خیر آنا تو میں پہلے بھی چاہتا تھا مگر آپ کے پاس وقت نہیں تھا ویسے الیکشن کی تیاری کب سے شروع کر رہے ہیں آپ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جتنے جوش سے سلطان مرزا نے بات کی اس کے بر عکس عمر جمال نے لیے دیئے انداز میں سلطان مرزا سے بات کی

ارے اپوزیشن لیڈر صاحب جب آپ کہے گئے بسم اللہ کر دے گئے آپ ایک بار کہہ کر تو دیکھیں

سلطان مرزا نے چاپلوسی کرنے والے انداز میں کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہممممممم ویسے اس بار بھی حکومت کے جیتنے کے چانسس زیادہ ہے اب تو میر شہباز کے ساتھ میر جابر بھی ساتھ دے گا ہمیں بس اپنی سیٹیں بچانی ہے

ہاں یہ بھی تم نے ٹھیک کہا اب تمہارا بیٹا تو بن گیا ایک معمولی پولیس والا میر شہباز نے ایک چال چلی ہے وہ ہمدردی کا ووٹ لینا چاہتا ہے وہ اپنے بھتیجے کو لائے گا اور میر شیر افضل کے نام پر ووٹ لے جیسے کئی سالوں سے میر شہباز اپنے باپ کے نام پر ووٹ لے رہا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلطان مرزا کے لہجہ میں موجود تلخی اور نفرت کو عمر جمال نے باخوبی محسوس کیا

ہنہہ یہ تو تم بھی جانتے ہو سلطان مرزا کے میر شہباز نے جو بھی مقام سیاسیت میں پایا وہ

اپنی محنت سے پایا ہے اور اس نے جب بھی الیکشن جیتا وہ اپنی سیاسی بصیرت کی وجہ سے جیتا

عمر جمال کب میر شہباز کی کوئی برائی سنتا اور برائی بھی وہ جو سراسر جھوٹ اور غلط بیانی پر کھڑی کی ہوئی ہو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلطان مرزا اور میر شاہنواز نے سیاست میں قدم ایک ساتھ ہی رکھا اور ایک ہی پارٹی سے شروع کیا تھا مگر میر شاہنواز کو جلدی ہی پارٹی میں بڑے عہدے مل گئے میر شاہنواز کے بعد اس کا بڑا بیٹا میر شیر افضل بھی پارٹی میں اپنی ساکھ بنا چکا تھا اب پارٹی

میں ان دونوں باپ بیٹے کی بات کو اہمیت دی جانے لگی مگر یہ سب سلطان مرزا کو ہر گز قبول نہ تھا تو اس نے میر شاہنواز اور میر شیر افضل کو راستہ سے ہٹانے کے لئے ایک پلان بنایا ان دونوں باپ بیٹے کو مارنے کا پلان تا کہ کے اس کے بعد پارٹی میں اپنا ایک الگ مقام بنا سکے سلطان مرزا نے بڑی چالاکی کے ساتھ میر شاہنواز اور میر شیر افضل کے گارڈز کو اپنے ساتھ ملا دیا اور جب اس دن میر شاہنواز اور میر شیر افضل حویلی سے تھوڑا دور ہی گئے تھے کے ان کے اپنے ہی گارڈز نے دونوں باپ بیٹے پر فائرنگ کر دی جس سے دونوں ہی موقعہ پر جاں بحق ہو گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے عمر جمال صاحب آپ تو برا ہی مان گئے حالانکہ کے اب آپ کی اور میر شہباز کی دوستی کو ٹوٹے ہوئے ایک عرصہ ہو گیا ہے مگر حیرت ہے آج بھی آپ کو اس کے خلاف بات سننا گوارا نہیں

سلطان مرزا کو میر شہباز بھی میر شاہنواز اور میر شیر افضل کی طرح زہر لگتا تھا سلطان مرزا نے کئی بار میر شہباز کو بھی مارنے کے پلان بنائے مگر ان کو عملی جامہ نہیں پہنا سکا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہہ وہ کیا ہے نہ سلطان مرزا صاحب میں کبھی اپنے دشمن کی بھی برائی نہیں کرتا میر شہباز تو پھر بھی میرا یار ہے، میرے دل کے قریب رہتا ہے وہ ہم کتنے ہی سالوں سے کیوں نہ ناراض ہو مگر ایک دوسرے کے بارے میں کبھی بھی برا نہیں سوچیں گئے

یہ کہہ کر عمر جمال وہاں رکا نہیں وہاں سے چلا گیا بغیر سلطان مرزا کو الوداعی کلمات کہے

نہہ آیا بڑا امیر شہباز توپ چیز ایک موقعہ ملنے کی مار ہے ان دونوں چاچے بھتیجے کو چیونٹیوں کی طرح مسل کر رکھ دوں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلطان مرزا نے عمر جمال کے اس طرح اٹھ کر جانے کی وجہ سے سلگ کر کہا

غفور اوہ غفور میر جابر اور میر شہباز دونوں میں سے کسی پر بھی موقعہ ملے مار دوں سالوں کو آئے بڑے سیاست کے کھلاڑی اور دوسری بات اس عمر جمال پر بھی نظر رکھ

سلطان مرزا نے اپنی سیکٹری کو آواز دی اور بعیر اس کی کچھ بات سننے اپنا حکم اس پر صادر کر دیا

تقی آپ نے عروج کے رشتہ کے بارے میں کیا سوچا مجھے تو سچی بات ہے وہ لڑکا اپنی

عروج کے لیئے اچھا لگا ہر لحاظ سے بہتر ہے دیکھے نہ آپ ایک تو لڑکا جوب کرتا اوپر سے فیملی بھی اچھی اور پھر اپنی سدرہ کی اچھی جان پہچان بھی تو ہے ان لوگوں سے آپ بتائیں آپ کیا چاہتے ہیں

قرینہ بیگم نے ہاتھوں پر لوشن لگاتے ہوئے تقی صاحب سے ان کی رائے مانگی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہمممم رشتہ تو اچھا ہے مگر عروج ابھی چھوٹی ہے میں ایک دو سال تک اس کی شادی نہیں کرنا چاہتا اور وہ لوگ جلدی کرنے کی بات کہہ رہے ہیں

تقی صاحب نے کتاب بند کرتے ہوئے قرینہ بیگم کی بات کا جواب دیا مگر ایک باپ ہونے کے ناطے ان کے جو خدشات تھے وہ بھی بتا دئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تقی آپ بھی نہ یہی تو اچھی عمر ہوتی ہے بچیوں کی شادیوں کی ماشاءاللہ سے بیس کی تو ہو گئی ہے اور سچی بات ہے تقی لڑکیوں کے اچھے رشتہ مشکل سے ہی ملتے ہیں

قرینہ بیگم نے تقی صاحب کے تمام خدشات کو بے بنیاد قرار دے کر رشتہ کے لئیے ہاں

کہنے پر ہی زور دیا

اچھا تم ایسا کروں عروج سے اس کی رضامندی پوچھ لو اور ہاں اگر عروج شادی نہیں کرنا چاہ رہی تو ہم انکار کر دیں گئے اگر وہ ہاں کر دے تو تم ان لوگوں ہاں کر دینا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تقی صاحب کو بھی رشتہ میں کوئی برائی نظر نہ آئی تو انھوں نے مشروط ہاں کر دی

ہاں ہاں میں عروج سے تو ضرور پوچھوں گئی آخر کو زندگی اس نے گزارنی ہے بس اللہ میری بچی کے نصیب اچھے کرے

قرینہ بیگم نے بھی تقی صاحب کی رائے سے متفق تھیں اس لئیے خود بھی حامی بھر دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز سدرہ کے بے ہوش ہونے پر جلے پیر کی بلی کی طرح اپنے کمرے کے باہر ٹہل رہا تھا ڈاکٹر کے آنے پر ڈاکٹر نے میر شہباز کو باہر انتظار کرنے کا کہا

ڈاکٹر جب کمرے سے باہر آئیں تو میر شہباز کو خود کا انتظار کرتا پایا تو ڈاکٹر مسکرا کر میر شہباز کے پاس آئیں

ارے مسٹر شہباز فکر کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ آپ اور آپ کی مسسز کے لئیے خوش خبری ہے کے آپ بابا بننے والے ہیں

جی وہ تو وو کیا میں بابا بننے والا ہوں ملط مطلب سچ میں

میر شہباز جو کے اپنی ہی دھن میں جی وہ تو ٹھیک ہے کہنے والا تھا ڈاکٹر کی بات کا ادراک ہونے کر میر شہباز نے اٹک کر اپنے الفاظ کو مکمل کیا

جی وہ پریگننٹ ہے بٹ آپ نے ان کی ڈائٹ کا بہت خیال رکھنا ہے اور ہاں ایک دو دن میں آپ ایک اچھی سی گائناکالوجسٹ سے اپنی مسسز کا چیک اپ کرائے گا اب میں چلتی ہوں

ضروری ہدایات دے کر وہاں سے چلی گئی میر شہباز ڈاکٹر کو دروازے تک چھوڑ کر

واپس بھاگتا ہوا کمرے میں داخل ہو تو سدرہ کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑی کسی سوچ میں گم تھی

سدرہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ میں آج بہت زیادہ خوش ہوں تم نے دنیا کی ساری خوشیاں میرے جھولی میں ڈال دی ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے سدرہ کو خوشی سے گلے لگاتے ہوئے کہا

میر وہ میں آپ سے مجھے سمجھ نہیں آرہا کے ہم حجاب کو کیسے بتائیں گئے اور لوگ کیا کہیں گئے اٹھارہ سال کی بیٹی ہے ہماری

سدرہ میر شہباز سے بات کرتے ہوئے رونے لگی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے سدرہ اس میں رونے کی کیا ضرورت ہے ادھر بیٹھوں اور غور سے میری بات سنو ہم نے کوئی گناہ نہیں کیا جس پر ہم دنیا والوں سے شرمندہ ہو اور کوئی تم سے کچھ بھی نہیں کہے گا اور جہاں تک بات حجاب کی ہے تو وہ میری سمجھدار بیٹی ہے وہ میں اس

سے بات کروں گا تو وہ میری بات سمجھے گئ

میر شہباز نے سدرہ کو کندھوں سے پکڑ کر بیڈ پر بیٹھایا اور خود گھٹنوں کے بل بیٹھ کر سدرہ کو تسلی دی اور اس کے آنسوں اپنی انگلیوں کے پوروں سے چنے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا ان فضول باتوں کو چھوڑوں اور یہ بتاؤں تمے کچھ چاہیے تو نہیں حجاب کی دفعہ تو میں تمہارے ناز نہیں اٹھا سکا مگر اب تم دیکھنا میں تمے پورے عرصے میں بیڈ سے قدم بھی نیچے نہیں رکھنے دوں گا

میر شہباز نے سدرہ کا موڈ اچھا کرنے کے لئیے شوخ ہو کر کہا جس پر روتی ہی سدرہ ہنس پڑی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے سدرہ کے آرام کے پیشِ نظر سدرہ کو آرام کا کہا اور خود اسے سوتا چھوڑ کر کمرے سے باہر آ گیا حجاب کے اسکول سے واپس آنے کا وقت ہو گیا تھا اس لئیے میر شہباز نے اپنے اور حجاب کے لئیے کھانا گرم کیا اس کے بعد حجاب کی گاڑی کی آواز آنے پر ہی اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا دیا تا کہ ڈور بیل کی آواز سے سدرہ نہ جاگ جائے

حجاب پہلے تو حیران ہوئی مگر پھر یہ سوچ کر کے اس کے بابا گھر پر ہوں گئے اس لئیے انھوں نے دروازہ کھول دیا ہو گا

افففففففففف بابا باہر کتنی گرمی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب نے تقریباً چیختے ہوئے کہا

شیشش آرام سے حجاب تمہاری مما سو رہی ہیں وہ جاگ جائیں گئی ان کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے

کوئی اور وقت ہوتا تو میر شہباز کبھی بھی حجاب کو نہیں ٹوکتا مگر یہاں بات سدرہ کے آرام کی تھی اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کے حجاب سے میر شہباز پیار کرتے تھے مگر سدرہ سے اس سے زیادہ کرتے تھے میر شہباز کے اس طرح ٹوکنے پر حجاب نے صدمہ سے میر شہباز کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو آپ میں کب سے مما کی روح آگئی بابا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا بابا پر نسز اس طرح تو مت دیکھوں آؤ کھانا کھاؤ تمہیں بھوک لگی ہوئی ہو گئی نہ

میر شہباز نے جب حجاب کی اس طرح دیکھتے ہوئے پایا تو پیار سے حجاب کو کھانے کی طرف بلایا

بابا پہلے فریش تو ہونے دیں اور میں آپ کو بتادوں میں یہ بریانی، قورمہ نہیں کھا رہی میرے لئیے آپ شوارما آڈر کر دیں تب تک میں فریش ہو کر آتی ہوں

حجاب نے اپنے برینڈڈ بیگ کو تقریباً ہوا میں اچھالتے ہوئے کہا وہ بیگ جو کبھی نوٹ بکس ، بکس سے اتنا بھرا ہوا ہوتا تھا کے اس کو ہوا میں اچھالنا تو دور کی بات اس کو کندھے سے

لگانا حجاب کے لئیے مشکل ہو رہا ہوتا تھا آج وہ بلکل خالی تھا اب اس میں نوٹ بکس کی جگہ ٹیب، بکس کی جگہ موبائل اور پین کی جگہ میک اپ کا سامان پایا جاتا ہے

میر شہباز نے حجاب کی ہر بات پر مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا جس کا مطلب تھا کے تمہارے فریش ہو کر آنے تک آڈر آ چکا ہو گا تم فکر نہ کرو اور ویسا ہی ہوا سدرہ کے آنے پر میر شہباز نے آڈر منگوا دیا تھا

ویسے بابا مما کو کیا ہوا ابھی تک سو رہی ہیں ویسے مجھے دن میں سونے پر اتنی باتیں سناتی تھیں اور اب دیکھیں خود کتنے مزے سے سو رہی ہیں

حجاب نے تو اپنی طرف سے جوک کیا تھا مگر میر شہباز کو پہلی بار حجاب کی بات بری لگی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجابببببب چپ کر کے آپ شوار ما فینش کروں اور پھر آپ اگر بڑے بابا کے گھر جانا چاہ رہی ہیں چلے جایئے گا ورنہ اپنے روم میں چلی جائیں

میر شہباز نے لہجہ میں رزا سی سختی لا کر کہا

ارے باباجو ک کیا تھا اور میں کہیں نہیں جارہی میں آج آپ کے ساتھ وقت گزاروں گی کہیں باہر چلیں گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب نے میر شہباز کے بدلے تیور دیکھ کر اپنی بات کی وضاحت دی اور ساتھ میں باہر جانے کا مشورہ بھی

نہیں ہم باہر نہیں جا رہے پرنسز ہم یہیں مووی دیکھ لے گئے اوکے ابھی سب سے پہلے شوارما ختم کرو اپنا

اوکے ے ے بابا ویسے ایک راز کی بات بولوں آپ بھی نہ پکے عاشق شوہر ہے

حجاب اس بات کو سمجھ گئی تھی کے میر شہباز سدرہ کی وجہ سے باہر جانے کے لئیے منع کر رہے ہیں ورنہ وہ کہتی اور میر شہباز نہ جاتے یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا

حجابببببببب سدرہ بلکل ٹھیک کہتی ہے کے تم نہ دن بہ دن بد تمیز ہوتی جا رہی ہو

میر شہباز نے مصنوعی غصّہ دیکھا کر حجاب کو منع کیا جس کا حجاب پر زرا برابر بھی اثر نہ ہوا حجاب اپنا کھانا ختم کر کے فلم لگا کر بیٹھ گئی میر شہباز نے سدرہ کی طبیعت کو دیکھتے ہوئے سب سے پہلے برتن سمیٹے اور پھر جا کر حجاب کے ساتھ بیٹھ کر فلم دیکھی

ارے عروج بیٹا اس کمرے سے کبھی حجاب کے علاوہ بھی نکلا کروں کیا تم ہر وقت اس طرح اندھیرے میں بیٹھی رہتی ہو

قرینہ بیگم نے عروج کے کمرہ کی لائٹ جلاتے ہوئے کہا عروج نے اس حادثہ کے بعد خود کو اپنے کمرے کی حد تک محدود ہی کر کے رکھ دیا تھا وہ اپنے کمرے سے باہر تب ہی نکلتی تھی جب حجاب آتی تھی اس کے علاوہ جب کھانا کھانے جاتی تو تب تھوڑی دیر کے لئیے کمرے سے باہر نکلتی ورنہ سارا سارا دن کمرے میں ہی بیٹھی رہتی

مما کیا کروں گئی باہر نکل کر ویسے بھی اب اس گھر میں آپ کے اور میرے علاوہ کوئی

ہوتا ہی نہیں بابا تو آفس گئے ہوتے ہیں حجاب اور پھپھو تو اپنے گھر چلیں گئیں اور پیچھے رہ گئے ہم دونوں

عروج نے مایوسی سے قرینہ بیگم کی بات کا جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے بیٹا حادثات انسان کی زندگی کے ساتھ لگے رہتے ہیں ان کو ساری زندگی ساتھ تو لے کر نہیں چل سکتے نہ ہمیں آگے بھی تو بڑھنا ہوتا ہے ہے نا

قرینہ بیگم نے عروج کی مایوسی کو کم کرنے کے لئیے پیار، شفقت سے عروج کو زندگی کی حقیقت بتائی

جی مما آپ صحیح کہہ رہی ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج نے بس اتنا ہی کہا کیوں کے وہ اب مزید بات نہیں کرنا چاہ رہی تھی

اچھا بیٹا وہ اس دن جو رشتہ آیا تھا وہ مجھے اور تمہارے بابا کو پسند آیا ہے اچھے کھاتے پیتے لوگ ہیں لڑکا بھی اچھا ہے تو آپ بتاؤں آپ کیا چاہتی ہوں جو آپ کیوں گئی وہی ہو گا

قرینہ بیگم کو جب لگا کے عروج اس حادثے پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتی تو انھوں نے بھی بات کرنا مناسب نہ سمجھا اور جس کام کے لئیے آئی تھی وہ بات کرنا ہی ضروری سمجھا

مما جو آپ لوگوں کو مناسب لگے آپ وہی کریں مجھے آپ دونوں کا ہر فیصلہ منظور ہے

عروج نے اپنی زندگی کی ڈور اب اپنے ماں باپ کے ہاتھوں میں دے دی تھی اب دیکھنا یہ تھا کے ان کا فیصلہ اچھا ثابت ہوتا ہے یا نہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیتی رہوں میری بچی اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے مجھے تم سے یہی امید تھی کے تم ہاں ہی کروں گئی اب میں ان لوگوں کو بھی ہاں کر دوں

یہ کہہ کر قرینہ بیگم عروج کے کمرے سے چلی گئیں اور قرینہ بیگم کے جانے کے بعد عروج کے ضبط کیے ہوئے آنسوں بہہ نکلے

میر یار وہ پولیس والے کا کیا کریں گئے وہ تو ضدی نمبر ون نکلا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سہیل نے کمرے میں بکھرے پیپر اٹھاتے ہوئے میر جابر سے استفسار کیا

ہممم ابھی سلطان مرزا اور عنان کو کچھ وقت کے لئیے چھوڑ دوں کیوں کے سلطان مرزا کو شک ہو گیا اور میں نہیں چاہتا کے ہماری ایک غلطی سلطان مرزا کے شک کو یقین میں بدل دے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے کچھ سوچ کر سہیل کو ہوشیار رہنے کا کہا

چل صحیح کچھ وقت کے لئیے یہ سب کچھ روک دیتے ہیں

سہیل نے بھی میر جابر کی رائے کا احترام کیا اور فوراً سے پہلے ہی خامی بھر دی

ہاں تو ایسا کر تب تک حجاب والے پلان پر کام کروں اور کل تک اس کو کنفرم کر کے مجھے بتاؤں پھر تا کہ کے میں بھی انٹری دے سکوں

میر جابر نے سہیل کو پہلے سے بتائے ہوئے پلان کو کنفرم کرنے کا کہا

یار وہ پلان تو تقریباً کنفرم ہی کنفرم ہے تو نے بس جا کر وہاب ہیرو کی طرح انٹری دینی ہے

سہیل نے بھی اسے کنفرم کر دیا کے پلان تیار ہے بس تیرا انتظار ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا پھر چل میں بھی تیار ہوں کل کرتے ہیں دھمال پھر

سہیل اور میر جابر دونوں کے قہقہے اس کمرے میں گونجے

اچھا یہ بتاؤں پلان کو انجام کیسے دیں گئے اور تمے کیا لگتا ہے حجاب اس مائع جال میں پھس جائے گئ

میر جابر نے ہوا میں سیگریٹ کا دھواں چھوڑتے ہوئے سہیل سے پوچھا

یار پلان بہت ہی سیمپل اور سویٹ ہے تو کل حجاب کی گاڑی جو کے جان بوجھ کر خراب ہو گئی وہاں پہنچے گا اسے کسی بھی حال میں گاڑی میں بیٹھا کر اسکول کی طرف لے کر جائے گا جس راستہ پر حجاب کا اسکول ہے اسی ہی راستہ میں کچھ لوگ تم دونوں کا پیچھا کر

رہے ہوں گئے وہ مناسب موقع کو دیکھتے ہی تجھ پر حملہ کر دیں گئے اور تو ایسے ظاہر کرے گا کے ان غنڈوں سے تو حجاب کو بچا رہا ہو گا پھر ان میں سے کچھ تجھے زخمی کریں گے اور تجھے مارنے کے لئیے بھرے گا اسی ہی کشمکش میں تم حجاب کو پستول دو گئے اور اسے بولوں کے گولی چلائے وہ پریشر میں آکر گولی چلا دے گئی اور اس غنڈے نے جو اپنے کرتے کے نیچے بلڈ پیکٹ رکھا ہوا ہو گا وہ اسے پھاڑ دے گا جس سے حجاب کو یہ لگے گا کے اس نے حقیقت میں گولی چلائی ہوئی ہو گئی بس تو نہ حجاب کو اتنا پریشرائز کرنا کے وہ ایک گولی چلائے بس اس کے بعد تو سمجھ حجاب تیری مٹھی میں ہے وہ تیری کٹھ پُتلی بن جائے گئی جیسے تو کہے گا ویسے ہی کرے گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سہیل نے سارا پلان میر جابر کو لفظ بہ لفظ سنا دیا جس کو سن کر میر جابر نے صرف ہاں میں سر ہلایا

چل پھر صبح ملتے ہیں تیار رہنا ہر چیز کے لئیے اور ایک اور بات تو یاد رکھنا اگر پلان اے کامیاب نہیں ہو گا تو پلان بی کے لئیے تیار رہنا سمجھے تم

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے سیگریٹ کو مسل کر سہیل کو ہر صورت حال سے نمٹنے کے لئیے تیار رہنے کا کہہ کر وہاں سے چلا گیا

سدرہ ہہہہہہہہہہہ کدھر ہو تم ادھر کمرے میں جلدی ی ی

سدرہ کیچن میں ناشتہ بنا رہی جب میر شہباز نے سدرہ آواز دی سدرہ جلدی سے کچن سے کمرے کی طرف گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں میں نے منع کیا تھا نہ کے تم کوئی کام نہیں کروں گئی میری ایک بار کہی ہوئی بات سمجھ نہیں آتی کیا

میر شہباز نے سدرہ کو کمرے میں آتا دیکھ کر سدرہ کو ڈانٹنا شروع کر دیا

میں تو بس کچن کا کام کر رہی تھی اور اگر میں نہ کروں تو اور کون ناشتہ بنائے گا ویسے ہی صبح صبح مت شروع ہوا کریں آپ اور میں کون سی کوئی ایسی بیماری میں پڑ گئی ہوں کے خدانا خواستہ کے مجھے ڈاکٹر نے بیڈ سے ہی نیچے آنے سے منع کیا ہوا ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ کو بھی میر شہباز کا ویسے ہی ڈانٹنا برا لگا اس لئیے سدرہ نے بھی بھرپور جواب دیا

کسی ڈاکٹر نے کہا ہو یہ نہیں تمہیں بیڈ ریسٹ کرنا ہے اور جہاں تک ناشتے اور کھانے کی بات ہے تو وہ ہم لوگ باہر سے آڈر کریں گئے کیونکہ چند دنوں کی بات ہے ویسے بھی اس کے بعد ہم لوگ حویلی شفٹ ہو جائیں گے تو تب تمہیں کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گئ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز سدرہ کے ساتھ بات کرنے کے ساتھ ساتھ تیار بھی ہو رہا تھا اور سدرہ کو ہدایت بھی دے رہا تھا

ایسے کیسے ہم باہر کا کا کھانا کھائے گئے آپ کو پتہ ہے کہ مجھے باہر کا کھانا بالکل بھی پسند نہیں ہے میں نہیں کھا سکتی اور ہم کب تک شفٹ ہوں گئے حویلی یہ بھی تو نہیں پتہ ابھی

سدرہ نے رونے والی صورت بنا کر میر شہباز کو کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم ایک دو دن تک وہاں شفٹ ہو جائیں گئے پھر تمہیں کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی تب تک ناشتہ کھانا سب باہر سے آڈر ہو گا

میر شہباز نے قدم اٹھا کر سدرہ کو خود سے قریب کیا اور اس کی تھوڑی کو انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے اوپر کیا اور ایک ہاتھ سے اس کے ماتھے پر آئی بالوں کی لٹ کو اس کے کان پیچھے کرتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا صحیح ہے جو آپ کہے گئے وہ ہی ہو گا اچھا آپ کی بیٹی صاحبہ کو تو اٹھانے جا سکتی ہوں نا

سدرہ نے میر شہباز کے کندھے پر سر رکھ کر مسکرا کر کہا

ہاں ہاں جاؤں اس کو اسکول کے لئیے اٹھادوں اور پھر سیدھا ناشتہ کی ٹیبل پر آؤں سمجھی تم

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے کمرے سے نکلتی سدرہ کی کلائی پکڑ کر روک کر کہا

اچھا میر وہ آپ نے حجاب سے بات کی تھی کل یا نہیں

سدرہ نے میر شہباز سے پریشان ہو کر استفسار کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں ابھی نہیں تھوڑا سا مجھے اس بارے میں سوچنے دو ابھی صبر کروں میں اسے بتا دوں گا اپنے انداز میں تم فکر نہ کرو یہ بات مجھ پر چھوڑ دو

میر شہباز کی بات میں سنجیدگی بھی تھی اور پیار بھی

سدرہ بھی میر شہباز کی تسلی دینے پر ہلکا سا مسکرائی اور حجاب کو اٹھانے کے لئیے چلی گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ کے حجاب کو اٹھانے تک میر شہباز ناشتہ منگوا چکے تھے تینوں بیٹھ کر اب ناشتہ کر رہے تھے

مما آپ کی طبیعت کو کیا ہوا تھا لگتا آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہے تبھی آج ناشتہ باہر

سے منگوا ہے ویسے میری مانے تو آپ نا ایک دو ہفتہ ایسی ہی بیمار ہو جائیں اس چکر میں باہر کا کھانے کو تو ملے گا

حجاب نے ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ سدرہ سے بھی بات کی جبکہ کے میر شہباز تو حجاب کی بات سن کر ہی ہنس پڑے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ہاں تم تو یہ ہی چاہتی ہو کے میں مر جاؤ اور تم ہر روک ٹوک سے آزاد ہو جاؤں

سدرہ نے سلگ کر ایک ایک لفظ کو چبا چبا کر بولا سب سے زیادہ سدرہ کو میر شہباز کا ہنسنا برا لگا

دیکھیں میں نے مرنے کی بات کی ہے نہیں کی نا تو پھر یہ کیوں مرنے کی باتیں کر رہی ہے اور میں تو مما آپ کو یہ دعا بھی نہیں دے سکتی کے آپ کو میری عمر لگ جائے کیا پتہ بابا میری زندگی کا آخری دن ہو

اس نے میر شہباز کو اپنی گفتگو میں کھینچا

حجاب صبح صبح تمہارے منہ سے کچھ اچھا نہیں نکل سکتا کتنا بار سمجھایا کے سوچ سمجھ کر بولا کرو تمہاری یہ عادت جاتی ہی نہیں تمہاری اس ہی زبان کی وجہ سے جابر ہمارے گھر نہیں آتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے کے میر شہباز کچھ بولتے سدرہ ہی بول پڑی اور ساتھ میں حجاب کو اس کی ہسپتال میں میر جابر سے کی گئی بات کا بھی حوالا دے دیا تھا اور سدرہ غصّہ میں ناشتہ کی میز سے اٹھ کر کچن کی طرف چلی

بابا با بابا

حجاب نے نم آنکھوں سے میر شہباز کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا

میں نہیں پڑنے والا اب تم لوگوں کی لڑائی میں خود بعد میں ٹھیک ہو جاتی ہوں برا میں بن جاتا ہوں بیچ میں

میر شہباز نے ایک دم ہاتھ کھڑے کر دیئے تھے جبکہ اندر کچن میں برتنوں کی شامت آئی ہوئی تھی سدرہ ہر پلیٹ، پتیلی کو پٹخ پٹخ کر رکھ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا میں آپ سے بھی بات نہیں کروں گئی اب اور میں جا رہی ہوں بات مت کریئے گا مجھ سے

حجاب غصّہ میں ناشتہ کی میز سے اٹھ گئی اپنا بیگ اٹھا کر ابھی دروازے تک ہی جانے والی

تھی کے میر شہباز بھاگتے ہوئے اس کے پاس گئے

مائے پر نسسز ایسے ناراض ہو کر اسکول جاؤں گئی تو میرا سارا دن برا گزرے گا چلو اپنا پورا ناشتہ فینش کرو اور یہ لو اپنی پوکٹ منی چلو ناشتہ کرو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے حجاب کو منایا اور ناشتہ کی میز تک لانے سے پہلے اپنے جیب سے ان گنت نوٹ حجاب کی مٹھی میں رکھ دیئے تھے

حجاب بھی خوشی خوشی ناشتہ کی میز پر آکر بیٹھ گئی

اچھا بابا آپ سے میں نے ایک بڑے مزے کی بات کرنی ہے آپ کو پتہ ہے ہمارے کلاس کی سی آر (کلاس پریزنٹر) کی ناچھوٹی سی بہن اس دنیا میں آئی ہے آپ کو پتہ ہے اس نے پیکس سینڈ کی نا تو وہ اتنی کیوٹ ہے بابا میں آپ کو کیا بتاؤں ایک منٹ میں آپ کو اس کی پیک بتاتی ہوں

سدرہ نے میر شہباز کو چہک کر کہا اور ساتھ ہی کرسی سے کھڑے ہو کر کے بیگ سے

موبائل نکالا اور اس پر میر شہباز کو موبائل پر ایک نو مولود کی تصویریں دیکھانا شروع ہو گئی دوسری طرف سدرہ حجاب کر بات پر کچن کے دروازے کے پاس کھڑی ہو گئی تھی

ماشاءاللہ پیاری بچی ہے ویسے بیٹا جی آپ سے ایک بات کرنی آپ کو چھوٹے بچے تو اچھے لگتے ہیں نا تو اگر آپ کے چھوٹے بہن بھائی اس دنیا میں آ گئے تو پھر

میر شہباز نے حجاب کی سوچ کو جانچنے کے لئیے اس سے شرارتی انداز میں سوال کیا

ارے بابا توبہ کریں اللہ نہ کرے میرے کوئی اور بہن بھائی ہو میں اکلوتی ہی اچھی پہلے کبھی تھا کے کاش میرا بھی کوئی بھائی ہوتا مگر اب نہیں ہے اب مجھے کوئی بہن بھائی نہیں چاہیے میں اکیلی ہی کافی ہوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب نے اپنی طرف سے میر شہباز کی بات کو مزاق میں لیا تھا مگر کچن کی دہلیز پر کھڑی سدرہ کا دل بند ہو رہا تھا جبکہ حجاب کے جواب پر سدرہ کو کھڑے دیکھا تو میر شہباز کو اپنے سوال پر پچھتاوا ہوا

ارے حجاب آپ کے اسکول کی دیر ہو رہی ہو رہی تھی آپ جاؤں اور احتیاط سے جانا

او کے

میر شہباز نے سدرہ کی حالت کی پیش نظر حجاب کو اسکول روانہ کیا کیوں کے سدرہ کی آنکھوں میں میر شہباز نمی دیکھ چکا تھا تو حجاب کے جانے کے بعد میر شہباز جلدی سے سدرہ کے پاس گئے مگر سدرہ میر شہباز سے پہلے ہی کمرے میں جا کر کمرے کو بند کر دیا

سدرہ دروازہ کھولوں سدرہ میں تم سے کچھ کہہ رہا ہوں تم مجھے سن رہی ہو

میر شہباز نے دروازے پر دستک دے کر سدرہ کو آواز دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

می می میر میں نہیں کھولوں گئی آپ جائیں مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی

سدرہ نے باقاعدہ رونا شروع کر دیا تھا

او کے سدرہ میں بھی یہی دروازے کے باہر بیٹھا ہوا ہوں تمے میں اس حالت میں تو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے کوٹ اتار دیا اور شرٹ کے کف فولڈ کیے اور وہی دروازے کے ساتھ جوڑ کر زمین پر بیٹھ گیا

مجھے پتہ ہے سدرہ تم میری بات سن رہی اس لئیے میں صرف چند ہی باتیں کروں گا تم سے اولاد دینا، نہیں دینا، کس کو کتنی دینی ہے اور کس کو اس نعمت سے محروم رکھے یہ سب اللہ کے ہاتھ میں ہے یہ اللہ کی نعمت ہے اور تم اللہ کی نعمت کی ناشکری کر رہی ہو پلیز زززززززز سدرہ اس ناشکری سے بچوں اللہ ہمیں اپنی نعمت یا پھر رحمت سے نوازنے جا رہا ہے تمے خوش ہونا چاہیے نہ کے لوگ کیا کہیں گئے یہ سوچ کر اپنی خوشیوں کو کیوں برباد کر رہی ہو سدرہ تمے پتہ ہے آج کل کے معاشرے میں گناہ کرنا فیشن بن گیا ہے اور حلال کام کو معیوب سمجھا جانے لگا ہے کوئی زنا کرے تو افئیر اور اگر نکاح کرے تو اسے مزاق بنایا جاتا ہے آج دوسری شادی کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے جبکہ نکاح جیسی پاکیزہ چیز سے معاشرے میں زنا، ایڈز اور دیگر برائیاں ختم ہوتی ہیں، اور اولاد تو وہ نعمت ہے جیسے ہمارے پیغمبروں نے دعاؤں میں مانگا ہے اللہ نے اپنے وحدت الوجود کی نشانیاں دیکھانے کے لئیے بن باپ کے اولاد پیدا کی اس وقت بھی حضرت مریم علیہاالسلام کو کتنے طعنے اور تہمتوں کا سامنا کرنا پڑا تھا یہ لوگ تو ایسے ہی باتیں کرتے رہتے ہیں اور حجاب بچی ہے اسے میں سمجھاؤں گا تو وہ سمجھ جایئے گئی سدرہ تمے پتہ تم نے ساری زندگی یہ ہی غلطی کی ہمیشہ ہمارے رشتہ میں تیسرا فریق لوگوں کو بنائے رکھا تم نے کبھی میرا نہیں سوچا اور تم آج بھی وہ ہی غلطی کر رہی ہو پر ایک بات

تم یاد رکھنا سدرہ ایک بار کام کروں گئی تو وہ غلطی ہو گئی اور غلطیوں کو معاف کرنا انسان کے ہاتھ میں ہوتا ہے مگر اب تم ایک بار پھر وہ ہی کر رہی ہو اور اس بار یہ گناہ ہو گا اور گناہوں کی معافی صرف اللہ کے پاس ہوتی ہے

میر شہباز نے مختصراً سدرہ کو اس کی زندگی کا خلاصہ بتا دیا اس نے پہلے بھی ڈپریشن میں رہ کر اپنا پہلا بچہ کھویا تھا اور ایک بار پھر وہی غلطی مگر اس بار میر شہباز اسے یہ غلطی کرنے نہیں دے گا یہ تو میر شہباز نے تہ کیا ہوا تھا

میر شہباز نے ابھی اپنی بات پوری ہی نہیں کی تھی کے کمرے کا دروازہ کھول گیا تھا میر شہباز ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا میر شہباز کے اٹھتے ہی سدرہ میر شہباز کے گلے لگ گئی

سدرہ کے جی بھر کر رونے کے بعد میر شہباز نے سدرہ کو کمرے میں لے جا کر بیڈ پر بیٹھا دیا

بس کرو سدرہ اور کتنے آنسوں بہاؤ گئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے سدرہ کے آنسوں صاف کیے

م میر آج م میں اس بات کا اعتراف کرتی ہوں کے آپ ایک بہت اچھے شوہر، بیٹے، بھائی اور باپ ہو، میں آج بھی یہ کہہ رہی ہوں کے آپ کو چھوڑ کر جانے کا فیصلہ میرا غلط تھا اور مجھے پتہ ہے آپ عمر بھائی سے میری بات پر ناراض ہے پر میر میں نے انھیں زبردستی اس بات پر آمادہ کیا تھا کے وہ مجھے یہاں سے جانے میں میری مدد کریں اور

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ اس سے پہلے کے کچھ اور کہتی اس پہلے ہی میر نے اس کے منہ پر انگلی رکھ کر چپ کروادیا

میری تعریف کرنے کا شکریہ اور جہاں تک بات رہی میری اور عمر کی بات تو وہ میرا اور اس کا مسئلہ ہے ہم دوست ہیں اور کوئی عام دوستی نہیں ہے ہماری دوستی بہت مختلف ہے بلے ہی ہم بات نہ کریں، ملے نہ، مگر یہ بات تو تہ ہے میرے اوپر آنے والی ہر مصیبت کے سامنے عمر جمال کھڑا ہوا ہو گا اور میرا بھی یہ ہی حال ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے اپنی بات پوری کر کے سدرہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا

میر آپ بہت اچھے ہو اور میں نا بہت خوش نصیب ہوں

سدرہ نے سچے دل سے میر شہباز کی شخصیت کی تعریف کی

بس بس سدرہ اب میں اتنا بھی اچھا نہیں ہوں جتنا تم نے بنالیا ہے

میر شہباز نے سدرہ کی تعریف کو مزاق میں اڑا دیا تھا

حجاب ڈرائیور کے ساتھ اسکول کے لئیے نکل گئی تھی سارے راستہ وہ موبائل میں گھسی رہی کے اچانک گاڑی جھٹکے سے روک گئی اور اس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر گاڑی کی اگلی سیٹ کے نیچے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افففففف انکل کیا مصیبت ہے کیا ہوا ہے آپ کو جب گاڑی چلانے نہیں آتی تو ڈرائیور کی نوکری کیوں کرتے ہو

حجاب تو گاڑی کو جھٹکا لگنے پر سیخ پا ہو گئی تھی حجاب نے چیختے ہوئے ڈرائیور کو ڈانٹا

وہ بی بی جی گاڑی خراب ہو گئی ہے آپ تھوڑا سا انتظار کریں میں ابھی ٹھیک کر دیتا ہوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈرائیور نے حجاب کے سرد مہری اور سخت لہجے کو نظر انداز کر کے گاڑی سے اتر گیا

حجاب ڈرائیور کے گاڑی سے نیچے اترنے پر گاڑی کے فرنٹ سیٹ کے نیچے گئے اپنے

موبائل کو ہاتھ کے زریعے ڈھونڈنے لگی موبائل ہاتھ میں آنے پر حجاب نے موبائل پر پکڑ سخت ہی کی تھی کے ایک دم سے گاڑی کا شیشہ دستک ہوئی دستک سے ڈر کر حجاب نے ایک دم سے ہاتھ پیچھے کر دیا جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ پر ہلکی سی خراش آئی سدرہ نے جب شیشہ نیچے کر کے دیکھا تو وہاں پر میر جابر نیلے رنگ کی شرٹ اور کالے رنگ کی پینٹ پہن کر کھڑا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوسوری میں سمجھا تھا کے باباجانی ہیں وہ کیا ہے نا گاڑی بابا کی ہے

میر جابر نے حجاب کو دیکھا تو مصنوعی شرمندگی دیکھا کر کہا

ج جی وہ گ گاڑی خراب ہو گئی ہے تو تب ہی رو کے ہوئے ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب یوں اچانک سے میر جابر کو دیکھ کر ڈر گئی تھی

ہمم شوکت چچا کیا مسئلہ ہے گاڑی میں اور کتنا وقت یہ ٹھیک ہونے میں

حجاب کو مختصر سا جواب دے کر میر جابر ڈرائیور چچا کی طرف متوجہ ہوا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ میر صاحب پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے مجھے نہیں لگتا کے یہ جلدی ٹھیک ہو گئی

ڈرائیور نے گاڑی کے بونٹ کو بند کرتے ہوئے میر جابر سے کہا

ہممممممممممم تو چچا آپ اس طرح کریں آپ گاڑی کو یہی بند کر کے کسی مکینک کو ڈھونڈ کر لائیں اور گاڑی کے ٹھیک ہونے پر گاڑی واپس گھر کو لے جائیں اور تم چلو میں تمے چھوڑ دیتا ہوں اسکول

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے ڈرائیور چچا کو ساری ہدایت دے کر آخر میں گاڑی کے شیشہ میں سے تھوڑا سا منہ اندر کر حجاب سے کہا

نہیں وہ بابا نے پیسے دیئے ہیں مجھے میں ٹیکسی چلی جاؤں گی یا پھر دیکھیں یہاں سے

اسکول نزدیک ہے میں چل کر ہی چلی جاؤں گئی آپ فکر نہ کریں

حجاب نے اس بار ڈرے بغیر میر جابر کو جواب دیا اور ساتھ ہی گاڑی میں اپنے سامان کو ترتیب دے کر بیگ کندھے سے لگا کر گاڑی سے اتر گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جا کے گاڑی میں بیٹھو اور اب مزید بکواس نہیں سنو گا مجھے امید ہے کے مجھے تم زبردستی کرنے پر مجبور نہیں کرو گئی

میر جابر نے ایک ایک لفظ ایسے ادا کیا جیسے اگر اس کے کہے گئے الفاظ کے مطابق نہ کیا گیا تو پتہ نہیں وہ کیا کر دے گا

حجاب بھی ناچاہتے ہوئے بھی گاڑی کی طرف گئی اور جان بوجھ کے پیچھے بیٹھی جس پر سدرہ کی سوچ کے برعکس میر جابر نے کوئی بھی تاثرات نہیں دیئے

گاڑی کے چلتے ہی میر جابر نے اپنا موبائل نکالا اور سہیل کا نمبر ڈائل کیا

ہاں سہیل وہ میں نے تمے جلسے کے لئیے کرسیاں لانے کا بولا تھا کیا بنا اس کا

میر جابر نے سامنے والے شیشہ میں پیچھے بیٹھی حجاب کو ایک نظر دیکھا جو کے گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی جس سے میر جابر کے ہونٹوں کے کنارے مسکرائے

ہاں ہاں ہاں تیرے جلسے کی کرسیاں تیرے پیچھے ہیں اور تیری ان کرسیوں کے پیچھے میں ہوں

سہیل نے میر جابر کی کرسیوں والی بات پر قہقہہ لگا کر کہا کیوں کے وہ ان کی پیچھے آنے والی گاڑیوں کو کرسیاں کہہ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے پھر کرسیوں کو صحیح سے ارینج کرنا سمجھے تم

میر جابر نے سہیل کے مزاق کو نظر انداز کر کے اسے کوڈوڈ میں ہر چیز کے لئیے تیار

رہنے کا بولا

ہر چیز میر جابر کے پلان کے مطابق ہی چل رہی تھی ابھی اسکول سے کچھ دور تھے کے اچانک ایک گاڑی تیز رفتاری میں آئی اور میر جابر کے گاڑی کے سامنے روک گئی ابھی حجاب کو کچھ وقت ہی نہیں ملا کے کچھ سوچتی سمجھتی کے دو ہٹے کٹے مرد گاڑی کی بیک سائیڈ پر آئے اور حجاب کو بالوں سے پکڑ کر باہر نکال دیا

میر جابر بھی گاڑی سے نکل گیا اور دو مرد جنہوں نے حجاب کو پکڑا ہوا تھا ان جھپٹا جس کی وجہ سے میر جابر اور سارے چھ غنڈوں میں ہاتھا پائی ہونے لگی حجاب تو صو تحال کو سمجھنے کی ہی کوشش کر رہی تھی پلان عین مطابق وہ چھ کے چھ غنڈے میر جابر پر بھاری پڑ رہے تھے اور تین نے میر جابر کو بازوں سے پکڑ لیا اور دو میر جابر کو مارتے رہے اور ایک نے حجاب کو بالوں سے پکڑا ہوا تھا حجاب اس کی گرفت سے اپنے آپ کو چھوڑوانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی اور ان سے تھوڑی ہی دور کھڑا سہیل اس

سارے معاملے کو کیمرے کی آنکھ میں قید کر رہا تھا

اب اس لڑکے کو گولی مار دو اور اس لڑکی کو گاڑی میں ڈال دو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس غنڈے نے حجاب کو پکڑا ہوا تھا اس نے باقی ساروں کو حکم دیا

جب حجاب نے دیکھا کے اس غنڈے کی پکڑ ہلکی ہو گئی ہے تو اس نے زور دے کر اپنے

آپ کو چھوڑوا یا دیا اور بھاگ کر میر جابر کے پاس چلی گئی حجاب کے پاس آنے پر میر جابر نے بھی خود کو ان غنڈوں سے چھوڑوا دیا

پ پ پ

پلیززززززززززززززززززززززززززززززززززززز مجھے بچائیں م مجھے ان کے ساتھ نہیں جانا

حجاب نے خود کو میر جابر کے پیچھے چھپا کر میر جابر سے کہا

اے ہلنا نہیں اب تم دونوں ورنہ گولی مار دیں گئے

سارے کے سارے غنڈوں نے اپنی اپنی گنز نکال کر میر جابر اور حجاب پر تان لی میر جابر نے ہاتھ کھڑے کر دیئے تھے

میری بات کان کھول کر سنو میں پھر سے اپنی بات نہیں دوہراؤں گا میری بیک جیب سے گن نکال لو

میر جابر نے گردن کو ہلکا سا جھکا کر حجاب سے سر گوشی کی میر جابر کی بات سن کر حجاب نے ایک دم آنسوں سے بھری ہوئی آنکھیں اٹھائی میر جابر کے چہرے پر سختی دیکھ کر حجاب نے اپنے کانپتے ہاتھ سے نائی ایم ایم کی گن نکال کر لی جب میر جابر کو یہ محسوس ہوا کے حجاب نے گن نکال لی ہے تو اس کے چہرہ پر ایک شیطانی مسکراہٹ آئی حجاب نے اپنے کانپتے ہوئے دونوں میں پستول پکڑا

دد دیکھیں آپ ہمیں ج جانے دیں ورنہ م میں گ گولی چلادوں گئ

میر جابر نے گردن تھوڑی سی گھما کر حجاب کو دیکھا جس کے دھمکی دینے پر بلی کا بچہ نہ ڈرے وہ تو غنڈے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر تم ہمیں گولی ماروں گئی تو ہم اس لڑکے پر گولی چلادیں گئیں

غنڈوں میں سے ایک نے میر جابر پر گن تان کر کہا

دیکھوں تم گولی چلاؤں مجھے چھوڑوں وہ مجھ پر گولی نہیں چلائیں گئے تم گولی چلاؤں ان پر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے حجاب کو پریشرائز کرنے کے لئیے جلدی سے کہا

ج جی میں گ گولی ن نہیں چلا سکتی مجھے ڈر لگتا ہے

حجاب تو صرف دھمکی ہی دے سکتی تھی مگر میر جابر نے تو اسے گولی ہی چلانے کا کہہ دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم گولی چلاؤں حجاب میں جو کہہ رہا ہوں گولی چلاؤں حجاب گولی چلاؤں

میر جابر نے حجاب کو پہ در پہ اسے گولی چلانے کا کہا

میر جابر کے کہنے پر حجاب نے دونوں ہاتھوں سے گن کو تھاما اور سامنے کی طرف کر دیا حجاب کے ہاتھ کانپ رہے تھے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں مگر اس نے میر جابر پر اعتبار کر کے گولی چلا دی ٹھاہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ کی آواز پر حجاب نے آنکھیں بند کر دیں اور جب حجاب نے آنکھیں کھولیں تو سامنے ایک بندے کو خون میں لت پت زمین پر گرا ہوا پایا خون میں لت پت دیکھ کر حجاب کے ہاتھ سے گن زمین پر گر گئی اور ساتھ ہی حجاب بھی زمین پر گر گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب نے جب آنکھیں کھولی تو اپنے آپ کو اس نے اپنے کمرے میں پایا خود کو اپنے کمرے میں دیکھ کر حیران ہو گئی

مماااااااا بابابابابابابابا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب نے چیخ چیخ کر سدرہ اور میر شہباز کو بلایا

کیا ہوا میری پرنسز ہم یہ ہی ہیں آپ اپنے گھر میں ہو

میر شہباز اور سدرہ حجاب کے یوں چیخنے پر بھاگتے ہوئے کمرے میں آئے اور میر شہباز نے آگئے بھر کر حجاب کو گلے لگاتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باب بابا میں نے اا اس آدمی کو گولی ماری ہے میں نے اسے گولی ماردی بابا وہ مر جائے گا مجھے جیل میں لے کر چلیں جائیں گئے میں مر جاؤں گئ

حجاب تو پاگلوں کی طرح بے ربط جملے بولے ہی جا رہی تھی

حجاب ب ب ب ب ب ب ب ب ب ب کچھ بھی نہیں کیا بیٹا آپ نے کوئی قتل نہیں کیا آپ بس چلتی گاڑی میں بے ہوش ہو گئی تھیں اور شوکت آپ کو یہاں لایا ہے آپ نے کوئی برا خواب دیکھا ہے پرنسز

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے بے ربط جملے بولنے پر حجاب کو جھنجھوڑا اور پھر اسے وہ سب بتا دیا جو ڈرائیور نے میر جابر کے کہنے پر بولا تھا

حجاب کے بے ہوش ہونے پر میر جابر نے ڈرائیور کو کال کر کے بلایا اس کو یہ کہہ دیا کے حجاب کو گھر لے جا کر میر شہباز اور سدرہ کو بول دے کے حجاب گاڑی میں بے ہوش ہو گئی تھی تو وہ اسے گھر واپس لے آیا میر شہباز اور سدرہ نے بھی یہ بات مان لی کیوں لے حجاب پتھر لگنے والے واقع کے بعد کمزور تو رہنے لگی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر بابا میں نے سچ میں اس غنڈے کو گولی ماری تھی بابا میں آپ کو بتاتی ہوں کیا ہوا تھا

حجاب نے سارا قصہ میر شہباز کو سنا دیا اور میر شہباز نے صبر اود تحمل سے سارا قصہ سنا

بیٹا جی آپ ساری بات میں حقیقت ہے ہی نہیں پہلے آپ نے کہا گاڑی خراب ہو گئی تو بیٹا جی ہفتہ بھر لی ہوئی گاڑی کیسے خراب ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی مان لیا کے آپ کی گاڑی خراب ہو گئی پر جا بر وہاں کہاں سے آ گیا وہ تو پچھلے دس دن سے دبئی میں ہے چلیں یہ بھی فرض کر لیں کے وہ بھی دبئی سے واپس آ گیا لیکن سب اہم بات آپ نے گولی ماری بندہ مار دیا اور پولیس کیس نہیں بنا پولیس نا آپ گرفتار کر دیتی مائے پرنسز

میر شہباز نے حجاب کے سر سارے واقع میں شامل کمزور پہلوؤں کا بتایا

توبہ حجاب کیسے پاگل پن کی باتیں کرتی ہو مار دیا، گولی مار دی، قتل کر دیا مکھی تو تم مار نہیں سکتی اور بندہ مار آئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ جو کب سے چپ باپ بیٹی کی رام کہانی سن رہی تھی آخر کار وہ بھی بول پڑی سدرہ کو تو پتہ تھا کے حجاب مچھر، مکھی نہ مارے بندہ کیسے مار گئی

یہ سارا کا سارا انڈین ویب سیریز دیکھنے کا نتیجہ ہے غصب خدا کا بندہ بے ہوشی کی حالت میں ایسے خواب دیکھتا ہے کیا

سدرہ تو حجاب کی بات ہی سن کر غصّہ ہو گئی تھی اور دوسرا وہ آج کل خود ہی کچھ زیادہ غصّہ میں رہنے لگی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ تم اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو پھر تم دونوں لیڈیز کے لئیے میں آج پاستہ بناتا ہوں وہ کھائیں گئے

میر شہباز نے اس سے پہلے کے ماں بیٹی میں لڑائی ہوتی بات کو ہی ختم کر دیا سدرہ کمرے سے چلی گئی اود سدرہ کے ہوں پیر پیچ کر جانے سے حجاب اور میر شہباز دونوں کی ہنسے مگر حجاب کے ہنستے ہوئے بھی اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا ڈر تھا کہیں یہ سب سچ ہوا تو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ادھر روکوں حجاب آپ نہ دل سے ہر ڈر اور خوف نکال دوں آپ کے بابا آپ کے ساتھ ہیں نا اور دوسری بات میں میں آپ کو کل آپ کے اسکول کے سارے رستہ کی سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھاؤ گا پھر تو آپ کا ڈر ختم ہو جائے گا نا

حجاب جو فریش ہونے کے لئیے اٹھ رہی تھی اسے روک کر میر شہباز نے اس سے کہا اپنے باپ کی طرف سے اعتماد، بھروسہ اور ساتھ پا کر حجاب کے دل سے ہر ڈر نکل گیا اور اسے لگا کے اس نے واقعی کوئی خواب دیکھا ہے

حجاب سدرہ اور میر شہباز نے سارا دن ایک ساتھ گزارا اور سدرہ اور حجاب میں ہونے والی ہر نوک جوک کو میر شہباز نے بڑی مہارت سے ختم کیا سارا دن گزارنے کے بعد میر شہباز اور سدرہ اپنے روم میں چلے گئے میر شہباز نے یہ تہ کر لیا تھا کے وہ صبح حجاب کو سدرہ کی صورتحال کے بارے میں بتا دیں گئے

حجاب تو میر شہباز کے تسلی دینے پر سب کچھ بول گئی تھی اور اس واقعے کو سچ میں خواب سمجھ کر بول گئی حجاب جب کمرے میں آئی تو اس کے موبائل پر ان نون نمبر سے کال آئی تو حجاب نے ڈسکنیکٹ کر دی اور عروج کا نمبر ڈائل کر رہی تھی مگر عروج کا نمبر کسی کال پر مصروف تھا تو حجاب نے موبائل بیڈ پر پھینک دیا اور واشروم چلی گئی جب واپس آئی تو اس کے واٹس ایپ پر کسی ان نون نمبر سے میسج آئے ہوئے تھے حجاب نے جیسے ہی میسج اوپن کیے تو ڈر کے مارے موبائل اس چھوٹ گیا اور حجاب ڈر کے مارے دو قدم پیچھے ہو گئی جیسے ابھی اس موبائل سے بھوت نکل کر اسے کھا جائے گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زمین پر گرے ہوئے موبائل پر اسی ان نون نمبر سے کال آنے لگی جس نے واٹس ایپ پر اسے صبح کے واقعے کی کچھ ویڈیوز اور پکس سینڈ کی تھیں

حجاب ہمت کر کے موبائل کے پاس گئی کال اٹھائی تو جو آواز سب سے پہلے حجاب نے سنی وہ حیران رہ گئی

ہائے ڈیئر کزن پہچان تو تم لے لیا ہو گا اور جو میں نے تمے واٹس ایپ پر بھیجا وہ بھی دیکھ لیا تم نے خیر اب آتے ہیں مدعے پر تم کل میرے بتائے ہوئے پتہ پر ملنے آؤں گئی ورنہ یہ پکس، ویڈیوز سیدھی جائیں گئیں میڈیا کے پاس اور تمے پتہ ہی ہے نا آج کل کا میڈیا بات کی کھال اتراتا ہے ہائے میرے بابا جانی بدنام ہو جائیں گئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے اپنی طرف سے پوری طرح سے حجاب ڈرا دیا تھا حجاب کی تو زبان ہی گنگ ہو گئی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کے یہ سب اسے پھنسانے کے لئیے پلان تھا مگر حجاب نے بھی سوچ لیا ڈرنے والی تو وہ نہیں ہے

م میں ب بابا کو بولوں گئ آپ کام میں اا پنے بابا سے آپ کی شکایت لگاؤ گئ پھر دیکھے گا وہ آپ کے ساتھ کیا کرتے ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب کے میر شہباز کی دھمکی دینے پر میر جابر کچھ لمحہ ڈر تو گیا تھا مگر یہ ڈر وہ حجاب پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا

ٹھیک ہے تم بابا جانی کو بتاؤں میں میڈیا کو دیکھتے ہیں کون پہلے بتاتے ہے چلو پھر تم جاؤں بابا بتاؤں میں ایک چینل کو یہ سب کچھ ای میل کرتا ہوں

میر جابر نے اپنی بات کر کے کال کاٹ دی کیوں کے وہ حجاب کو اتنا نہیں ڈرانا چاہ رہا تھا کے وہ ڈر کر سچ میں ہی میر شہباز کو سب کچھ بتا دے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

--

حجاب میر جابر کی کال کٹ جانے کے بعد روئی ہی جا رہی تھی اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کے وہ کیا کرے

حجاب نے سوچ لیا تھا کے وہ میر جابر سے ملنے جائے گئی اور اس سے اپنا قصور پوچھے گئی کے اس نے اتنا بڑا کھیل کیوں کھیلا دل میں ایک مضبوط ارادہ باندھ کر سو گئی

صبح جب سدرہ حجاب اٹھانے لگی تو حجاب بخار میں تپ رہی تھی، اتنا تیز بخار سدرہ نے جلدی سے میر شہباز کو بلایا سدرہ اور میر شہباز نے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں حجاب کے ماتھے پر رکھی تو کچھ دیر بعد ہی حجاب اٹھ کر بیٹھنے کے قابل ہو گئی تھی

اٹھ کر بیٹھتے ہی حجاب نے ضد لگالی کے اسے ایک دوست سے ملنے جانا ہے اور وہ ابھی ہی جائے گئی میر شہباز نے اسے جانے کی اجازت دے دی مگر جلدی آنے کا بھی کہہ دیا جبکہ سدرہ کی ہمیشہ کی طرح کسی نے نہیں سنی میر شہباز نے بھی حجاب کے رونے کو

دیکھ کر اسے جانے کی اجازت دی ورنہ وہ کبھی بھی حجاب بخار میں باہر نہ جانے دیتے

راستہ میں حجاب نے میر جابر کو میسج کر کے لوکیشن کا پتہ کر لیا اور سارے راستہ روتی ہی رہی جس سے اس کا سر درد اور بڑھ گیا میر جابر کی بتائی ہوئی جگہ پر حجاب پہنچ گئی تھی پر اسے نہیں پتہ تھا کے اس پر تو قیامت ٹوٹنے والی ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے حجاب کو ایک ہوٹل کا پتہ دیا جہاں پر رومز آسانی سے مل جاتے تھے چاہیے آپ ایک دن، ایک گھنٹے یا پھر ایک ہفتے کے لئیے رکھیں میر جابر کا پلان تھا کے یہاں پر حجاب کو بولا کر تھوڑا سا ڈرائے گا اور پھر اسے بول دے گا کے میں نے یہ سب تمہاری

محبت میں کیا اور ہر ممکن کوشش کرے گا اور پھر اس محبت کے مائع جال میں ساری عمر حجاب کو ڈالے رکھے گا یہ ہی سزا تھی حجاب کی ایک چھوٹی سے غلطی کی مگر کہتے ہیں نا ایک

بندہ کی چاہ ہوتی ہے اور ایک اللہ کی چاہ ہوتی ہے اور ہوتا"
"وہی ہے جو اللہ کی چاہ ہوتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے اس دن کی میر جابر سے لڑائی کے بعد میر جابر کا بھی پیچھا کرنا شروع کر دیا تھا یہاں تک کے میر جابر کے نمبر کو بھی ٹریس کرنا شروع کر دیا تھا

اور عنان نے اپنے بندوں کو بول دیا تھا کے اگر زرا سی بھی کوئی ایسی مومنٹ جو میر جابر

کرے جو کے اس کی ڈیلی روٹین نہ ہو تو اسے آگاہ کریں

اتنے دونوں سے میر جابر کی ایک ہی ڈیلی روٹین تھی کلب، سہیل کا اپارٹمنٹ، اور پھر وہ ہی پر رات بھی اور دن بھی گزارنا

لیکن آج میر جابر صبح سے ایک ایسے ہوٹل کے روم میں موجود تھا جہاں پر اکثر لڑکے اور لڑکیاں اپنے حرام رشتہ میں اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے آتے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان کو میر جابر کی کمزوری مل گئی تھی تو اس نے آدھی بات پر میر جابر کو رنگ رلیاں مناتے ہوئے پکڑنے کا پلان تیار کر دیا اور میر جابر سے بدلہ لینے کے چکر میں میڈیا کو بھی اس سارے معاملے میں ڈال دیا

حجاب کے ہوٹل پہنچتے ہی اسے ہوٹل کی ایک لڑکی نے کمرے تک پہنچایا حجاب نے ابھی دروازے پر دستک دینے کے لئیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کے میر جابر نے دروازہ کھول دیا کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنے میر جابر حجاب کا انتظار کر رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا اندر آؤں جلدی کروں

کو ایک ہی جگہ پر کھڑا دیکھ کر میر جابر نے اس کی کلائی پکڑ کر اندر کر دیا

ارے تمہیں تو بہت تیز بخار ہے ابھی تو میں نے کچھ کہا بھی نہیں اور تمہیں بخار بھی ہو گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب میر جابر نے حجاب کو چپ دیکھا تو خود ہی بات کر ڈالی

اچھا اب یہ نخرے چھوڑوں اور ادھر آ کر بیٹھوں میں نے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے

حجاب کچھ بھی نہ بولی تو میر جابر نے زرا سا لہجہ سخت کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب کی آنکھیں میں نمی تیرنے لگی تھی کہاں وہ مردزات کے نام سے کانپ جاتی تھی مگر اب وہ ایک کمرے میں غیر مرد کے ساتھ تھی

ارے تم رو کیوں رہی ہو میں تو بس تمہیں اپنے پاس بولا رہا تھا خدا کی قسم میں تمہارے ساتھ کچھ بھی ایسا ویسا نہیں کرنے والا میں بس تم سے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر کے جملہ ادھورا ہی رہ گیا تھا کیوں کے دروازے پر دستک ہو گئی تھی ابھی میر جابر دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تو اس کا موبائل فون بجنے لگا اس نے بن دیکھے کال اٹھائی

میر پلیز اس ہوٹل سے نکل اس عنان نے چھپا مارا ہے وہاں اور ساتھ میں میڈیا بھی ہے

میر جابر ابھی کچھ بولنے ہی والا تھا کے سہیل نے جلدی ہی اسے آگاہ کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی میر سہیل کی بات کا جواب دیتا ایک بار پھر دستک ہوئی اور اس بار دستک دل دہلا دینے والی تھی میر شہباز نے موبائل بند کیا اور جلدی سے بیڈ پر پڑی اپنی سفید رنگ کی چادر اٹھائی اور حجاب کو اڑھا دی

میری بات کان کھول کر سنو باہر پولیس اور میڈیا ہے تم بس اپنا منہ چھپا کر رکھنا کوئی بھی تمہارا چہرہ نہ دیکھ پائے سمجھی تم

میر جابر نے حجاب کے منہ کو اچھے سے ڈھانپ کر اسے سمجھاتے ہوئے کہا

حجاب تو ساری صورتحال میں گونگی بنی ہوئی تھی زبان تو جیسے اس کے منہ میں تھی ہی نہیں چپ چاپ میر جابر کو دیکھ رہی تھی جو اس کی زندگی میں آنے والا پہلا اور آخری مرد تھا جو اس کی زندگی میں اس کی مرضی کے بغیر آیا اور اس کو سب کے سامنے تماشہ

بنا گیا

ایک لمحہ کے لئیے میر جابر اور حجاب کی نظریں ایک لمحہ کو ملی تھی نظریں ملنے پر میر جابر کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی مگر پھر جلد ہی میر جابر نے خود کو سنبھال لیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو میں کہہ رہا ہوں وہی کرنا اچھا اس بس تمہارا کوئی چہرہ نہ دیکھے

میر جابر نے حجاب کو آخری بار تاکید کر کے دروازے کی طرف بڑھا دروازہ کھولتے ہی حجاب نے منہ چادر میں چھپا اور عنان گولی کی تیزی کی طرح کمرے میں داخل ہوا

میر جابر نے عنان نے اندر آتے ہی حجاب کو اپنے پیچھے کر دیا عنان کے ساتھ ہی کمرے کی فلیش لائٹ کھٹ کھٹ بجنے لگی

آپ کو گرفتار کیا جاتا ہے میر جابر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے چلینج کرتی مسکراہٹ میر جابر کی طرف اچھالی

تم پچھتاؤ گئے عنان عمر جمال بہت پچھتاؤ گئے تمہیں یہ دشمنی بہت مہنگی پڑی گئی

میر جابر نے عنان کے کان کے پاس ہو کر کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان میر جابر کی بات کا جواب دیتا اس سے پہلی ہی میڈیا کے نمائندے میر جابر پر جھپٹ ہی پڑے تھے

میر جابر آپ کسی لڑکے کے ساتھ تھے

میر جابر یہ لڑکی کون ہے

میر جابر آپ ملک کے ابھرتے ہوئے سیاست دان ہیں اور آپ یہاں اس لڑکی کے ساتھ پائے گئے ہیں

آپ کو میر جابر کے ساتھ ایک کمرے میں پایا گیا ہے آپ اپنے حق میں کچھ بولیں گئے

اس کے ساتھ ہی فضا چٹاخ کی آواز پر تمام سوال کرنے والوں کی آوازیں دب گئیں

میڈیا کے ہر نمائندے نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی تھی لیکن اس میں سے ایک جب میر جابر کے پیچھے چھپی ہوئی حجاب کی طرف بڑھا تو میر جابر نے اسے رکھ کر تھپڑ رسید کیا

خبر دار اگر کوئی بھی اس کی طرف بڑھا زندہ زمین میں گھاڑ دوں گا اور مسٹر عنان آپ مجھے کس جرم میں گرفتار کرنے آئیں ہیں وارنٹ گرفتاری دیکھائیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے میڈیا نمائندوں کو چپ کروا کر عنان کی طرف بڑھا

عنان کے پاس واقعی میر جابر کی بات کا کوئی جواب نہیں تھا واقعی اس کے پاس صرف

وارنٹ گرفتاری نہیں تھا اس کے پاس تو صرف سرچ کے وارنٹ تھے

آپ کو یہاں غیر قانونی جگہ پر ہونے کی وجہ سے گرفتار کیا جاتا ہے کیوں کے اس پورا ہوٹل کے سرچ وارنٹ ہیں میرے پاس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے پورے اعتماد کے ساتھ میر جابر کو جواب دیا

اوکے میں تمہارے ساتھ جانے کے لئیے تیار ہوں پر اسے جانے دوں

میر جابر نے اس وقت مصلحت سے کام لینا ہی بہتر سمجھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں میر جابر صاحب آپ کے ساتھ یہ لڑکی بھی جائے گئی اگر آپ یہ چاہتے ہو کے اور تماشہ نہ بنے تو آرام سکون سے گاڑی میں جا کر بیٹھ جائیں

عنان نے میر جابر کی تمام تر مصلحت کی کوششوں کو ناکام بناتے ہوئے میر جابر سے حجاب سمیت گاڑی میں بیٹھ جانے کا کہا

چلوں تم ڈروں نہیں کچھ بھی نہیں ہو گا کوئی کچھ بھی نہیں کر پائے گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے پیچھے موڑ کر حجاب کو تسلی دی جب میر جابر نے حجاب کو کندھوں سے پکڑا تو اسے ایسا لگا کے اس نے آگ میں ہاتھ ڈال دیئے ہوں اور میر کی چادر حجاب کے پسینے کی وجہ سے ہلکی سے نم ہو گئی تھی

میر جابر نے جب حجاب کی یہ حالت دیکھی تو گردن موڑ کر عنان کو غصّہ سے لال آنکھوں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہوں تم نے غلط جگہ پر ہاتھ ڈالا ہے

میر جابر نے حجاب کو اپنے حصار میں ہی لے کر گاڑی تک پہنچا اور وہاں پر بھی حجاب کے گرد اپنے باہوں کا حصار رکھا راستہ میں اس نے سب سے چھپ کر سہیل کو میسج کیا کے تھانے میں اس سے وکیل سمیت اس سے پہلے وہاں پہنچ جائے

اور میر جابر کے عین مطابق سب کے تھانے پہنچنے سے پہلے ہی وہاں پر سہیل وکیل موجود تھے

وکیل اور سہیل کو دیکھ کر عنان نے میر جابر کی طرف ستائشی نظروں سے دیکھا سہیل نے آگئے بھر کر حجاب بائیں جانب دور رہ کر بازوں کا حصار بنایا

حجاب میں اب اور بے عزتی اور بے آبرو ہونے کی ہمت نہیں تھی اس لئیے وہ میر جابر کی بازو کو دونوں ہاتھوں سے اس کے ساتھ چلے جا رہی تھی تھانے میں بھی میڈیا کے نمائندے موجود تھے اور وہ ہی تمام سوالات دوہرائے جا رہے تھے تمام میڈیا کے نمائندوں کو یہ ہی تجسّس تھا کے چادر میں لڑکی کون ہے

ناظرین آپ کو بریکنگ نیوز دیتے چلے ایم این اے میر شہباز کے بھتیجے میر جابر کسی لڑکی کے ساتھ ہوٹل کے کمرے میں پائے گئے ہیں ہمارے ذرائع کا کہنا ہے کے وہ لڑکی کوئی

اور نہیں میر شہباز کے بیٹی ہیں

ملک کے ہر نیوز چینل پر یہ ہی خبر بار بار چل رہی تھی یہ خبر سن کر قرینہ بیگم، تقی صاحب، عمر جمال اور ثمرہ میر شہباز کے اپارٹمنٹ میں آ گئے تھے

سدرہ کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی دونوں ہی بے سود ہو کر بیٹھی ہوئی تھی سدرہ کو تو چپ لگ گئی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز تو غصّہ میں بار بار میر شہباز کا نمبر ملا رہے تھے جب نہیں ملا تو وہ ایک نظر سدرہ پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا

میر جابر نے ایک لمحہ بھی حجاب کا چہرہ کسی کو دیکھنے نہیں دیا ضمانت ہونے میں کچھ دیر تھی اس لئیے میر جابر نا چاہتے ہوئے بھی تھانے میں بیٹھا ہوا تھا

عنان کو یہ سب کچھ دلی سکون دے رہا تھا کیوں کے اسے لگ رہا تھا کے اس نے میر جابر سے بدلا لے لیا تھا مگر اسے نہیں پتہ تھا کے میر جابر سے بدلا لینے کے چکر میں اس نے حجاب کی زندگی برباد کر دی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھانے کے آ گئے کھڑے میڈیا کے نمائندگان میں ہل چل اس وقت پڑی جب سب نے میر شہباز کو گاڑی سے اترتے دیکھا

میر شہباز نے اپنے ہر جذبے کو چھپا کر تھانے کی طرف قدم بڑھائے میر شہباز کو دیکھ

کر ہی میڈیا کے سارے نمائندے میر شہباز کی طرف بڑھے

کیا میر شہباز صاحب یہ سچ ہے کے وہ لڑکی آپ کی بیٹی حجاب میر ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز کے تھانے کی طرف بڑھتے ہوئے قدم اس ایک سوال نے روک لئیے تھے

خبردار اگر میری بیٹی کا نام بھی لیا جان سے مار دوں گا میں

میر شہباز نے میڈیا کے اس نمائندے کا گریبان پکڑ لیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز اس نمائندے کو دھکا دے کر تھانے کے اندر چلا گیا تھا میر شہباز کو آتا دیکھ کر میر جابر، سہیل اود عنان اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہو گئے تھے

میر شہباز نے ایک غصیلی نظر سب پر ڈال کر سفید چادر میں اپنے سارے وجود کو ڈھکے تھانے کے ایک بینچ پر بیٹھی کانپ رہی تھی

میر شہباز کی وہ چھوٹی سی امید جو کے دل کے کسی کونے پر تھیں کے شاید وہ لڑکی حجاب نہ ہو وہ دم توڑ گئی تھی

ب ب بابابابابابابابابابابا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب نے جب میر شہباز کو دیکھا تو درد بھری آواز میں پکار کر بھاگ کر میر شہباز کے گلے لگ گئی

حجاب کی درد بھری آواز سن کر میر شہباز نے ایک بار پھر نفرت سے میر جابر کر دیکھا حجاب کے میر شہباز کو بابا کہنے پر عنان کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سٹیک گر گئی عنان کے ماتھے پر پسینے کی چند بوندیں ابھر گئی تھیں

میر شہباز حجاب سے کچھ پوچھتے یا پھر میر جابر پر اپنا غصّہ اتارتے اس سے پہلے ہی حجاب بے ہوش ہو گئی تھی حجاب کو بے ہوش دیکھ کر میر شہباز نے جلدی سے اپنے گارڈز کو بلایا اور انھیں تھانے سے حجاب کو بڑھی احتیاط سے باہر لے جانے کو کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب ک و میر شہباز کے گارڈز نے انتہائی احتیاط سے تھانے سے باہر نکالا اور حجاب کے جانے کے بعد میر شہباز جابر کی طرف بڑھا

اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا نا تو جابر میں تمے اس زمین پر زندہ نہیں چھوڑوں گا

میر شہباز نے میر جابر کو وارننگ کرتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ب باباجانی میری بات تو سنے میں آپ کو سب کچھ بتادوں گا

میر جابر نے شرمندگی چھپاتے ہوئے کہا

بات ہاں تم نے مجھے کوئی بات کرنے کے قابل ہی کہا چھوڑا ہے میں تمہاری کوئی بات نہیں سنو گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے دبے دبے غصّہ میں میر جابر کی بات کا جواب دیا میر شہباز ایک بار پھر تینوں پر ایک غصیلی نظر ڈال کر تھانے سے باہر آ گئے

گھر کی طرف جاتے ہوئے میر شہباز کے گارڈز نے اسے کال پر بتایا کے حجاب کو ہوش آ گیا ہے تو میر شہباز نے حجاب کو گھر لانے کا کہا میر شہباز کے پہنچنے پر حجاب بھی گھر پہنچ گئی

حجاب جیسے ہی اپارٹمنٹ کے لاؤنج تک پہنچی تو لاؤنج میں بیٹھے سب لوگوں کی نظریں حجاب اور اس کے پیچھے میر شہباز پر اٹھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ خبردار اگر تم نے حجاب کو اس غلطی کے لئیے کچھ بھی کہا جو اس نے نہیں کی

سدرہ جب حجاب کو مارنے کے لئیے آگئے بڑھی تو میر شہباز ڈری سہمی حجاب اور سدرہ کے درمیان حائل ہو گیا

میر آپ اس کو بچا رہے ہو جس نے ہمیں کہیں منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑا سارے ملک کے میڈیا پر اس کی خبریں چل رہی ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے میر شہباز کے پیچھے چھپی حجاب کو نفرت سے دیکھ کر کہا

اوّل تو سدرہ تمہیں اگر حجاب پر بھروسہ نہیں تو اپنی تربیت پر تو ہونا چاہیے نا اور دوسری بات یہ میڈیا ایک دن بولے گا دو دن بولے گا تیسرے دن ان کو یاد بھی نہیں رہے گا کے کون میر جابر اور کون حجاب

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے ہمیشہ کی طرح سدرہ کو سمجھاتے ہوئے کہا

حجاب بیٹا آپ اندر جاؤں اور فریش ہو کر آرام کروں خبر دار جواب روئی بس جتنا تم نے رونا تھا لو لیا تمہارے بابا تمہارے ساتھ ہیں مائے پر نسسز

میر شہباز نے اپنے پیچھے کھڑی ڈری سہمی حجاب کو گلے لگایا اور پھر پیار سے اس کے آنسوں صاف کیئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب میر شہباز کی تسلی دینے پر کمرے میں چلی گئی سدرہ جو میر شہباز کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی جب میر شہباز کی نظر اس پر پڑی تو ایسے مشکل وقت میں بھی میر شہباز کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آگئی

میرا گر تمے برا نہ لگے تو ایک مشورہ دوں ان سب حالات سے نکلنے کا

میر شہباز جو ابھی صوفہ پر بیٹھا ہی تھا کے عمد جمال نے میر شہباز سے بات کا آغاز کیا

بولوں کیا کہنا ہے تمہیں

میر شہباز نے بات تو کی مگر لہجہ میں ناراضگی برقرار رکھی میر شہباز کے لہجہ میں ناراضگی دیکھ کر عمر جمال کے چہرہ پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی مگر جلد ہی چھپا گیا

ان سب چیزوں سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے تم میر جابر کے ساتھ اس کا نکاح کر لو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر جمال اور بھی کچھ کہتا مگر میر شہباز نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا

تم یہ کہہ رہے ہو کے میں اس بندے کے حوالے کر دوں اپنی بیٹی کو جو اسے بغیر کسی رشتہ کے بدنام کر چکا ہے

میر شہباز نے دبے ہوئے غصّہ میں عمر جمال کو جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر میں یہ ہی بول رہا ہوں کے جس کی وجہ سے حجاب بدنام ہوئی ہے وہ ہی اسے عزت دے

عمر جمال کی بات پر میر شہباز نے سدرہ کو دیکھا تو وہ بھی میر شہباز کے فیصلے کی منتظر تھی

میرا دل نہیں مانتا حجاب ابھی چھوٹی ہے اور میری بیٹی ایسے بندے سے شادی نہیں کرے گئی جس نے اس کی زندگی برباد کر لی

میر شہباز نے دل کی بات عمر جمال کے سامنے رکھ لی

نہہہ دوسروں کی بیٹیوں کی زندگیاں برباد کرنے والے کو اپنی بیٹی کی زندگی کی فکر ہے ، تمے نہیں لگتا کے یہ تمہارے کیے کی سزا ہے جو تمہاری بیٹی بھگت رہی ہے، مت بولوں میر شہباز ہم بھی ایسے ہی بدنام ہوئے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تقی صاحب کے ہر جملے میں طنز واضح تھا میر شہباز تقی صاحب کے طنز پر غصّہ سے لال ہو گیا تھا

میں نے کسی کی کوئی زندگی برباد نہیں کی تقی میں نے تمہاری بہن سے نکاح کیا تھا اگر میں بدنام کرنے پر آتا نا تو سدرہ کو چھوڑ کے چلا جاتا تم لوگ کیا کر لیتے میر اہاں، پر میں نے سدرہ سے نکاح کیا اور پھر پورے دو سال لگاتار تم سے معافی مانگتا رہا

اس غلطی کا ازالہ میں اپنے پہلے بچے سے کر لیا ہے تمہارے بہن کے پچھتاوے میں اپنے پہلے بچے کو اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی کھو چکا ہوں ایک غلطی کی سزا اتنی بڑی تو نہیں ہوتی نا جتنی تم نے بنا دی ہے تقی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز کو تو تقی صاحب کی باتوں سے دلی دکھ ہوا اس لئیے اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر تقی صاحب کو ساری حقیقت بتائی

سدرہ تو میر شہباز کا غصّہ دیکھ کر ہی ڈر گئی تھی اور میر شہباز نے بھی آج سب کچھ کلئیر کرنے کی قسم کھائی ہوئی تھی قرینہ بیگم نے جب بات بڑھتی دیکھی تو عروج اور تقی صاحب کو لے کر گھر چلیں گئی عمر جمال کو بھی پتہ تھا کے میر شہباز غصّہ میں کوئی بات نہیں سنے گا تو اس لئیے ثمرہ کو لے کر وہ بھی اپنے گھر کی طرف نکل گئے

میر شہباز تو تقی صاحب کو سنا کر اپنے کمرے میں چلے گئے تھے سدرہ نے ہی سب کو سی آف کیا اور حجاب کو سوتا ہوا دیکھ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں

سدرہ جب کمرے میں داخل ہوئی تو کمرا سیگریٹ کے دھوئیں سے بھرا ہوا تھا

می میر یہ کیسی بدبو ہے

سدرہ نے بغیر میر شہباز کے ہاتھ میں پکڑے سیگریٹ کو دیکھتے کہا

یار سدرہ تم اندر کیوں آ گئی تمے پتہ ہیں نا کے سیگریٹ کا دھواں اس حالت میں تمہارے لئیے کتنا خطرناک ہے

میر شہباز نے سدرہ کو کمرے میں دیکھ کر جلتا سیگریٹ ایش ٹرے میں مسئلا اور جلدی سے کمرے کی کھڑکی کا پردہ پیچھے کیا اور کھڑکی کو کھول دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر آپ سیگریٹ بھی پیتے ہو، آج سیگریٹ پیوں گئے کل شراب اور پھر لڑکیوں کے چکر میں پڑ جاؤں گئے

سدرہ کو میر شہباز کا تقی صاحب سے بات کرنے کے انداز پر غصّہ تھا جو وہ ایسے نکال

رہی تھی

ہممم سیگریٹ میں کبھی پیتا ہوں، شراب کبھی بھی نہیں پی اور ررررر لڑکیاں تو ایسی لڑکیوں کے پاس خود جایا جاتا ہے سدرہ ہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز کو پتہ تھا سدرہ کس بات پر غصّہ ہے تو اس لئیے میر شہباز نے سدرہ کے غصّہ کو خاطر میں نہیں لایا اور سدرہ کی بات کو مزاق کا رنگ دے دیا

میر ررر

\--

\---------

سدرہ نے غصّہ میں جب میر شہباز کا نام پکارا تو میر شہباز کا قہقہہ ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا

\--

\---------

ادھر آؤ سدرہ تم سے بہت ضروری باتیں کرنی ہیں

\--

\---------

میر شہباز نے ہنستے ہوئے سدرہ کی کلائی پکڑی اور اسے اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھا دیا

پہلے تو تمے پتہ ہے میری زندگی میں شادی سے پہلے بہت ساری لڑکیاں تھیں مگر شادی کے بعد میں نے نو انٹری کو بورڈ لگا دیا تھا اگر میری زندگی میں کسی اور لڑکی کی گنجائش ہوتی تو میں تم سے 18 سال دور رہا ہوں اور ان 18 سالوں میں ایک دو شادیاں تو میں کر ہی لیتا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے اپنی ہنسی روک کر سدرہ کو کہا

میر ر ربات نہ کریں مجھ سے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے میر شہباز کی بات پر میر کے سینے پر تھپڑ رسید کیا

ارے تم سے نہیں کروں گا تو کس سے کروں گا تم یہ بھی بتا دوں

میر شہباز نے سدرہ کے چہرے پر آئے بال اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا

مجھ سے ہی کریں اور یہ اپنا دور و پیہ کارو مینس چھوڑیں اور حجاب کے بارے میں کیا سوچا یہ بتائیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے میر شہباز کا ہاتھ پیچھے کر کے سنجیدگی سے میر شہباز سے استفسار کیا

ہممم میں نے سوچ لیا ہے میں حجاب کے بارے میں کیا کرنا ہے مجھے عمر کی بات مناسب لگی سچی بتاؤں تو ان سب حالات سے پہلے بھی میری دلی خواہش تھی کے حجاب کی شادی جابر سے ہو مگر میں دونوں کو اپنی اپنی زندگیوں میں کسی مقام پر دیکھنا چاہتا تھا

اب حالات ویسے نہیں رہے تو میں نے سوچا کے جابر اور حجاب کا ابھی فل حال نکاح کر لوں پھر کچھ عرصہ بعد جب میری بیٹی ہر خوف سے آزاد ہو جائے گئی جب وہ اپنی پڑھائی مکمل کر لے گئی تو جو میری بیٹی کا فیصلہ ہو گا ویسا ہی ہو گا

میر شہباز نے جو فیصلہ کیا وہ سدرہ کے سامنے رکھ دیا سدرہ کو بھی اس فیصلے میں کوئی برائی نظر نہیں آئی

صحیح فیصلہ کیا میر آپ نے، ایک بات بولوں آپ میں ہر حالات سے لڑنے کی صلاحیت ہے میں آپ کی جگہ ہوتی تو شاید اس طرح کا فیصلہ نہیں کر پاتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ کو میر شہباز کا فیصلہ ہر لحاظ سے بہترین لگا تو اس لیے میر شہباز کا سارا فیصلہ سن کے سدرہ ان کے پاس سے اٹھ کر بیڈ پر اپنی سائیڈ پر آئی اور ساتھ میں میر کے فیصلے کو سہرا بھی

اللہ کرے یہ فیصلہ میری بیٹی کے حق میں بہتر ہو خیر تم صبح حجاب کے ساتھ ایسے پیش آنا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں اور کچھ دنوں کے لئیے کیبل کی تار بھی نکال لینا اور تم حجاب سے کسی بھی قسم کی بات مت کرنا میں خود اس سے ہر بات کروں گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے سدرہ کو سمجھانا چاہا مگر سدرہ کچھ سمجھ جائے یہ کیسے ہو سکتا ہے

توبہ میر میں بھی حجاب کی ماں ہوں اس کے لئیے اچھا ہی سوچوں گئی، وہ تو مجھے غصّہ اس

بات کا تھا کے حجاب ہم سے جھوٹ بول کر گئی تھی بس ورنہ مجھے بھی اپنی بیٹی سے اتنی محبت ہے جتنی کے آپ کو

سدرہ تو میر شہباز کی باتوں پر غصّہ ہی ہو گئی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ میں صرف بات کر رہا تھا تمہاری یہ ہی جلد بازی والی عادت مجھے اچھی نہیں لگتی بندہ پہلے پوری بات تو سنے کہ اگلا بندہ کیا بکواس کر رہا ہے

میر شہباز کو بھی اب سدرہ کی بات پر غصّہ آ گیا تھا

یہ جو آپ ابھی مجھ پر غصّہ کر رہوں ہو وہ کیا ہے اسی لہجہ میں آپ نے تقی بھائی سے بھی بات کی تھی اب مجھ سے بھی غصّہ میں بات کر رہے ہوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ اپنی بات پوری کرتے ہی رونا شروع ہو گئی تھی

سدرہ اب رونا بند کرو یار اور جو تم تقی کی بات کر رہی ہو تو میں نے کوئی غلط بات نہیں کی تقی سے جو کہا سچ کہا

میر شہباز نے سدرہ کو چپ کروانے کے ساتھ ساتھ اپنی بات پر بھی قائم رہا

ہاں ہاں میں ہی بری ہوں میرے بھائی ہی برے آپ تو سچے کھرے انسان ہو بات مت کیجئے گا مجھ سے سمجھے

سدرہ نے روتے ہی میر شہباز سے کہا اور پھر اپنے منہ تک کمبل لے کر سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے ں بھی اپنا منہ موڑ لیا اور دوسر طرف منہ کر کے لیٹ گیا جب کافی دیر تک سدرہ کے رونے کی آوازیں آئیں تو میر شہباز نے منہ سدرہ کی طرف کیا

یار اب بس بھی کر دوں اس حالت میں تم اتنی رو رہی ہوں، اچھا آئی ایم سوری میں غصّہ

میں کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا

میر شہباز نے روتی ہوئی سدرہ کو منانے کی اپنی سی کوشش کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بات نہ کریں مجھ سے پہلے غصّہ کرتے ہو اور پھر اتنے آرام سے سوری بول دیا اور بے فکر رہیں آپ اس بار آپ کے بچہ کو کچھ نہیں ہو گا خود مر جاؤں گئی مگر اس بچہ کو کچھ نہیں ہونے دوں گئی

سدرہ نے غصّہ میں جو منہ میں آیا بول دیا

سدرہ ہہہہہہہہہ کچھ تو سوچ کر بولا کرو جو منہ میں آتا ہے بولی جا رہی ہو باڑھ میں جاؤں تم اور وہ تمہارا بھائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز کو سدرہ کی بات پر غصّہ آ گیا تھا تو وہ بستر سے اٹھ کر کمرے موبائل اٹھا کر باہر چلا گیا تھا باہر دیوار پر لٹکتی گاڑی کی چابی اور اپارٹمنٹ سے باہر نکل گیا اپنے تمام گارڈز کو اپارٹمنٹ کے باہر چھوڑ کر اپنی گاڑی اکیلے لے کر چلا گیا

جو بھی میرے اپارٹمنٹ میں موجود تھا وہ سب کچھ تم توڑ چکے ہو اب ایک میرا سر رہتا ہے وہ بھی توڑ دے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز کے تھانے سے جانے کے بعد سہیل نے میر جابر کی ضمانت کروائی اور اسے لگ کر اپنے اپارٹمنٹ پر لے آیا اور اپارٹمنٹ میں آتے ہی میر جابر نے غصّہ میں سب کچھ توڑ دیا

اگر تم اسی طرح پاگلوں کی طرح بکواس کرتا رہے گا تو میں یہ نیک کام لازمی کروں گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے غصّہ سے بھری لال آنکھوں سے سہیل کو کہا

اچھا یار اب بتاؤں کرنا کیا ہے حجاب والا پلان تو فلاپ ہو گیا

سہیل نے اس وقت کسی بھی قسم کا مزاق کرنا مناسب نہیں سمجھا تو اس لئیے سنجیدہ ہو کر میر جابر سے آ گئے کے بارے میں پوچھا

یار دفعہ کروں حجاب کو اور ویسے بھی میں نے اسے صرف تھوڑا سا ڈرانا ہی تھا بس مگر بابا جانی کو سوچ سوچ کر برا لگ رہا ہے میں نے انھیں بڑا دکھ پہچایا ہے لیکن میں بابا جانی کو سمجھا لوں گا ان سے معافی بھی مانگ لوں گا تو وہ معاف بھی کر لیں گئے اور میڈیا کیا ہے یار آج یاد رکھے گئے کل بھول جائیں گئے، بات ختم ہو جائے گئی اور اس طرح یہ حجاب والا ٹوپک بھی ختم ہو جائے گا

میر جابر نے اپنے مطابق مسئلہ حل کر دیا تھا

ہمممم صحیح یہ بتا اب سلطان مرزا کا کیا کرنا ہے اور عنان کو اب شامل کرنا ہے کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سہیل نے جوس پیتے ہوئے میر جابر سے دوسرے پلان کے بارے میں دریافت کیا

عنان کی جو فوٹو گرافرز میرے اپارٹمنٹ میں موجود ہیں وہ تو اسے سینڈ کر مجھے یقین ہے کے وہ اس کے بعد سب کچھ کرنے کو تیار ہو جائے گا اس کے بعد وہ سارے ثبوت جو ہمارے پاس سلطان مرزا کے خلاف ہیں اسے سینڈ کرنا اور اسے سلطان مرزا کے خلاف ایکشن لینے کا بولنا

اس کے ہمیں بہت سے فائدے ہوں گئے پہلے تو میڈیا کا دھیان حجاب اور مجھ پر سے ہٹ جائے گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوسرا ہمیں الیکشن کی کمپین کے لئیے ایک نیا مدعا مل جائے گا

اور تیسرا عنان سے میرا بدلا بھی پورا ہو جائے گا

میر جابر نے سب کچھ تفصیل سے سہیل کو بتا دیا

کیا تم سچ میں عنان کے فوٹو گرافرز سوشل میڈیا پر وائرل کر دوں گئے میر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سہیل نے جانچتی نظروں سے میر جابر سے پوچھا

نہیں یار صرف اس کو ڈرائیں گئے بس

میر جابر نے جلدی سے اپنی وضاحت دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چل فر صحیح ہے جیسا تو کہے گا ویسا ہی ہو گا

سہیل کی تائید پر میر جابر اور سہیل دونوں ہی مسکرائے

رات کے دو بج گئے تھے مگر میر شہباز واپس نہیں آیا تھا اب سدرہ کو میر شہباز کی فکر ہو رہی تھی

اسی فکر میں سدرہ نے عمر جمال کو فون کیا اور میر شہباز کا پتہ کروانے کا بولا عمر جمال نے تسلی تو دی مگر سدرہ دل گھبرا رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ پورے گھر میں ایک بے چین روح کی طرح گھوم رہی اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کے اس نے ایسا کیا بول دیا جس پر میر شہباز اس طرح ناراض ہو گئے

عمر جمال رات کے اس وقت شہر کی تمام سڑکوں کی خاک چھانی مگر میر شہباز کا کچھ پتہ

نہیں چلا

آخر میر شہباز کی خاص جگہ کا سوچ کر عمر جمال اس طرف بڑھ گیا عمر جمال کی سوچ کے عین مطابق میر شہباز ساحل سمندر پر گاڑی کے اوپر بیٹھا ہوا تھا عمر جمال نے میر شہباز کی گاڑی کی طرف اپنی گاڑی بڑھائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر تم کبھی نہیں سدھروں گئے آج بھی جب پریشان ہوتے ہوں یہاں ہی آتے ہو

عمر جمال نے گاڑی میں سے نکل کر میر شہباز کی طرف بڑھا

تم یہاں کیا کر رہے اور تمے سدرہ نے بتایا ہے کیا

میر شہباز نے عمر جمال کی ساری باتوں کو نظر انداز کیا اور اپنے ہی سوال کر دیے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب سے پہلے ہاتھ دوں مجھے بھی اوپر آنا ہے اور مجھے جس نے بھی بتایا ہے اسے چھوڑوں یہ بتاؤں اس عمر میں بھی تم ناراض ویسے ہی ہوتے ہوں جیسے جوانی میں ہوتے تھے

عمر جمال نے بھی میر شہباز کے سوالات کو اگنور کیا اور اسے ہاتھ دے کر خود بھی گاڑی پر میر شہباز کے ساتھ بیٹھ گیا

اس عمر سے کیا مطلب تمہارا میں ابھی بھی جوان ہی ہوں اور ناراضگی میری اب بھی ویسی ہی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے عمر جمال کو آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا

اچھا یار تو ابھی بھی جوان ہے بھابی تمہارے لئیے پریشان ہو رہی تھی ابھی انھیں کیا بولوں

عمر جمال نے میر شہباز کے آگئے گویا ہتھیار ڈال دیئے تھے

اسے بول دوں کے میر اجب غصّہ ٹھنڈا ہو گا تو میں آجاؤں گا اور تم کچھ زیادہ ہی اپنی بھابی کی طرف داری نہیں کر رہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے عمر جمال کو مصنوعی غصّہ دیکھائی

اوکے ابھی میسج کرتا ہوں اور ہاں میں بھابی کی طرف داری کرتا ہوں کیوں کے وہ میری چھوٹی بہن بھی ہے

عمر جمال نے بھی میر شہباز کو اسی کے ہی انداز میں جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاؤں جا کر اپنی بھابی پلس بہن کو بولوں کے میں گھر آتا ہوں بس تھوڑا سا غصّہ ٹھنڈا ہو جائے

میر شہباز نے عمر جمال کو ایک بار پھر وہاں سے جانے کا کہا

اچھا یہ بتاؤں حجاب کا کیا سوچا جو میں نے مشورہ دیا تھا وہ تمہیں شاید مناسب نہیں لگا

عمر جمال کیوں کے یہاں پر میر شہباز کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا اس لئیے عمر جمال نے نیا ٹاپک شروع کر دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں تمہارا مشورہ مناسب تھا اور میں اس جمعہ کو حجاب اور جابر کے نکاح کا سوچ رہا تھا

میر شہباز چنے عمر جمال کو اس کی بات کا جواب دیا

اچھا تو پھر ایسا کرتے ہیں میں تقی صاحب سے بھی بات کرتا ہوں عنان اور عروج کا نکاح بھی جمعہ کو رکھ دیتے ہیں اگر تمہیں برا نہ لگے تو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر جمال نے میر شہباز کو ایک اور مشورہ دیا جو میر شہباز کو بھی مناسب لگا تو اس نے حامی بھر لی اور پھر تھوڑی دیر وہاں پر بیٹھ کر دونوں ہی اپنے اپنے گھر چلے گئے تھے

آج کئی سالوں بعد دونوں مل کے بیٹھے تھے آج دونوں میں جو اجنبیت کی دیوار بن گئی تھی وہ ٹوٹ گئی تھی

افف میر ایسے بھی کوئی ناراض ہوتا ہے کہاں چلے گئے تھے آپ میں کتنا پریشان ہو گئی تھی

میر شہباز جب اپارٹمنٹ واپس آیا تو سدرہ نے منہ پھولا کر میر شہباز کا خیر مقدم کیا

اچھا مجھے تو لگا تم خوش ہو گئی کے چلو جان چھوٹی ہر وقت غصّہ کرتا رہتا ہے

میر شہباز نے اپارٹمنٹ میں داخل ہوتے ہی گاڑی کی چابیاں لٹکاتے ہوئے کہا

میر رررررررررراب ایسے تو نہ بولیں آپ کو تو پتہ ہے نا کے میں تھوڑی سی جذباتی ہوں اور غصّہ میں بکواس کر لیتی ہوں میری باتوں کو آپ سنجیدگی سے مت لیا کریں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ ایک بھت بغیر سوچے سمجھے بولی اور اپنے الفاظ کا اندازہ تب کر پائی کے جب میر شہباز کا قہقہہ اپارٹمنٹ میں گونجا

اے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری بیوی اور اپنی باتوں کی سنجیدگی کا تو احساس ہے

میر شہباز نے ہنستے ہوئے سدرہ کو کہا

اچھا میں نے اس جمعہ کو حجاب اور جابر کا نکاح رکھ لیا اور ساتھ میں ہی اسی دن عروج اور عنان کا بھی نکاح ہو گا البتہ عروج اور عنان کی آگئے شادی کی باقی رسومات ہوں گئ

میر شہباز نے سدرہ کو کمرے تک لاتے ہوئے ساری تفصیل بتائی

پر میر رررر جابر اور حجاب سے بات کون کرے گا ان دونوں کو تو اس بارے میں کچھ بھی نہیں معلوم

سدرہ نے ایک لمحہ کو روک کر میر شہباز سے استفسار کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان دونوں سے بات میں خود کروں گا تم ان کی فکر نہ کروں اور اب چلو کمرے میں مجھے بہت زور کی نیند آئی ہوئی ہے میرے اندر اب اور ہمت نہیں ہے کوئی بھی بات کرنے کی جو گا صبح ہی ہو گا

میر شہباز نے سدرہ کی بات کا جواب اور پھر اسے زبردستی کمرے میں لے گیا

تقی بات سنے میں نے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے

قرینہ بیگم نے ایک نظر ناشتہ کرتی عروج پر ڈال کر اخبار پڑھتے تقی صاحب کو مخاطب کیا

ہمم بولوں میں سن رہا ہوں

تقی صاحب نے اخبار پڑھنے میں اتنا کھوئے ہوئے تھے کے انھوں نے قرینہ بیگم کی پوری بات بھی نہیں سنی اور کھوئے ہوئے انداز میں قرینہ بیگم کو جواب دیا

عروج کے سسرال والوں کا فون آیا تھا وہ تو اس جمعہ نکاح، ہفتہ کو مایوں، مہندی اور اتوار کو ولیمے کا کہہ رہیں تھے تو میں کہہ دیا آپ سے پوچھ کر جواب دوں گئ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قرینہ بیگم نے جب تقی صاحب کو اخبار میں مگن دیکھا تو افسوس سے سر کو ہلایا اور پھر خود ہی ساری بات تقی صاحب کے گوشِ گزار کر دی

وہ سب تو ٹھیک ہے پر اتنی جلدی سب کچھ کیسے ہو گا

تقی صاحب نے قرینہ بیگم کی بات سنی تو اخبار کو تہ کر کے رکھ لیا اور پھر پوری بات سن کر اپنے اعتراضات کا بھی بتا دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ نہیں ہوتا تقی صاحب اللہ نے کیا تو سب خیر سے ہو جائے گا آپ بس بسمہ اللہ کریں اور ہاں یاد آیا مجھے آج سدرہ کا فون آیا تھا اس نے کہا کے حجاب اور جابر کا نکاح بھی عنان اور عروج کے ساتھ ہی ہو گا پر ان کی رخصتی نہیں ہو گی

قرینہ بیگم نے ہمیشہ کی طرح تقی صاحب کو تسلی دی

ہمم جیسے تمے مناسب لگے ویسا ہی کروں اب میں چلتا ہوں

تقی صاحب نے مزید نہ کرتے ہوئے ناشتہ کی ٹیبل سی ہی اٹھ گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب مائے پر نسسز میں اندر آسکتا ہوں

میر شہباز نے دروازے پر دستک دے کر حجاب سے اس کے کمرے میں آنے کی اجازت مانگی

ارے بابا آپ آئیں نا اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب جو کے کسی سوچوں میں پڑی ہوئی میر شہباز کی آواز پر پلٹی اور اٹھ کر میر شہباز کو اندر آنے کی اجازت دی

ارے مائے پر نسسز بیٹیوں کے کمرے میں ایسے کبھی بھی منہ اٹھا کر تو نہیں آ سکتے نا

میر شہباز نے پیار سے حجاب کے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر حجاب کے کمرے میں چھوٹی سی کرسی پر بیٹھ گیا

بابا آپ کو مجھ سے کوئی بات کرنی تھی کیا

حجاب کو میر شہباز کے یوں آنے سے یہ تو پتہ لگ گیا تھا کے میر شہباز کو اس سے کوئی ضروری بات ہی کرنی ہو گئی

جی مائے پر نسسز کوئی نہیں بہت ساری باتیں کرنی ہیں میں آپ سے سب سے ہے تو آپ مجھے بغیر ڈرے یہ بتاؤں آپ کیوں گئی تھی وہاں پر

میر شہباز نے بہت ہی زیادہ پیار سے حجاب کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز کے اعتماد دینے پر حجاب نے لفظ بہ لفظ سب کچھ بتا دیا اور وہ سب کچھ بتاتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہوئے، میر شہباز کا چہرہ غصّہ سے لال

مائے پر نسسز آپ بے فکر رہوں آپ پر مجھے اور آپ کج مما کو پورا اعتماد ہے اور پر نسسز

جو بات میں کہنے جا رہا ہوں اس کا آپ ہر گز یہ مطلب مت لینا کے آپ کو کسی بھی قسم کی سزا دے رہا ہوں

میر شہباز نے اپنی اگلی بات کرنے کے لئیے تمہید باندھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی بابا بولیں آپ کو مجھ سے کیا بات کرنی ہے

وہ مائے پرنسسز میں نے ایک فیصلہ کیا ہے آپ کے لئیے مجھے امید ہے کے آپ کو میرا ہر فیصلہ منظور ہو گا اور آپ اسے دل سے تسلیم کریں گئیں

وہ میں نے آپ کا نکاح جابر سے کرنے کا فیصلہ کیا ابھی صرف نکاح ہو گا اس کے بعد جیسا آپ چاہے گئیں ویسا ہی ہو گا، اگر ابھی بھی انکار کروں گئ تو میں انکار کر لوں گا آپ پر کوئی زبردستی نہیں ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے حجاب کے سامنے ساری بات رکھ لی حجاب نے جب میر شہباز کے منہ سے اپنے نکاح کی بات سنی تو حیران ہی ہو گئ مگر اپنے بابا کی طرف سے دیئے جانے والے اعتماد نے اسے کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا

بابا میں ابھی نکاح کر لوں گئ مگر جیسے آپ نے کہا بعد میں سب فیصلہ میرے اختیار میں

ہوں گئے تو بعد میں میرا جو بھی فیصلہ ہو گا وہ آپ سب کو قابل قبول تو ہو گا نا

حجاب نے مشروط ہاں کر دی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com

جی مائے پر نسسز بعد میں کیا ابھی بھی فیصلہ آپ کے ہی ہاتھ میں ہے

میر شہباز نے ایک بات پھر فیصلہ کا حق حجاب کو ہی دیا

بابا جیسے آپ کو مناسب لگے مجھے کوئی اعتراض نہیں

حجاب نے پر اعتماد ہو کر میر شہباز کو جواب دیا

NEW ERA MAGAZINE .com

او کے مائے پر نسسز تھینکس میر افیصلہ کا مان رکھنے کے لئیے اور ایک اور بڑی نیوز آپ کے لئیے ہے

میر شہباز نے حجاب کے ہاں کرنے پر فخریہ انداز میں مسکرا کر اسے اپنی بات کا مان رکھنے کے لئیے شکریہ کہا

بابا کون سی بڑی نیوز آپ نے مجھے دینی ہے بتائے

حجاب نے بے صبری سے میر شہباز بڑی نیوز کے بارے میں پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مائے پر نسسز وہ بڑی یہ ہے کے آپ کی چھوٹی سی بہن یا پھر بھائی اس دنیا میں آنے والا ہے

میر شہباز نے آخر کار اتنے دنوں کی بات حجاب کو بتا دی

ب بابابا

NEW ERA MAGAZINE .com

میر شہباز کی بات پر حجاب کی آنکھیں اور منہ کھول کر ہی رہ گیا

حجاب مائے پر نسسز منہ تو بند کروں

میر شہباز نے حجاب کی تھوڑی کو دو انگلیوں کی مدد سے اوپر کیا اور اس کا کھولا ہوا منہ بند کیا

اور مائے پر نسسز سب کے چھوٹے بہن بھائی ہوتے ہیں کوئی نئی بات تو نہیں اور اگر آپ کے دل میں یہ بات ہے کے آپ کو دی جانے والی محبت میں کمی آجائے گئی تو ایسا نہیں ہے بیٹا آپ پیاری سی ڈول ہو آپ سے محبت کا ایک الگ ہی انداز ہو گا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کے نہ تو مان میں کوئی فرق آئے گا اور نہ ہی آپ کی قدر میں آپ ہمیشہ ہر چیز میں پہلے نمبر پر ہی رہوں گئی

میر شہباز کے سمجھانے پر حجاب نے ہاں میں سر ہلا دیا اور وہ کچھ بول بھی کیا سکتی تھی

ہیلو! جابر

اس جمعہ کو تمہارا اور حجاب کا نکاح ہے، جگہ میں تمہیں بتا دوں گا، آ گئے تمہاری مرضی کے تمہیں آنا ہے کے نہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب کے کمرے سے باہر نکلتے ہی میر شہباز نے میر جابر کو کال کی، بغیر اس کی کچھ سنے اپنی بات کر کے کال کاٹ دی

میر حجاب مان گئی ہے کیا

سدرہ جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی تھی، میر شہباز کے کمرے میں اندر آتے ہی سدرہ نے میر شہباز سے سوال کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں! بس تم جمعہ کو نکاح کی تیاری کروں

میر شہباز نے اپنے ہاتھ سے گھڑی اتارتے ہوئے سدرہ کو جواب دیا

صحیح ہے میں کل بھابھی کو کال کر کے مارکیٹ جانے کا بولوں گئی، میں یہ چاہتی ہوں حجاب اور عروج کے نکاح کا جوڑا ایک جیسا ہو

سدرہ میر شہباز کے منہ سے حجاب کی ہاں سن کر سدرہ کو تو نکاح کی تیاریوں کی فکر پڑ گئی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں کیوں نہیں تم ایسے کرنا دونوں کے نکاح کا جوڑا اپنے پیسوں سے لے لینا اور بھابی کو بولنا تقی کو نہ بتائے

ہمیشہ کی طرح میر شہباز نے سدرہ کو بہترین تجویز دی

یہ تو آپ نے بہت ہی اچھی بات کی ہے میر اس طرح بچیاں بھی خوش ہو جائیں گئی اور عروج کی شادی میں ہماری طرف سے چھوٹا سا گفٹ بھی ہو جائے گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے میر شہباز کی سوچ کو سمجھتے ہوئے خوش ہو کر کہا

اچھا ایک بات دھیان میں رکھنا اس سب میں اپنے آپ کو بھول مت جانا، تمہیں تو پتہ ہی ہے تمہاری صحت میرے لئیے سب سے زیادہ اہم ہے

میر شہباز نے سدرہ ہدایت دی کے وہ اپنا خیال بھی رکھے

اچھا رکھوں گئی میں اپنا دھیان آپ بے فکر ہو جائیں، اور اب کمرے کی لائٹ آف کر دیں مجھے نیند آ رہی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے میر شہباز کو اپنا خیال رکھنے کی یقین دھیانی کروائی اور بیڈ پہ آ کر سو گئی

میر یار کچھ بولے گا بھی کیا ہوا ہے، کب سے پوچھ رہا ہوں، بول نا یار کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھا کے

میر جابر جو ہاتھ میں موبائل پکڑے عجیب کسی غیر مرئی مرکز کو گھور رہا تھا، جبکہ سہیل اسے پیچھلے آدھے گھنٹے سے اسے جنجھوڑ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ب بابا میرا نکاح کروانا والے ہیں

میر جابر نے جب سے میر شہباز کی بات سنی تھی اس کی تو سیٹی ہی گم ہو گئی تھی

واٹ دا، یار قسم اٹھا، مطلب تیری شادی ہو رہی ہے، کس سے ہو رہی ہے، اور کب ہو رہی ہے

سہیل نے جو میر جابر کے منہ سے سنا اسے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا، اسے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کے وہ میر جابر سے کیا پوچھے اور کیا نہیں، اس لئیے وہ بے ترتیب جملہ بول رہا تھا

چپ پ پ پ پ پ پ

میر جابر نے سہیل پر چیخ کر اسے چپ کروایا، اور پھر اپنا سر دونوں ہاتھوں میں لے لیا

بتا تو صحیح کس سے ہو رہی ہے تمہاری شادی، وہ بد قسمت مطلب خوش قسمت لڑکی کون ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سہیل بھی کہا سدھرنے والا تھا، اس لئیے مارے تجسّس کے ایک بار پھر میر جابر بن سے سوال کر بیٹھا

بابا میرا نکاح حجاب سے کرنے والے ہیں، وہ بھی اس جمعہ کو

میر جابر نے رو دینے والی شکل بنا کر سہیل کو کہا، جیسے اگر سہیل اس کی بات نہیں سنے گا تو وہ رو پڑے گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واٹ ٹ ٹ ٹ ٹ ٹ ٹ ٹ، تو توں گئیوں میر رررررر

حجاب نام سن کر پہلے تو سہیل کو شاکٹ لگا، پھر اپنے دوست کا مزاق اڑایا

جسٹ شٹ اپ سہیل، کوئی حل نہیں بتا سکتا تو کچھ وقت کے لئیے منہ بند رکھ اپنا

میر جابر کو سہیل کی بے وقت کی باتیں بری لگ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حل تو ایک ہی ہے، نکاح

سہیل کی بات پر صرف ایک گھوڑی دی جس کا مطلب تھا تم میرے ہی ہاتھوں قتل ہونے والے ہو گئے

ایسے مت دیکھ سچ کہہ رہا ہوں میں، میر میری بات کو غور سے سنو، حجاب میر شہباز کی بیٹی ہے کسی سڑک چھاپ کی نہیں، تم بھی جانتے ہو الیکشن آنے والے ہیں اور اپوزیشن اس میں یہ حربہ استعمال کریں گئے، تیرے اور اس کے رشتہ پر بات کریں گئے سوال کریں گئے، تو ان سوالوں سے بچنے کا ایک یہی طریقہ ہے کے تمہارا اور حجاب کا نکاح ہو جائے، تمہارے بابا جانی کا فیصلہ صحیح ہے، ایک دوست ہونے کے ناطے میں تجھے کبھی بھی غلط مشورہ نہیں دوں گا، سمجھ میری بات کو

سہیل جس طرح بھی کر سکتا تھا میر جابر کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

ہممممم صحیح ہے کر لوں گا نکاح، پر مجھے حجاب والا ٹوپک شروع ہی نہیں کرنا چاہیے تھا ،جذباتی ہو کر میں نے خود مصیبت سر لی ہے

میر جابر سہیل کے منانے پر نکاح کے لئیے راضی ہو گیا مگر اس کی پلان میں ابھی شادی جیسا کوئی کام نہیں تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ یہ تو بہت مہنگا ہے ،یہ کیسی ہم لیں ، اسے چھوڑوں ہم کچھ اور دیکھتے ہیں

قرینہ بیگم نے نکاح کے جوڑے کے مہنگے ہونے پر سدرہ کو وہ جوڑا نہ خریدنے کے لئیے ٹوکا ، یہ سب کچھ کوئی پیچھلے تین گھنٹوں سے جاری تھا ،اس سب میں عروج اور حجاب پاگل ہو گئیں تھیں

ارے بھابھی بس اچھا،اب یہ تو بچیوں کو بھی پسند ہے ہم بس یہ ہی لیں گئے، قمیت جو بھی ہو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے دوٹوک قرینہ بیگم کو منع کر دیااور پھر قرینہ بیگم کے نہ نہ کرنے کے باوجود پستے رنگ کے دو جوڑے خرید لئیے اور پھر اس کے ساتھ کی جیولری بھی لینے کے بعد عروج اور حجاب نے احتجاج کیا کے اب بس کریں مگر ان کی سنتی کس نے تھی

چار گھنٹے کی مسلسل شاپنگ کرنے کے بعد سدرہ قرینہ بیگم اور عروج کو اپنے ساتھ ہی اپارٹمنٹ میں لے آئی

افففف سدرہ تم تھکی ہوئی ہو گئی تم بیٹھوں میں کام کرتی ہوں، ایسی حالت میں زیادہ کام مت کروں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قرینہ بیگم نے کچن میں کام کرتی سدرہ کو روکا اور خود کام کرنا شروع ہو گئی تھی

ارے بھابھی میں کر لوں گئی، آپ جائیں جا کر بچیوں کے ساتھ جا کر بیٹھیں

سدرہ نے قرینہ بیگم کو کام کرنے سے روکا مگر قرینہ بیگم نے ضد کر کے سدرہ کو ہی کچن سے نکال لیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھانا کھانے کے بعد قرینہ بیگم نے اجازت مانگی تو سدرہ نے روکنا چاہا مگر قرینہ بیگم نے ضد کی تو سدرہ نے بھی اجازت دے دی

حجاب یہ اپنے بیگ تو اپنے کمرے میں لے کر جاؤں

سدرہ جو کے قرینہ بیگم کو دروازے تک چھوڑ کر واپس آ رہی تھی تو حجاب کو اپنے کمرے کی جانب جاتے ہوئے دیکھا تو آواز لگائی

مماااامیں تھک گئی ہوں، آپ میرے کمرے میں رکھ دیجیئے گا مجھ میں اور ہمت نہیں ہے

حجاب نے تھکے ہوئے لہجے میں سدرہ کو جواب دیا

ارے واہ عروج کے جاتے ہی تم میں ہمت نہیں رہی جب وہ تھی تو ایک بھی بار نہیں کہا کے میں تھک گئی ہوں، اب زرا سے کام کا کیا بول دیا مما میں تھک گئی ہوں، ماں تو نوکر لگی ہے نا ہر کام وہی کرے

سدرہ تو حجاب کے بولنے پر ہی اس پر چڑھ دوڑی تھی، حجاب کو کوئی فرق ہی نہیں پڑا اور وہ اپنے کمرے میں چلی گئی، جبکہ دیر تک سدرہ حجاب کو باتیں سناتی رہیں، جب انھیں لگا کے حجاب پر اس کا کوئی اثر نہیں تو اپنے کمرے کی طرف چلیں گئی

سدرہ آج اتنی جلدی سو گئی تم

میر شہباز جب اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے سناٹا دیکھ کر سیدھا کمرے کی طرف چل پڑے، کمرے میں اندھیرا اور سدرہ کو لیٹے ہوئے دیکھا تو استفسار کیا

نہیں میر میں تھک گئی ہوں، آج آدھے دن تک تو شاپنگ کی پھر بھاگ دوڑ بھی اور عروج یہاں ہی آ گئی تھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے میر شہباز کے آواز دینے پر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے سب کچھ بتا دیا

میر رررررررررررررررر

میر شہباز جو کے فریش ہونے کے لئیے واش روم کی طرف بڑھ رہا تھا سدرہ کے پکارنے پر پلٹا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ کیا ہوا تمہیں، یہاں بیٹھوں تم، میں پانی لاتا ہوں

میر شہباز نے جب سدرہ کو زمین پر بیٹھا ہوا دیکھا تو اس کی طرف بڑھا، پانی لا کر سدرہ کو پلایا تو سدرہ کو کچھ ہوش آیا

سدرہ اٹھوں ہسپتال چلتے ہیں، تم نے ایک بار بھی چیک اپ نہیں کروایا

سدرہ کے ہوش میں آنے پر ہی میر شہباز نے اسے لے جانے کی ضد لگادی، اور ضد بھی ایسی کے اسے ہسپتال لے کر ہی گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مسٹر میر شہباز آپ کی وائف اپنی ڈائٹ کا بلکل بھی خیال نہیں رکھتی جس کی وجہ سے یہ بہت زیادہ ویک ہیں

آپ ان کے کھانے پینے کا خیال رکھیں اور ان کو جتنا ہو سکے آرام کروائیں

ڈاکٹر نے انتہائی پیشہ ورانہ انداز میں میر شہباز کو سدرہ کی حالت کے بارے میں تفصیل سے بتایا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

او کے ڈاکٹر میں کوشش کروں گا ان کے کھانے پینے کے خیال میں رکھوں گا آپ کا بہت شکریہ

میر شہباز نے ڈاکٹر کو مطمئن کیا اور سدرہ کو ہسپتال سے گھر لے کر چلا گیا اور سارے راستہ سدرہ کو کچھ بھی کام نہ کرنے کی تلقین کرتا رہا اور ساتھ فروٹس کھانے اور بہت

ساری چیزیں کھانے کی ہدایات کرتا رہا، سدرہ صرف اچھا کروں گئی، کھاوں گئی کہتی رہی

نکاح کا سارا انتظام میر شہباز کی حویلی میں کیا گیا ،اور اس میں میر شہباز کی ہی ضد تھی ، تقی صاحب تو صرف عمر جمال اور بیٹی کے سسرال کی وجہ سے چپ رہ گئے ورنہ وہ مر جاتے مگر میر شہباز کی حویلی نہیں جاتے

میر شہباز نے سدرہ اور حجاب کا بھی سارا سامان حویلی میں شفٹ کر چکا تھا اور اب میر شہباز کی ساری فیملی مکمل طور پر حویلی شفٹ ہو گئے تھے

حویلی کیوں کے شہر سے دور تھی تو عمر جمال کی فیملی اور تقی صاحب کی فیملی ایک دن پہلے ہی حویلی میں آ گئے تھے

میر جابر کو ابھی تک یہ نہیں پتہ تھا کے اس کے نکاح والے دن عنان اور عروج کا بھی نکاح ہو گا

میر جابر کو لگا کے اس دن حویلی میں صرف اس کا ہی نکاح ہے اور نکاح کے فوراً بعد وہ عنان کو پیک سینڈ کر کے بلیک میل کرے گا اور اپنا پورا فوکس اس پلان کو انجام تک پہنچانے کے لئیے کام کرے گا

، حویلی کے صحن کو لال اور سفید رنگ کے پھولوں سے سجایا ہوا تھا
، سب سے آخر میں سفید رنگ کے دو الگ الگ سٹیج بنائے ہوئے تھے

جن پر نکاح کے بعد دونوں جوڑوں نے بیٹھنا تھا

میر جابر نکاح کے لئیے جب حویلی پہنچا تو اس کا سر ہی چکرا کر رہ گیا تھا کے اسی دن عنان اور عروج کا نکاح بھی ہے

اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کے اس ہر بنائے ہوئے پلان پر پانی کیوں پھر جاتا ہے مگر اس نے جلد ہی دوسرا پلان تیار کیا اور سہیل کو اپنے اپارٹمنٹ جانے اور وہاں سے اس کی الماری سے عنان کی فوٹو گراف لانے کا کہا

بچیوں تیار ہو گئی ہو کیا

سدرہ اور قرینہ بیگم کمرے میں ایک ساتھ داخل ہوئیں، قرینہ بیگم نے داخل ہوتے ہی تیار ہوئی عروج اور حجاب کو کہا

ماشاءاللہ دونوں ہی بہت پیاریاں لگ رہی ہیں، سدرہ دیکھوں تم دونوں پر کتنا روپ آیا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قرینہ بیگم نے آگئے بھر کر جب عروج اور حجاب کو تیار دیکھا تو سدرہ کو بھی ان کی تعریف کرنے کے لئیے بولا

جی بھابھی دونوں ہی بہت خوبصورت لگ رہی ہیں اللہ اب ان کے نصیب اچھے کرے

سدرہ نے تعریف کے ساتھ ساتھ دونوں کو دعا بھی دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے سوچ لیا تھا کے وہ نکاح کے بعد عروج سے اپنے کیے کی معافی مانگ لے گا اور پھر ایک نئی زندگی کی شروعات کرے گا

اس لئیے عنان نے جب سے شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی تب سے ہی عروج کو نہ تو دیکھا اور نہ ہی اس سے کوئی بات کی

میر جابر اور عنان جب تیار ہو گئے تو میر جابر نے سب سے کہہ دیا کے پہلے میرا نکاح پڑھایا جائے

جس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا اس لئیے سب نے ہی پے حجاب اور جابر کا نکاح پہلے کرنے کی خانی بھر دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے پہلے نکاح کرنے کی شرط اس لئیے رکھی کے سہیل کو کچھ اور وقت مل جائے اور وہ عنان اور عروج کے نکاح ہونے سے پہلے ہی آ جائے

سہیل عین میر جابر اور حجاب کے نکاح کے وقت پہنچا تو میر جابر نے سب سے چھپ کر

میسج کیا کے یہ فوٹو گراف عروج کے کمرے میں لے جائے اور کسی بھی طرح اس کے کمرے میں رکھ آئے

سب حجاب کو جابر کے نکاح میں مصروف ہو گئے تھے تو سہیل سب سے چھپ کر لڑکیوں کے کمرے میں چلا گیا، کمرے میں داخل ہو کر سہیل نے وہ سارے فوٹو گراف ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ لیئے تھے اور کمرے سے باہر نکل گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لان میں میر جابر اور حجاب کا نکاح ہو رہا تھا، دونوں کے درمیان میں ایک لال رنگ کا کپڑا کیا ہوا تھا جو کے نکاح ہونے کے فوراً بعد ہٹا دیا گیا تھا

میر جابر نے حجاب کو صرف ایک نظر ہی دیکھا، جب کے حجاب نے تو میر جابر کو ایک

نظر بھی دیکھنا گوارا نہیں کیا

حجاب تھوڑی ہی دیر وہاں بیٹھی اور پھر سدرہ اور قرینہ بیگم کے ساتھ ضد کر کے وہاں سے اٹھ گئی، کیوں کے ان دونوں کا صرف نکاح ہی تھا تو اس لئیے کسی نے کچھ زیادہ فیل نہیں کیا

حجاب کے سٹیج سے اٹھ جانے کے بعد میر جابر بھی سٹیج سے اٹھ گیا اور سیدھا سہیل کے پاس گیا اور اس سے فوٹو گراف کا پوچھا جس پر سہیل نے اسے مطمئن کر دیا کے وہ عروج کے کمرے میں رکھ چکا ہے

میر جابر نے پھر فوٹو گراف عنان کو بھی واٹس ایپ پر سینڈ کیے

عنان جو سٹیج پر بیٹھا اپنے نکاح کا انتظار کر رہا تھا کے اس کے موبائل پر میسج ٹویون بجی

عنان نے جب موبائل آون کیا تو اس کے تو پاؤں سے زمین ہی نکل گئی تھی اسے لگا جیسے اس کے سر موجود آسمان گول گول گھوم رہا ہے

لیکن جب اس نے بھیجنے والے کا نمبر دیکھا تو غصّہ میں نمبر ڈائل کیا اور سٹیج سے نیچے اتر گیا

یہ کیا بہودہ حرکت ہے میر جابر، تمہیں شرم نہیں آتی کیا

عنان کا تو بس نہیں چل رہا تھا کے وہ میر جابر کو قتل ہی کر دیتا

ارے یار بات کرنی ہے تو سامنے آ کر کروں، ایک ہی جگہ ہو کر تم مجھے کال کر رہے ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے عنان کی حالت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے عنان کے برعکس آرام سے بات کی

میر یہ فوٹو گرافرز تمہارے پاس کہاں سے آئے ہیں اور یہ تم نے کسی کو بھی سینڈ کیے ہیں

کیا

عنان نے اس بار قدرے آرام سے بات کی اور میر جابر سے اپنے ذہن میں آتے سوال کر دیے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کو تو چھوڑوں کے کہاں سے لئیے، اور جہاں تک یہ کسی کو دینے کی بات ہے، وہ تو صرف آپ کی بیوی او سوری دنیا کے سامنے ہونے والی بیوی کو بھیج چکا ہوں

میر جابر نے آرام سکون سے عنان کو اس کی زندگی کی سب سے بُری خبر سنائی

میر رررررررا گر عروج کو اس بارے پتہ چلانا تو میں ں ں

عنان نے میر جابر کو وارن کرنے کی کوشش کی مگر عنان کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے وارن کرنے سے بہتر ہے تم جلدی سے عروج کے پاس جاؤں تاکہ اسے کچھ پتہ نا چل جائے

میر جابر نے عنان کا دھیان عروج کی طرف لانے کے لئیے عنان کو اس کے پاس جانے کا کہا

عنان نے میر جابر کے کہنے کے مطابق کال کاٹ دی اور پھر بھاگتا ہوا حویلی کے اندر گیا اب اسے کسی بھی طرح ان فوٹو گرافرز سے عروج کو دور رکھنا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب جب اوپر کمرے میں آئی تو عروج ابھی بھی واش روم میں ہی تھی

حجاب کمرے آتے ہی خود کو ڈوپٹہ کی قید سے آزاد کرنے کے لئیے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی، تو وہاں پر ایک خاکی رنگ کا لفافہ دیکھا

حجاب نے جب لفافہ کھولا تو حجاب زمین پر گرتے گرتے بچی تھی، ابھی حجاب خود کو سنبھال ہی رہی تھی کے واش روم سے عروج نکل کر باہر آئی، ابھی عروج حجاب پاس آ کر کچھ پوچھتی کے دروازے پر دل دہلا دینے والی دستک ہوئی جس سے حجاب بھی ہوش کی دنیا میں آئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج حجاب کو وہی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس چھوڑ کر دروازے کھولنے گئی تو دروازے پر عنان کو دیکھ کر حیران ہو گئی

وہ تمہیں میر نے کچھ موبائل پر سینڈ کیا ہے، میرا مطلب ہے کوئی پکس وغیرہ کسی نمبر سے آئی ہیں یا پھر کوئی پیکٹ وغیرہ تم نے کھولا ہے

عنان نے دروازہ کھولتے ہی گھبراہٹ میں عروج سے پہ در پہ سوالات کر ڈالے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج نے عنان کے سوالات کا مفہوم نہ سمجھتے ہوئے نفی میں سر کو جنبش دی مگر پھر اگلے ہی لمحے پیکٹ والا لفظ جب عروج کے ذہن میں گھوما تو اس نے پلٹ کر حجاب کی طرف دیکھا

حجاب کے ایک ہاتھ میں ایک بھورے رنگ کا لفافہ اور دوسرے میں کچھ فوٹو گراف

تھیں

عروج کے پلٹنے پر عنان کمرے کے اندر آیا اور حجاب کے ہاتھ میں فوٹو گراف دیکھ کر بھاگتا ہوا حجاب کی طرف گیا ہے اور اس کے ہاتھ سے فوٹو گراف اور لفافہ لے لیا ،جلدی سے تصاویر لفافہ میں ڈال دیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا ہے جو تم دونوں مجھ سے چھپا رہے ہو

عروج جب تک ان دونوں تک پہنچتی کے عنان نے سارے فوٹو گراف لفافہ میں ڈال کر اپنے دائیں ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیا

آپ نے یہ سب کیا ہے نا، آپ کو زرا بھی شرم نہیں آئی ایسی جھوٹی، بے ہودہ قسم کے فوٹو گراف بناتے ہوئے، ارے میں بھی کس سے کہہ رہی ہوں، آہ نے مجھے تو بدنام کر دیا اب کیا آپ عروج کو بھی بدنام کرنے کے منصوبے پر ہو

عروج سے پہلے ہی حجاب عنان کے سامنے آئی اور جو منہ میں آیا کہتی گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوّل تو اس دن مجھے نہیں پتہ تھا کے تم میر جابر کے ساتھ ہو گئی، اور دوسری بات یہ کے میں اتنا گھٹیا نہیں ہوں جتنا کے میر جابر آئی مین آپ کے شوہرِ نامدار ہیں، یہ فوٹو گرافرز اس نے بنائے ہیں مجھے سے بدلہ لینے کے لئیے یا پھر بلیک میل کرنے کے لئیے

عنان کو جو غصّہ میر جابر پر تھا وہ سارا کا سارا اس نے حجاب پر نکال دیا

کون سے فوٹو گرافرز کی بات کر رہے ہو تم دونوں، مجھے یہ دیکھنے ہیں، اگر مجھے نہیں دیکھائے گئے تو میں قسم سے چیخ چیخ کر سب کو اکھٹا کر دوں گئیں پھر صرف مجھے نہیں آپ کو سب کو دیکھانے پڑیں گئے

عروج نے عنان کو اتنے غصّہ میں دیکھا تو حجاب کو کندھے سے پکڑ کر عنان کے سامنے ہٹایا اور خود اس کے سامنے کھڑی ہو گئی جب اس کے کہنے کے باوجود عنان نے فوٹو گرافرز نہیں دیکھائے تو اس نے عنان کو دھمکی دی تو کار آمد ثابت ہوئی اور عنان

نے ناچاہتے ہوئے بھی وہ فوٹو گرافرز عروج کو دے دیئے

عروج کو کچھ بُرا ہونے کا احساس تو ہو گیا تھا مگر فوٹو گرافرز دیکھ کر وہ زمین پر کھڑی نہیں ہو پائی،اور گرتے ہی عروج کے ہاتھ سے فوٹو گرافرز گر گئے تو حجاب نے جلدی سے سارے فوٹو گرافرز جمع کیئے اور جلدی سے لفافہ میں ڈالے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ میر کو فون کریں اور بولیں کے کمرے میں آئے

حجاب نے عنان کو بولا تو اس نے ہاں میں سر ہلا کر میر کو کال کی اور اسے کمرے میں آنے کا بولا

عروج نے زمین پر بیٹھ کر رونا شروع کر دیا تو عنان اس کو چپ کروانے کے لئیے اس کی طرف بڑھا تو عروج روتے ہوئے کھڑی ہو گئی

یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے، اگر یہ فوٹو گرافرز کسی اور کو ملے نہ تو میں اپنے آپ کو مار دوں گئی یہ سن لیں آپ

عروج نے عنان کو اس سب کا زمہ دار ٹھہراتے ہوئے اس کو جان سے مارنے کی دھمکی دی اور پھر حجاب کے گلے لگ کر رونے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

میر جابر عنان کی کال آنے پر کچھ پریشان تو ہوا مگر پھر یہ سوچ کر کے عنان زیر ہو گیا ہو گا تو پھر عروج کے کمرے کی طرف بڑھا

کمرے کے پاس پہنچ کر اس نے دستک دی تو حجاب کو بھی اس کمرے میں دیکھ کر میر کی حیرت کی انتہا نہ رہی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر پھر خود کو سنبھالتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تو میر جابر کے کمرے میں آتے ہی حجاب نے دروازہ بند کیا

چٹاخ میں نے آپ جیسا گھٹیا ، گرا ہوا شخص اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا

دروازہ بند ہونے کی آواز پر جابر جیسے ہی پلٹا تو حجاب نے ایک زناٹے دار تھپڑ میر جابر کو رسید کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں مانا کے آپ کو مجھ سے دشمنی نکالنے تھی تب ہی آپ نے مجھے بدنام کیا مگر آپ عنان بھائی اور عروج کو اس گھٹیا طریقہ سے بدنام کروں گئے میں نے یہ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا

حجاب کا تھپڑ کھانے کے بعد میر جابر تو کچھ وقت شاکٹ میں رہا، جس کی وجہ سے حجاب نے تھپڑ مارنے کے بعد بھی اپنی بات جاری رکھی

ہاں کروں گا ابھی تو میں نے یہ صرف تم لوگوں نے دیکھے ہیں ابھی تو پوری دنیا دیکھے گئ اور تب ہو گئ اصل بدنامی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے بھی حجاب کے سر پر اس ہی کے انداز میں بغیر کسی شرمندگی کے ساتھ کہا

میر جو تم کہوں گئے میں وہ کروں گا، تم مجھ سے کوئی ڈیل کرنے والے تھے نا تو وہ ڈیل کرنے کے لئیے میں راضی ہوں تم بس یہ فوٹو گرافرز ڈیلیٹ کر دوں

عنان نے مصالحت کا راستہ اپنایا اور جو میر جابر کہے گا ویسا ہی کرنے کا بول دیا

یہ ہوں نا بات، میرے یار، اگر اب تم خود راضی ہو گئے تو کل صبح جو لوکیشن میں تمہیں سینڈ کروں گا وہاں آ جانا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر عنان کے اتنی جلدی ماننے پر خوش ہوا تھا

ارے عنان بھائی ایسے کیسے آپ مان رہے ہو، میں ابھی بابا جانی کو اس شخص کا بولتی ہوں، یہ اپنے آپ کو بہت بڑا بلیک میل سمجھتا ہے نا تو آج اس کی یہ بلیک میلی میں پانی میں ملاتی ہوں

حجاب نے میر جابر کی بلیک میلنگ میں نا آتے ہوئے عنان کو روکا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے میں نے کب کہا تم میری بلیک میلنگ میں آؤں، نہ آؤں، میرے ایک کلک پر یہ فوٹو گرافرز نکاح میں آئے سب مہمانوں کو چلیں جائیں گئے، تو سوچوں لوگ کہیں گئے کے ارے لڑکے لڑکی تو نکاح سے پہلے ہی اپنی ویڈنگ گ گ

میر جابر حجاب کو ڈرانے کے لئیے جو لفظ بولنے والا تھا اس کو عنان کے مکے نے اس کے منہ میں ہی رکھ دیا اور عروج جو زمین پر بیٹھی ہوئی تھی وہ ایک دم سے کھڑی ہو گئی

کمینے تجھے پہلے پتہ ہے کے میرا اور عروج کا نکاح ہو چکا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے زمین پر گرے ہوئے میر جابر کا گریبان پکڑ کر کہا

مجھے پتہ ہے مگر اس دنیا کو تو نہیں پتہ، اس دنیا کے سامنے وہ آج تمہاری بیوی بنے گئی

میر جابر نے خود چڑھے ہوئے عنان کو دھکا دیا اور واپس سے کھڑا ہو گیا جبکہ لگ عنان اور میر جابر کے درمیان ہونے والے جملوں نے حجاب کو چپ لگا دی تھی

چھوڑیں اسے آپ، اور یہ جو بھی کہتے ہیں آپ کو اللہ کا واسطہ ہے ویسے ہی کریں اور حجاب تم اگر کہتی ہو تو تمہارے آگئے ہاتھ۔ جوڑتی ہوں، حجاب میں نے تم سے کبھی کچھ نہیں مانگا آج تم سے اپنی عزت کی بھیک مانگتی ہوں، خدا کا واسطہ ہے تمے آج جو کچھ بھی تم نے دیکھا، سنا وہ ساری عمر کسی کو مت بتانا پلیز زززززززز حجی

عروج جو اتنی دیر سے سب کچھ سن رہی تھی، اس نے آگئے بھر کر عنان اور میر جابر کے درمیان آئی اور عنان کو جیسا وہ کہتا ہے ویسا ہی کرنے کا بولا اور پھر حجاب کے پاس

آئی اور اس سے زندگی میں پہلی بار کچھ مانگا اور بھی ہاتھ جوڑ کر

عوج تم نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی، خیر ہے عوج تم نہ بھی کہتی نا میں پھر بھی یہ سب کسی کو نہ بتاتی، آج کے بعد مرنے تک یہ راز، راز ہی رہے گا بے فکر رہوں تم

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب نے اپنے آنسوں صاف کیے اور پھر عروج کے جوڑے ہاتھ اپنے ہاتھوں سے نیچے کیے اور اسے یہ یقین کروایا کے وہ مرتے دم تک یہ راز کسی کو نہیں بتائی گئ

ابھی یہ سب کچھ چل ہی رہا تھا کے دروازے پر دستک ہوئی تو چاروں کے چاروں پر خوف طاری ہو گیا تھا

دروازے کے اس پار سدرہ اور قرینہ بیگم تھیں اور حجاب اور عروج کو بار بار آوازیں دے کر انھیں دروازہ کھولنے کا بول رہیں تھیں

میر جابر نے آگئے بھر کر دروازہ کھول دیا اور دروازے کے کھولتے ہی میر جابر نے چہرہ پر مسکراہٹ لائی

ارے آنٹیوں زرا سی ملاقات تو کرنے دیتی، اتنی مشکل سے دلہے صاحب کو دلہن سے ملانے لائے تھے

میر جابر نے عنان کی طرف اشارہ کر کے کہا تو سدرہ اور قرینہ بیگم ہنسنے لگیں تھیں

ارے بیٹا نیچے قاضی صاحب اس دلہے صاحب کا ہی پوچھ رہے تھے، یہ دلہے صاحب اپنی دلہن سے ملنے میں لگے ہیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے بھی میر جابر کے شرارتی انداز کے بدلے شرارت میں ہی کہا

اچھا ہمارے بھی دلہے صاحب کی ملاقات ہو گئی ہے دلہن سے، ابھی ہم نیچے جا کر نکاح

کے لئیے ہی جا رہے تھے

میر جابر نے عنان کے گلے میں ہاتھ ڈال کر شرارتی انداز میں کہا اور ساتھ ہی عنان کو کمرے سے باہر لے گیا اور کمرے سے نکلتے ہی میر جابر نے ایک جھٹکے سے ہاتھ کو عنان سے پیچھے کیا اور بھاگتا ہوا سیڑھیوں سے اتر گیا تھا، عنان بھی نیچے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

توبہ ہے بھابھی آج کل کے بچے، ابھی نکاح ہونا ہے اور ان کو ملاقاتیں کرنی ہیں

سدرہ نے ہنستے ہوئے قرینہ بیگم سے بات کی تو قرینہ بیگم بھی ہسنے لگی

عروج اور حجاب نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تو جس کی وجہ سے سدرہ اور قرینہ بیگم ان کے جذبات کو جانچ نہ سکیں

عروج اور عنان کا نکاح ہونے کے بعد تقی صاحب کی فیملی اور عمر جمال کی فیملی حویلی سے واپس چلے گئے تھے اب عنان اور عروج کی شادی کی رسمیں شہر میں ہی ہونی تھی

میر اللہ کا شکر ہے، نکاح اچھے سے کو گیا، مجھے تو ڈر ہی لگ رہا تھا کے کہیں کچھ ہو ہی نہ جائے

سدرہ نے بیڈ پر بیٹھی ہوئی فروٹس کھاتے ہوئے کہا

ہاں سب کچھ اچھے ہو گیا، تم یہ بتاؤں کل کا کیا پلان ہے عمر کے گھر جاؤں گئی یا پھر تقی کے گھر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے سدرہ سے استفسار کیا

میں تو میر بھائی کے گھر ہی جاؤں گئی، مجھے تو بھابھی نے جاتے وقت بھی کیا تھا کے

ہمارے گھر آنا، تم نے لڑکی والوں کی طرف سے شریک ہونا ہے، اب آپ بتاؤں آپ کیا کروں گئے

سدرہ نے سیب کی ایک توری اپنے منہ ڈالتے ہوئے اپنا فیصلہ سنایا کے وہ تقی صاحب کے گھر سے ہی شادی میں شریک ہو گئ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا تم ایسا کروں، حجاب اور تم تقی کی گھر سے ہو جانا، میں اور جابر عمر کے گھر سے ہو جائیں گئے

میر شہباز نے مناسب مشورہ دیا تو سدرہ کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا، مگر میر شہباز کی

بات کا پورا جواب دینے کے بجائے سر ہلا دیا

اگر سدرہ بھوک لگی ہے تو کھا نالوں، فروٹس سے بھوک ختم تھوڑی ہو گئی

میر شہباز نے جب سدرہ کو بھوک لگنے پر فروٹس کھاتے ہوئے دیکھا تو ٹوکا مگر میر شہباز کی سننی کس نے ہیں

نہیں میر مجھے بھوک تو نہیں لگی وہ تو ویسے ہی میرا دل کر رہا تھا فروٹس کھانے کا

سدرہ نے میر شہباز سے جھوٹ بول دیا کے اسے بھوک نہیں لگی ورنہ حقیقت میں اسے بھوک ہی لگی ہوئی تبھی اس نے فروٹس کھانا شروع کر دیئے ورنہ شاید میر شہباز مزاق اڑاتا کے ابھی ایک گھنٹہ پہلے تو کھانا کھایا تھا تم نے

اچھا فروٹس کھا لیئے ہیں تو سو جاوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز سدرہ کو سونے کا کہہ کر خود بھی سو گیا تھا،

میر، میر، میر ر ر ر مجھے بھوک کی وجہ سے نیند نہیں آ رہی

سدرہ نے سونے کی بہت کوشش کی مگر بھوک لگنے کی وجہ سے اسے نیند نہیں آئی تو نا چاہتے ہوئے بھی اس نے میر شہباز کو اٹھا دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ رات کے دو بجے تمے بھوک لگ گئی ہے، اور جب میں نے تمہیں کہا تھا کے اگر بھوک لگی ہوئی ہے تو کھانا کھا لو تو تب کیوں نہیں کھایا

میر شہباز تھکن کی وجہ سے گری نیند میں سویا ہوا تھا تو اس کو سدرہ کا یوں اٹھانا برا لگا، مگر سدرہ کی وجہ سے وہ اٹھ کر کمرے سے کھانا لانے کے لئیے چلا گیا ، مگر سدرہ

سمجھی کے میر شہباز ناراض ہو کر میر جابر کے کمرے میں چلا گیا ہے

یہ لو کھانا، اب سکون سے کھاؤں

میر شہباز نے ٹرے سدرہ کے آگئے کی تو سدرہ حیران ہو گئی کے میر شہباز نے اس کے لئیے کھانا گرم کر کے لایا ہے

ایسے کیا دیکھ رہی ہو، اب اس حویلی میں نوکر چوبیس گھنٹے کی سروس نہیں دیتے، یہ میں ہی گرم کر کے لایا ہوں، مجھے لگتا ہے تمہیں کریونگ (Craving) ہو رہی ہے شاید

میر شہباز نے جب سدرہ کو حیران ہوتے ہوئے دیکھا تو ٹرے اس کے ہاتھ میں پکڑا کر اسے یقین کروایا کے کھانا اس نے ہی گرم کیا ہے، اور ساتھ میں ہی اس کی بے وقت بھوک کو کریونگ کا نام بھی دے دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں شاید، پر اتنی کے دن میں چار سے پانچ بار بھی روٹی کھاؤں نا تو لگتا ہے کچھ نہیں کھایا

سدرہ نے اپنی حالت میر شہباز کو بتائی تو میر شہباز نے بڑی مشکل سے ہنسی روکی تھی

اچھا مجھے لگتا ہے کے ہمارا ہونے والا بچہ بیٹو ہے

میر شہباز نے سدرہ کی بات کا نتیجہ نکالا، جس پر سدرہ جو کے منہ میں چاول ڈال رہی تھی اس نے ہاتھ منہ سے پیچھے کیا اور ایک سخت قسم کی گھوری میر شہباز کو کرائی تو میر شہباز سدرہ کی گھوری پر کھل کر ہسنے لگا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر اپنے کمرے میں بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا، اس کی آنکھوں کے سامنے حجاب کا تھپڑ بار بار آرہا تھا، اسے یقین ہی نہیں آرہا کے حجاب نے اسے تھپڑ مارا ہے

چل جا بر اس سے تھوڑا سا بدلہ تو لو، ابھی تو بابا جانی اور آنٹی بھی سو چکے ہوں گئے

میر جابر نے ذہن میں بات آتے ہی ایک بار پھر جذبات میں آکر حجاب کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر میر جابر نے آہستہ سے دستک دی، مگر نادر پھر دستک دی اور کوئی تین سے چار بار دستک دینے پر سوئی ہوئی حجاب نیند سے اٹھی اور پھر بغیر سوچے سمجھے دروازہ کھول دیا

آپ یہاں، میرے کمرے کے باہر کیا کر رہے ہیں، میں ابھی بابا کو بلاتی ہوں

حجاب کا میر جابر کو اپنے کمرے کے باہر، رات کے اس پہر دیکھ کر اسے میر شہباز کی دھمکی دی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب بلاؤں بابا کو، میں بھی بابا کو بتاؤں گا کے ان کی لاڈلی بیٹی نے اپنے شوہر کو نکاح کے آدھے گھنٹے بعد ہی تھپڑ مارا ہے

میر جابر نے بھی بغیر ڈرے حجاب کے کمرے کے اندر آ گیا اور ساتھ ہی اسے تھپڑ بھی یاد کروایا

اوا چھا تو تھپڑ یاد ہے میں تو سمجھی بھول گئے ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب بھی کہاڈرنے یا پھر دبنے والی تھی

تمے شرم نہیں آتی کے شوہر سے کیسے بات کرتے ہیں، یا پھر آنٹی کو بولوں کے تمہیں شوہر سے بات کرنے کی تمیز سکھائیں

میر جابر نے بھی حجاب پر باور کروایا کے وہ اس کا کیا لگتا ہے، اس کا اس سے کیا رشتہ ہے

ہاں تو میں کیا کروں، مجھے نکاح سے پہلے تھوڑی پتہ تھا کے میرا شوہر ایک نمبر کا بلیک میلر ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب نے میر جابر کو ترکی بہ ترکی جواب دیتے اپنا حساب برابر کیا

وہ تمہارا یا پھر عروج کا مسئلہ نہیں، وہ میرا اور عنان کا مسئلہ ہے، ہم دونوں خود اس کو دیکھیں گئے، تم بیچ میں بی جمالو نہ بنو

میر جابر نے حجاب مسئلہ کی سنجیدگی بتانے کے ساتھ ساتھ اسے یہ بھی بتایا مسئلہ مردوں کے بیچ کا ہے وہی اس کو حل کر دیں گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کو میں بی جمالوں لگتی ہوں، آپ نے خود کو کبھی آئینہ میں دیکھا ہے بندر لگتے ہو

حجاب ساری بات بھول کر بی جمالوں پر ہی اٹک گئی تھی تب ہی لڑاکا عورتوں کی طرح دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر میر جابر کو بی جمالوں کے بدلے میں بندر کہا

اچھا تو میں بندر ہوں، تم نے اپنے آپ کو دیکھا ہے چھپکلی کہیں کی، اپنے فگر کو دیکھوں موٹی بھینس کہیں کی، جس جگہ جاؤں گئی وہاں پر آواز دے کر بتانے کی ضرورت نہیں ہے تمہارے چلنے سے کانپنے والی زمین سے اندازہ ہو جاتا ہے کے حجاب میر آ رہی ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر کو اب پتہ چل گیا ہے تھا کے حجاب کو کیسے تنگ کرنا ہے تو اس نے حجاب کا ویک پوائنٹ پکڑ کر اس نے حجاب کے بے بی فیٹ پر اسے موٹی کہا

حجاب کے چہرے کو دیکھ کر میر جابر کو ایک سکون ملا تھا اور اس پتہ چل گیا تھا کے تھپڑ کا بدلا تو پورا ہو گیا ہے تو اس لئیے میر جابر سیٹی بجاتا کمرے سے نکل گیا تھا

میر جابر کے کمرے سے باہر جانے کے بعد حجاب نے رونا شروع کر دیا تھا، جو بھی تھا اسے اس کے شوہر نے موٹی بھینس کہا ہے

مجھے کہہ رہا ہے موٹی خود کو دیکھا، مگرمچھ، بندر، کھمبا کہیں کا، خود دیکھتا ہی نہیں ہے بدتمیز، بے شرم کہیں کا

حجاب نے اپنا سارا غصّہ میر جابر کے جانے بعد ہی نکالا، اور دل میں یہ عہد کر لیا کے وہ میر جابر کو حیسن بن کر ہی دیکھائے گئی

مہندی اور مایوں کے فنکشن سے پہلے ہی عنان کو میر جابر کی بتائی ہوئی لوکیشن پر جانا تھا

ارے عنان شام کو فنکشن ہے اور تم گھر سے جا رہے ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثمرہ نے عنان جو کے باہر تیار ہو کر باہر جانے کے لئیے تیار تھا اسے روکا

پھپھو تھانے سے بہت ضروری کال آئی ہے تو جانا لازمی ہے، میں آدھے گھنٹے میں آتا

ہوں، فنکشن تو پھر شام کو ہے نا

عنان نے ثمرہ سے تھانے کا بہانا بنا کر اپنی جان چھڑائی اور پھر وہاں پر روکا نہیں جلدی ہی گھر سے نکل گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر سے نکلنے کے بعد عنان سیدھا میر جابر کی بتائی ہوئی لوکیشن پر گیا، وہاں پہنچ کر عنان نے جگہ کا جائزہ لیا وہ ایک کافی شاپ تھی

عنان جب اندر داخل ہوا تو سب سے آخری ٹیبل پر میر جابر اور سہیل بیٹھے ہوئے تھے، عنان ان دونوں کو دیکھ کر اس ٹیبل کی طرف بڑھ گیا

ہاں بولوں مجھ سے تم لوگوں کو کیا کام تھا

عنان نے کرسی پر بیٹھتے ساتھ ہی میر جابر سے سیدھی سیدھی بات کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے دلہے صاحب تھوڑی دیر صبر کروں کافی وغیرہ پیوں، پھر آرام سکون سے بات کریں گئے

میر جابر نے آرام سکون نے کافی کا ایک سیپ لیتے ہوئے عنان کو بولا

میر پلیز ٹو دا پوائنٹ بات کروں، میرے پاس وقت نہیں ہے

NEW ERA MAGAZINE .com

عنان نے لیے دیئے لہجہ میں میر جابر کو پوائنٹ پر آنے کا کہا

اوکے تو پھر سنو، تم نے سلطان مرزا کے ہر غیر قانونی کام کرنے والی فیکٹری پر چھاپا مارنا ہے، اور اس کے ہر غیر قانونی دھندے کو بے نقاب کرنا ہے، تو بتاؤں کروں گئے یہ سب

میر جابر نے بھی اسے بتا دیا کے وہ اس سے کیا کام لینا چاہتا ہے

اوکے کر لوں گا، مگر کام کے بعد اس بات کی کیا گارنٹی ہے کے وہ فوٹو گرافرز ڈیلیٹ ہو جائیں گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے فوٹو گرافرز ڈیلیٹ کر دینے کی ضمانت لینے کے لئیے بولا

ہمممم تو تم ہی بتاؤں تمہیں کیسی ضمانت دوں کے میں تمہاری فوٹو گرافرز ڈیلیٹ کر دوں جب میرا کام ہو گا تب

میر جابر نے عنان سے ہی ضمانت کے بارے میں پوچھ لیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے پھر جس دن میں فیکٹریوں پر چھاپا مارنے کے لئیے جاؤں گا اس دن میں تمہارے پاس آؤں گا پہلے تم سے فوٹو گرافرز ڈیلیٹ کرواؤں گا پھر چھاپہ مارنے جاؤں گا منظور

عنان نے اپنی طرف سے مشورہ دیا جو کے میر جابر کو مناسب لگا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا اور عنان میر جابر کی حامی بھر لینے پر وہاں سے گھر چلا گیا

مایوں اور مہندی کے فنکشن کا انتظام تقی صاحب کی فیملی کی طرف سے ہال میں کیا ہوا تھا، ہال کو پیلے گیندے کے پھولوں سے سجایا ہوا تھا اور عمر جمال کی فیملی کا ویلکم کرنے کے لئیے کچھ لڑکیاں حجاب کے ساتھ کھڑی تھی، جن کے ہاتھوں میں تھال پکڑے ہوئے تھے اور تھالوں میں لڑکے والوں کی طرف سے آنے والی لڑکیوں اور عورتوں کے لئیے گجرے اور لڑکوں اور مردوں کے لئیے پھولوں کے ہار تھے

تقی صاحب کی فیملی ہال میں پانچ بجے ہی پہنچ گئی تھی جبکہ لڑکے والوں کے ہال میں پہنچنے کا وقت سات بجے تھا

حجاب اور عروج پارلر سے ہی تیار ہو کر ہال آئیں تھی جبکہ تقی صاحب، قرینہ بیگم، سدرہ اور باقی سارے رشتہ دار گھر سے ہی ہال پہنچے

عروج کا مہندی کے کپڑے پیلے رنگ کا سادہ سا جوڑا تھا اور اس کے کانوں پھولوں کی جیولری تھی، ہلکے پھلکے میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سات سے پہلے ہی لڑکے والے ہال میں آ گئے تھے، میر شہباز اور میر جابر عمر جمال کے گھر سے ہال پہنچے

لڑکے والوں کے آنے پر حجاب پھولوں کی تھالی لے کر بھاگی، یہ دیکھے بغیر کے تھالی میں ہار رکھے ہوئے تھے جو اسے لڑکے والوں کی طرف سے آنے والے ہر مرد اور لڑکے کو دینے تھے

حجاب نے ہال کے گیٹ کے پاس جا کر جب تھال دیکھا تو منہ بن گیا مگر کرتی کیا اب اسے یہ پھولوں کا ہار تو دینے ہی تھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لڑکے والوں میں سب سے پہلے عنان اور عمر جمال ہال میں داخل ہوئے تو حجاب نے دونوں کو مسکرا کر دونوں کو یار پہنائے، عمر جمال نے پیار سے حجاب کا ہار لیا

مائے پر نسسز یہ ہار آپ خود اپنے بابا کو پہناؤں

میر شہباز نے پیار سے حجاب کے سامنے سر جھکایا تو حجاب نے بھی ہار پہنا کر میر شہباز کے گلے لگ گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز کے پیچھے ہی میر جابر بھی آیا اور جلدی سے حجاب کے سامنے سر جھکا لیا، حجاب نے بھی سب کے سامنے مصنوعی مسکرا کر جابر کو ہار پہنا دیا، ہار پہننے کے بعد میر جابر نے جاتے ہوئے حجاب کو آنکھ ماری تو حجاب کا منہ کھولا کا کھولا ہی رہ گیا جبکہ میر جابر آنکھ مار کر آگئے بھر گیا، میر جابر کے بعد حجاب نے سب کے ہاتھ میں ہی پھولوں کے ہار پکڑائے

#

حجاب نے سب کے ہاتھوں میں ہار دیئے مگر ایک لڑکے نے ہار لیتے ہوئے حجاب کے ہاتھوں کو بھی پکڑا، حجاب نے جھٹکے کے ہاتھ پیچھے کر دیا اور ہاتھ کو صاف کرنے لگی

میر جابر نے حجاب کے ساتھ بد تمیزی کرتے ہوئے لڑکے کو دیکھ لیا تھا پھر ساری فنکشن میں جابر نے حجاب پر اپنی نظریں رکھیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب لڑکے والوں کا استقبال کرنے کے بعد سیدھی عروج کے پاس چلی گئی، اسٹیج بیٹھا عنان کب سے عروج کے آنے کا انتظار کر رہا تھا

کچھ ہی دیر بعد عروج کو ایک پیلے رنگ کے دوپٹے کے نیچے کر کے اسٹیج تک لایا گیا،
عروج کو دیکھ کر عنان نے اپنی جگہ سے اٹھ کر عروج کو اسٹیج پر چڑھنے میں مدد کی

ابے قاسم وہ دیکھ وہی لڑکی جس نے تجھے ہارا دیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عدنان نے کھانا ڈالتی حجاب کی طرف اشارہ کیا تو قاسم علی شاہ نے حجاب کی طرف
شکاری نظروں سے دیکھا

ویسے اگر یہ لڑکی تیری گرل فرینڈ بن گئی نا تو سنچری مکمل ہو جائی گئی تیری

عدنان نے سوفٹ ڈرنک کا ایک گھونٹ بھر کر قاسم کو کہا اور اس کی اسپیشل ون کے چکر میں بننے والی ننانوے گرل فرینڈز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا

چل فر آج ہی یہ سنچری مکمل کرتے ہیں، ویسے دیکھنے میں تو اچھی ہی ہے۔

قاسم علی شاہ نے کھانا کھاتی حجاب کا ایک مکمل جائزہ لیتے ہوئے کہا اور سوفٹ ڈرنک کا گلاس ہاتھ میں پکڑے حجاب کی ٹیبل کی طرف بڑھ گیا، قاسم تو بس اپنے باپ علی شاہ کی وجہ سے اس شادی میں آئے تھا پر اسے نہیں پتہ تھا کہ ٹائم پاس کرنے کے لئیے ایک اور لڑکی مل جائے گئ

ہائے، آپ کا نام جان سکتا ہوں

حجاب جو کے میر جابر کی نظروں سے چھپتی پھر رہی تھی اور اس کی ہی نظروں سے اوجھل ہونے کے لئیے وہ ایک کونے میں آکر بیٹھی کھانا کھا رہی تھی کہ ایک انتہائی ہینڈسم اور پر کشش شخصیت کا مالک لڑکا اس کے پاس آیا

اس لڑکے کی شخصیت ایسی تھی کے حجاب بھی اس کی پرسنلٹی کو دیکھ کر ایک لمحہ کو ٹھہر گئی مگر اگلے ہی لمحہ اس کو کمپوز کر کے حجاب نے نظریں جھکا دیں

جی میرا نام حجاب میر ہے اور آپ کا کیا نام ہے

حجاب نے ناچاہتے ہوئے بھی اس لڑکے کو نام بتا دیا اور ساتھ میں پہچان بھی لیا کہ یہ وہی لڑکا تھا جس نے ہار لیتے وقت حجاب کا ہاتھ پکڑا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

او تو آپ منیسٹر میر شہباز کی بیٹی ہیں، خیر میرا نام مسٹر قاسم علی شاہ ہے داسن آف سی ایم (چیف منسٹر) یعنی میں اس صوبے کے وزیر اعلیٰ کا بیٹا ہوں

قاسم نے اپنا پورا تعارف کروایا تو حجاب بھی مسکرائی، یہ بغیر دیکھے کے دور کھڑا میر جابر اسے ہی دیکھ رہا ہے اور میر جابر سے اور برداشت نہیں ہو رہا تھا تو میر جابر نے قدم ان

دونوں کی جانب بڑھا دیئے

اوہیلو مسٹر قاسم علی شاہ آپ یہاں، خیر کیسے ہیں

قاسم علی شاہ جو کے تعارف کے بعد حجاب سے کچھ اور بھی کہنا چاہ رہا تھا مگر میر جابر کی غیر متوقع انٹری نے اسے چپ ہی کروا دیا

ہیلو مسٹر میر جابر کیسے ہیں آپ اور آپ کو نکاح کی مبارک ہو میں اپنی مصروفیات کی وجہ سے آپ کے نکاح میں نہیں آسکا اس کی معافی

میر جابر نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر لائی ورنہ تو اس کا دل کر رہا تھا اس کو اٹھا کے باہر پھینک دے

قاسم علی شاہ اور میر جابر کی بس سلام دعا تک ہی جان پہچان تھی اس کے علاوہ ان دونوں کی بات چیت نہیں تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی بات نہیں مسٹر قاسم علی شاہ آپ ابھی مل لیں، میٹ مائے وائف حجاب جابر میر

میر جابر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے حجاب کی طرف اشارہ کر کے قاسم علی شاہ کو بہت کچھ باور کروادیا

اوہ پھر تو آپ کی وائف سے مل کر بہت اچھا لگا، آپ لوگ باتیں کریں مجھے زرا کام ہے تو میں چلتا ہوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قاسم میر جابر کے منہ سے حجاب کے بارے میں وائف کا لفظ سن کر جلدی ہی وہاں سے رفو چکر ہو گیا

ارے آپ نے اتنے پیارے لڑکے کو بھگا دیا، ہائے کتنا پیارا تھا، افففففف کیا پرسنلٹی

تھی

حجاب تو قاسم علی شاہ کی پرسنلٹی کو دیکھ کر ہی فدا ہو گئی تھی یہ جانے بنا کے میر جابر کا بس نہیں چل رہا تھا کے دور جاتے ہوئے قاسم کو گولی مار دے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں تب ہی رات کو گرل فرینڈ بناتا ہے اور صبح اس کا ہی نام بول جاتا ہے، ایک نمبر کا لوفر ، آوارہ لڑکا ہے اور تو اور دو لڑکیوں نے توریپ کا کیس بھی کیا ہوا ہے اس پر، جہاں لڑکی دیکھی وہاں آ گیا

میر جابر تو جل بن گیا تھا حجاب کے منہ سے قاسم نامہ سن کے، اس لئیے قاسم کے ایک

ایک کر توت گن گن کر بتا رہا تھا

اچھا بس زیادہ جیلس نہ ہوں، ایسے بندے کی گرل فرینڈز نہیں ہوں گئی تو کیا آپ جیسوں کی ہوں گئی، آپ تو شکر منائے بابا نے میرا نکاح آپ سے کر دیا ورنہ آپ کو تو کوئی منہ بھی نہ لگائے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب تو میر جابر کی اس طرح قاسم کی بدخوئی کرنے پر ہی شروع ہو گئی تھی ، اپنی بات کر کے حجاب کرسی سے اٹھ گئی اور وہاں سے جانے لگی

چلو کوئی بات نہیں مجھے کوئی بھی منہ لگائے بس ایک تم منہ لگا لینا

میر جابر نے جاتی ہوئی حجاب کی کلائی پکڑ کر اسے اپنے سامنے کر دیا تھا اور پھر بڑی ہی معانی خیزی سے حجاب کے کان میں بولا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کر رہے ہیں، چھوڑیں مجھے کوئی دیکھ لے گا

حجاب نے اپنے ہاتھ کو چھوڑوانے کی جدوجہد کی جو کے ناکام رہی

ارے تو دیکھ لے میں تمہارا شوہر ہوں پورا پورا حق رکھتا ہوں تمہارا ہاتھ پکڑنے کا بلکہ انفیکٹ میں تو بہت کچھ کرنے کا حق رکھتا ہوں

میر جابر کسی بھی طور پر حجاب کا ہاتھ نہیں چھوڑ رہا تھا بلکہ مزید شوخ ہو کر اسے اپنے اور قریب کر گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ انتہائی بد تمیز ہیں، چھوڑیں مجھے ورنہ میں بابا کو بولوں گئ

حجاب نے میر جابر کی بات کے سارے مطلب سمجھ لیئے تھے تو میر جابر سے جان چھڑانے کے لیئے میر شہباز کی دھمکی دے دی

میر یہاں کیا ہو رہا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر حجاب کو جواب دیتا اس سے پہلے ہی پیچھے کھڑے میر شہباز کی آواز آئی، میر شہباز کی آواز پر میر جابر ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا، حجاب نے بھی اپنا دوپٹہ صحیح کیا

وہ بابا جانی، وہ میں، وہ ہاں حجاب کے کرتے کی زپ کھل گئی تھی تو اگر وہ ایسے مہمانوں میں جاتی تو برا لگتا، یہاں کوئی اور تھا بھی نہیں تو میں حجاب کے کرتے کی زپ بند کر رہا

تھا بس

میر شہباز کے یوں اچانک آنے پر میر جابر پہلے تو کنفیوز ہوا پھر اپنی ہی طرف سے کہانی بتائی اس سے پہلے کے میر شہباز کچھ سوال کرتے میر جابر وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا، میر جابر جانے پر حجاب بھی وہاں سے بھاگ گئی دونوں کے اس طرح چوروں کی طرح بھاگنے پر میر شہباز کا قہقہہ بلند ہوا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم اتنی چپ کیوں ہو، کوئی بات ہے کیا

عنان نے اسٹیج پر خاموشی سے بیٹھی ہوئی عروج سے پوچھا

کچھ نہیں، مجھے کیا ہونا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com

عروج نے مصنوعی مسکرا کر جواب دیا تو عنان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا مگر جیسے ہی عروج کا ہاتھ پکڑا اسے یہ احساس ہوا کے عروج کو بخار ہے

ارے تمہیں تو بہت تیز بخار ہے، اٹھوں تم میں ابھی تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتا ہوں

عنان نے اسٹیج سے اٹھ کر عروج کو بھی اٹھنے کا کہا، مگر عروج نہیں اٹھی

میں ٹھیک ہوں ، آپ کیوں فکر کر رہے ہیں اور آپ کے ساتھ کہیں نہیں جا رہی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج نے عنان کو صاف سبز جھنڈی دکھادی

ایک منٹ، آنٹی عروج کو بہت سخت بخار ہے، آپ لوگ تو یہاں مہمانوں میں مصروف ہیں تو میں عروج کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤں، اگر آپ کو مناسب نہیں لگ رہا تو آپ یا پھر انکل میں سے کوئی ایک میرے ساتھ چلے

عنان نے عروج کی بات سنی تو اس نے اسٹیج پر آتی قرینہ بیگم کو ساری بات بتائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

او کے بیٹا آپ لے جاؤں، ہم سب بھی گھر ہی جا رہے ہیں، یہاں پر سب مہمانوں رخصت بھی کرنا ہے ورنہ میں آپ کے ساتھ چلی جاتی

قرینہ بیگم نے عروج کو ساتھ لے جانے کی اجازت دے دی

عروج کو کالی چادر پہنا کر عنان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا دیا تو سارے راستے عروج چپ ہی رہی، عنان نے بھی اس کی طبعیت کو دیکھتے ہوئے چپ ہی رہا، جبکہ دوسری طرف عروج بخار کی وجہ سے یا پھر درد کی وجہ سے کانپ رہی تھی

ایک گناہ جو اس نے سب سے چھپایا وہ سب کے سامنے کھولنے لگے گا، مگر اللہ جانتا تھا کے وہ سب کچھ اس نے اپنے ماں باپ کی عزت کے لئیے کیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہسپتال پہنچ کر عروج کی طبیعت اور بھی خراب ہو گئی تھی، اب عروج کو بخار کے ساتھ ساتھ پیٹ میں بھی شدید درد ہو رہا تھا

عنان تو عروج کی بگڑتی ہوئی حالت دیکھ کر ہی حیران ہو گیا تھا کے اسٹیج پر تو صرف اسے بخار تھا مگر اب عروج پیٹ پکڑ کر شدید درد میں تھی۔

ہسپتال پہنچتے ہی عروج کو ایمر جنسی میں لے لیا گیا، عروج کی حالت کو دیکھتے ہوئے اسے پھر آئی سی یو میں منتقل کر دیا گیا

دو گھنٹے کے مشکل ترین انتظار کے بعد ڈاکٹر باہر آئیں تو انھوں نے عنان کو سیدھا اپنے کیبن میں بولا لیا، عنان بھی ڈاکٹر کے کہنے پر ڈاکٹر کے کیبن میں چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ جو پیشن آپ لائے ہیں یہ آپ کی کیا لگتیں ہیں

ڈاکٹر نے پہلے سوال پر عنان کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کیا

میری وائف ہیں، ہمارا نکاح پہلے ہو گیا تھا ابھی رخصتی سے پہلے یہ رسمیں ہو رہی تھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے ڈاکٹر کو مطمئن ہو کر جواب دیا

ہممممممم آپ کا صرف نکاح ہوا تھا یا پھر آپ کا ریلیشن اس سے آگئے کا تھا، میرے کہنے کا مطلب ہے نکاح تو آپ کا ہوا ہے تو کیا یہ آپ منکوحہ تھی یا پھر بیوی

ڈاکٹر کے سوال پر عنان کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا تو ڈاکٹر نے اپنی بات کو مناسب الفاظ میں ڈھالا اور عنان کوئی بچہ تو تھا نہیں کے جو ڈاکٹر کے کہی گئی منکوحہ اور بیوی کے فرق نہ سمجھتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ میری بیوی ہے اور ہمارا ریلیشن شپ میاں بیوی ہی کا تھا

عنان نے بلکل سچ بولا اور اپنے ماتھے پر آئے پسینے کے قطرے صاف کئے

اوکے تو مسٹر عنان آپ کی وائف اسپیکٹ کر رہی ہیں اور ہمیں نہیں پتہ کے انھوں نے یہ گولیاں ابارشن کرنے کے لئیے کھائی ہیں یا پھر انھیں کسی نے دی ہیں، یا پھر فرسٹ ٹائم اسپیکٹ کر رہی ہیں تو شاید انھیں نہیں پتہ تھا کے یہ گولیاں ایک حاملہ کے لئیے نقصان دہ تھیں، جو بھی ہے انھوں نے ایسی گولیاں کھائیں جن سے ان کا ابارشن ہو جائے، بٹ آپ انھیں وقت پہ لے آیئے جس کی وجہ سے وہ اور بچہ دونوں ہی سیف ہیں اور آپ انھیں صبح تک ہسپتال لے کر جا سکتے ہیں، پلیز مسٹر عنان خود کو سنبھالیں آپ نے اپنی وائف کو بھی کنفیڈس دینا ہے کے انھوں نے کچھ غلط نہیں کیا، آپ کی وائف اور آپ کا بچہ اب ٹھیک ہے ان دونوں کو روم میں بھی شفٹ کر دیا ہے آپ ان سے جا کر مل سکتے ہیں

ڈاکٹر نے جیسے جیسے بات کو آگئے بڑھایا عنان ویسے ہی حیرت کے سمندر میں ڈوبتا گیا، ابارشن کے نام پر عنان کی آنکھوں سے آنسوں جھلک گئے تھے، ڈاکٹر نے اپنی بات کر

کے عنان کو عروج کے پاس جانے بول دیا تو عنان مرے مرے قدم اٹھا کر عروج کے کمرے کی طرف بڑھا، آنکھیں تھیں کے آنسوں سے تر، چلنا محال ہو رہا تھا عنان کے لئیے، کمرے میں پہنچ کر کرسی کے پاس بیٹھ کر زار و قطار رونا شروع ہو گیا تھا

عروج آنکھیں کھولوں میں نے بات کرنی ہے تم سے، مجھے پتہ ہے تم جاگ رہی ہو، مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ تم میرا سامنا نہیں کر پا رہی اس لئیے سونے کا ناٹک کر رہی ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان تھوڑی دیر تک روتا رہا پھر جب سر اٹھا کر عروج کو دیکھا جس کی آنکھوں سے آنسوں نکل کر گالوں سے بہہ رہے تھے

تمہیں پتہ ہے عروج میں رخصتی کے بعد تم سے کیے گئی ہر غلطی کی معافی مانگنا چاہ رہا تھا ، تم سے سزا بھی سننا چاہ رہا تھا کے تم مجھے سزا سناؤں مگر تم نے تو مجھ سے معافی مانگنے سے پہلے ہی سزا سنا دی، مجھے اپنے حق میں دلیلیں بھی نہیں دینے دی اور چلی تھی سزا سنانے پر میرا ایک سوال ہے ہم دونوں میں اس بچہ کا کیا قصور تھا، یہ ناتو اپنی مرضی سے اس دنیا میں آرہا ہے اور نہ ہی اسے یہ پتہ ہے کہ اس کے ماں باپ کی آپسی رنجشیں ہیں، یہ تو ہر چیز سے بے خبر ہے اس کے ساتھ تم ظلم کرنے جا رہی تھی، اگر تمہارے ساتھ ظلم ہوا ہے تو اس میں اس کا کیا قصور ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ ہماری ناجائز اولاد ہوتی تب بھی میں تمہیں اس بات کی اجازت نہ دیتا یہ تو میری پہلی اولاد ہے ہماری پہلی اولاد اور اسے کوئی بھی ناجائز نہیں کہہ سکتا ، تم یہ حرکت کر کے اسے ناجائز بنا دیا تم یہ بات کان کھول کے سن لو آج تو تم نے یہ سب کیا ہے اگر آئندہ تم نے بچہ کو کسی بھی قسم کا نقصان یا پھر اسے کچھ بھی ہوا تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا بغیر کچھ سنے اور بغیر کچھ کہے

ڈاکٹر نے صبح جانے کا بولا ہے ہم ابھی ہی گھر جائیں گئے اٹھوں اور چلو گھر ، میں گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں

عنان اپنی ساری بھڑاس نکال چکا تھا تو عروج کو خود ہی گاڑی تک آنے کا بول کر کمرے سے نکل چکا تھا، عنان کو تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کے گاڑی میں بیٹھے کے ہسپتال کی دیوار کا سہارا لے کر گاڑی کی طرف چل کر آ رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب عنان کو عروج کی حالت کا احساس ہوا تو اپنے غصّہ کو سائیڈ پر رکھ کر گاڑی سے اتارا اور عروج کا سہارا دے کر گاڑی میں بیٹھایا اور راستے میں گاڑی روک کر سے فروٹس لیے اور پھر تقی صاحب کے گھر کی طرف بڑھ گیا

ارے بیٹا اندر آؤں، یہ کیا فروٹس کیوں لے آئے

قرینہ بیگم نے عنان کو اندر بلایا اور اس کے ہاتھ میں فروٹس دیکھ کر حیران ہی ہو گئیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس آنٹی میں اب چلتا ہوں، آپ عروج کا خیال رکھیئے گا، ایک دن کی بات ہے تب میں آپ کی بیٹی اچھے سے خیال رکھوں گا

عنان نے دروازے سے ہی قرینہ بیگم کو عروج کا خیال رکھنے کا بولا کر ان کے سامنے تو وہ وہاں سے چلا گیا، مگر اپنی گاڑی کو تقی صاحب کے گھر سے تھوڑا دور کھڑا کر کے پیدل چل کے تقی صاحب کے گھر تک آیا اور پھر دیوار پھلانگ کر سیدھا عروج کے کمرے میں چلا گیا اور کمرے کو اندر سے لاک کر دیا

عروج واش روم میں تھی تو عنان اپنا موبائل فون سائیلنٹ کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور پھر بیڈ پر لیٹ گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج واش روم سے نکلی تو عنان کو ایسے بیڈ پر لیٹا ہوا دیکھ کر وہ وہی رک گئی تھی۔

آپ یہاں کیا کر رہے، کوئی کمرے میں آ گیا تو۔

عروج نے ہاتھ میں پکڑے مہندی کا جوڑا صوفہ پر پھینکتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

ہاں تو آ جائے میں کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتا، ایک دن کی بات ہے تم ویسے بھی کل میرے گھر میں ہو گئی، جو حرکت تم نے آج کی ہے اس کے بعد مجھے تم پر اعتبار نہیں رہا اس لئیے میں آج رات یہاں ہی رہوں گا۔

عنان نے دو ٹوک انداز میں عروج کو بولا۔

پلیززززززززمیں اب کچھ نہیں کروں گئی، جیسا آپ بولو گئے ویسا ہی کروں گئی بس آپ یہاں سے چلیں جائیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج نے روتے ہوئے کہا۔

کوئی ضرورت نہیں رونے کی چپ کروں اور ادھر آؤں۔

عنان نے عروج کی ساری التجاؤں کو نظر انداز کر کے اسے اپنے پاس آنے کا بول دیا۔

اچھا یہ بتاؤں تمہیں کب پتہ چلا اور تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

عنان نے عروج کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر پوچھا۔

نکاح والے دن مجھے یہ کنفرم ہوا، اس وقت وہ جابر بھائی نے فوٹو گرافرز والا مسئلہ اٹھا دیا تھا۔

عروج کو کچھ دونوں سے اپنی صورتحال پر شک تو تھا مگر نکاح والے دن حجاب کے کمرے میں آنے سے پہلے عروج واش روم میں ہونے والی الٹیوں سے کنفرم ہو گیا تھا کے وہ ماں بننے والی ہے۔

"مجھے نہ بتانے کی وجہ کیا تھی، اگر تم مجھے اس دن ہی بتا دیتی تو مجھے اتنا دکھ نہ ہوتا جتنا آج ہوا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان کو واقعی عروج کی حالت پر دکھ ہوا تھا اتنا دکھ کے عنان عمر جمال پہلی بار رویا تھا۔

دکھ نہہہ آپ کیا جانتے ہو دکھ کیا ہوتا ہے، دکھ وہ ہوتا ہے کے اگر میری پریگننسی کا میرے ماں باپ کو پتہ چلتا وہ میرے بارے میں کیا سوچتے، میرے دادا نے پھپھو کے گھر سے بھاگ جانے پر خود کشی کر لی تھی، آپ کیا چاہتے ہو میرے بابا بھی میری اس ناکردہ غلطی پر خود کشی کر لیتے، میرے مما بھی مجھ سے منہ موڑ لیتی تو آپ غلط سوچ رہے ہیں میں کبھی بھی اپنے اس گناہ کی سزا اپنے ماں باپ کو نہیں دوں گئی جو میں نے کیا ہی نہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج نے جب بولنا شروع کیا تو بس بولتی ہی گئی یہ سوچے بغیر کے عنان پر کیا گزر رہی ہو گئی۔

آپ نے جو میرے ساتھ کیا اس کا خمیازہ میرے ماں باپ کیوں بھریں، وہ کیوں رسوا

ہوں، اگر اس بچہ کو اس دنیا میں نہ لانے کے لئیے میری اپنی بھی جان چلی جاتی تو میں وہ بھی دے دیتی، آپ تو لڑکے ہو آپ کا کچھ نہیں جاتا میرا سب کچھ لٹ جاتا ہے اگر اس بچے کے بارے میں کسی کو پتہ چلتا اور میں اپنا سب کچھ کھو دیتی جبکہ اب کھونے کی باری آپ کی ہے میری نہیں، میں یہ شادی اس لئیے نہیں کر رہی کہ آپ سے ڈر کر میں شادی نہیں کر رہی ہوں کے میں اپنی عزت کے ہاتھوں مجبور ہوں، میں آپ کے ساتھ ساری زندگی گزاروں گئی، ایک بیوی ہونے کے ناطے آپ کا ہر حق ادا کروں گئی مگر اس دل میں جتنی آپ کے لئیے نفرت ہے اور کبھی بھی محبت میں نہیں بدلے گئی، میرے دل میں آپ کے لئیے یہ نفرت مزید بڑھے گئی اور ایک دن یہ نفرت اتنی بڑھ جائے گئی کے یہ نفرت میری ذات ختم کر دے گئی آپ کے لئیے نفرت مجھے مار ڈالے گئی میں مر جاؤں گئی۔

عروج نے آج اپنے دل کی بھڑاس نکالی تھی اور عنان تو عروج کو اس روپ میں دیکھ کر ہی گنگ ہو گیا تھا۔

عروج تم نے اگر مجھے جان سے بھی مارنا ہے تو مار لو پر ایسی باتیں نہ کروں، تم نے جو میرے جو میرے لئیے سزا سنائی ہے مجھے منظور ہے، مجھے اپنی محبت پر یقین ہے کے میں تمہیں اتنا پیار دوں گا کے تمہارے دل میں موجود سارا میل نکل جائے گا، میں ساری عمر تمہاری محبت کا انتظار کروں گا ساری زندگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے اپنی آنکھوں میں آئی نمی بڑی بے دردی سے صاف کی، عنان کی بات سن کر عروج اٹھ کر بیڈ کے دوسری طرف چلی گئی، عروج کے آنسوں تھے کے رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

عروج رونا تو بند کرو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گئی، ابھی تم نے ہی کہا تھا میری ہر بات مانو گئی۔

عنان نے بیڈ پر صحیح طرح سے لیٹتے ہوئے کہا، عنان کے کہنے پر عروج نے آنکھیں صاف کیں اور پھر چپ کر کے سو گئی، عنان یہ ہی چاہتا تھا کہ عروج چپ ہو جائے اس لئیے عروج کو اس کی ہی بات اسے دوبارہ بتائی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح عنان کی آنکھ چار بجے کھولی تو وہ بغیر عروج کو تنگ کیے، بغیر کچھ کہے وہاں سے اپنے گھر کی طرف چلا گیا۔

عروج کی جب آنکھ کھولی تو کمرے میں عنان کو نہ دیکھ کر اس نے سکھ کا سانس لیا، ناشتہ کرنے کے تھوڑی دیر بعد ہی حجاب اور سدرہ گھر آ گئیں، سدرہ تو قرینہ بیگم کے ساتھ کاموں میں لگ گئی جبکہ کے حجاب اسے مہندی پر ہونے والا قصّہ خوب مرچ مصالحے لگا سنانے لگی، جس پر تھوڑی دیر ہی صحیح عروج کا موڈ اچھا ہو گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بچیوں تم لوگ یہاں پر ہی بیٹھ کر باتیں ہانک رہی ہو، تم لوگوں کو شاید یاد نہیں کے بارات کا وقت تین بجے ہے، چلو اٹھو جلدی سے پارلر کو جاؤں۔

قرینہ بیگم کمرے میں آتے ہی شروع ہو گئی تھی مجال ہے کے وہ عروج کی یا پھر حجاب کی کچھ سنتی، ان دونوں کو تقریباً دھکے دیتے ہوئے وقت سے پہلے ہی پارلر بھیج دیا اور وہ

دونوں کچھ کر ہی نہیں سکیں۔

گھر کے سارے افراد گاڑیوں میں بیٹھ کر ہال کی طرف ہو گئے تھے جبکہ کے حجاب اور عروج کو پارلر سے لینے کے لئیے سدرہ کے کہنے پر میر شہباز نے میر جابر کو بھیجا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر کب سے پارلر کے باہر ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا اور وہ تھیں کے باہر آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی پھر ایک صبر آزما انتظار کے بعد وہ دونوں پارلر سے باہر نکلیں تو انھیں میر جابر کو گاڑی کے ساتھ دیکھ کر عجیب سا لگا پھر دونوں ہی دل مار کر گاڑی کی طرف بڑھ گئیں، عروج کو حجاب نے گاڑی کے پیچھے بیٹھایا اور خود نا چاہتے ہوئے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

آرام سے حجاب یہ دروازہ میری گاڑی کا ہے اگر اس کو کچھ بھی ہوا نا تو بہت مشکل سے ازالہ کر پاؤں گئی تم۔

میر جابر نے حجاب کے زور سے گاڑی کا دروازہ بند کرنے پر چوٹ کی اور پھر ذو معنی بات کر کے گاڑی سٹارٹ کر لی، میر جابر کی بات پر حجاب نے پیچھے بیٹھی عروج کو دیکھا جو اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

میں بابا سے شکایت لگاؤں گئی آپ کی دیکھیئے گا، آپ کا بابا کو نہ بولوں تو پھر بولیے گا آپ۔

حجاب نے جل کڑھ کر میر جابر کو میر شہباز کی دھمکی لگائی۔

یہ کیا تم مجھے ہر بار بابا جانی کی دھمکیاں دیتی ہو ہاں، میرے بھی بابا جانی ہے وہ اور تم سے بہت پہلے سے میرے بابا جانی ہیں وہ، ان پر میرا حق تم سے زیادہ ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے بھی حجاب پر اپنی اہمیت واضح کرتے ہوئے حجاب کو اور سیخ پا کر دیا حجاب میر جابر کے آ گئے کچھ بول ہی نہیں پائی، اس لئیے چپ ہی ہو گئی۔

ہال میں پہنچ کر بھی حجاب کا منہ بنا ہوا تھا سدرہ اور میر شہباز کو محسوس تو ہوا کہ حجاب موڈ کسی بات پر آف ہے مگر انھوں نے مہمانوں کی وجہ سے خاص اہمیت نہیں دی۔

تھوڑی ہی دیر میں شور مچ گیا کہ برات آگئی ہے، برات کے آنے کے بعد عروج جو کہ ریڈ بلڈ رنگ کے جوڑے میں ملبوس تھی اس کے ساتھ مطابقت رکھنے کے لئیے عنان کی شروانی بھی ریڈ کلر کی ہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں کو ایک ساتھ اسٹیج پر بیٹھایا گیا تو یہ دنیا کی واحد شادی تھی جس میں دلہن اور دلہا دونوں ہی چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے، عنان نے عروج کو ایک بار بھی نظر اٹھا کے نہیں دیکھا، اس کا دل تو عروج کی باتوں سے ہی ٹوٹا ہوا تھا کوئی کسی ساری زندگی کے لئیے سزا کیسے سنا سکتا ہے۔

تم دونوں کھانا کھالو،اس کے بعد مہمان کھانا کھائیں گئے اور تم لوگوں کا فوٹو شوٹ ہو گا۔

ثمرہ نے اسٹیج پر آکر عنان اور عروج دونوں کو ہی مہمانوں سے پہلے کھانا کھانے کا بولا۔

پھپھو مجھے تو بھوک نہیں ہے آپ حجاب کو بولیں کے عروج کو لے کر جائے اس کو بھوک لگی ہو گئی اسے کھانا کھلا دے۔

عنان نے کھانا کھانے سے صاف انکار کر دیا اور پھر ہلکا سا مسکرا کر عروج کو کھانا کھلانے کا بولا تو عنان کہنے کے عین مطابق عروج کو کھانا کھلا دیا گیا جبکہ وہ خود صبح سے بھوکا تھا اور کسی نے اس کے ساتھ ہاتھ نہیں ملایا تو کسی کو اس بات کا احساس ہی نہیں ہوا کہ عنان کو بخار ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر آپ ایک ہاتھ میم کے کندھے پر ہاتھ رکھیں اور دوسرا ہاتھ میم کی کمر پر رکھیں۔

فوٹو گرافر نے عنان کو عروج کے پاس ہونے اور فوٹو کے لیئے ایک پوز بتایا، کھانا کھانے کے بعد عنان اور عروج کا فوٹو شوٹ شروع ہو گیا تھا۔

او کے سر اب آپ دونوں کیمرے کی طرف دیکھیں اور سمائل کریں۔

کیمرے مین نے دونوں کو پوز بتا کر کیمرے کی طرف دیکھنے کا بولا، عنان کے عروج کی کمر پر ہاتھ رکھنے کی وجہ سے اسے یہ احساس تو ہو گیا تھا کہ عنان کو بخار ہے عروج کے دل میں ایک بار آیا کے پوچھ لے مگر پھر اپنے دل کی بات پر کان دھرنے کی بجائے عروج انجان بنی رہی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر اب آپ میم کو بیک سے ہگ کریں اور ایک پیاری سی سمائل دیں۔

کیمرہ مین نے پیچھلے پوز میں دو سے تین تصویریں لے کر پھر عروج اور عنان کو پوز تبدیل کرنے کا کہا، عنان نے جب تو عنان یہ پوز کر لیا۔

حجاب ادھر آؤں میری بات سنو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے ایک دو اور پوز میں تصویریں نکالنے کے بعد اس نے مہمانوں کے پاس کھڑی حجاب کو آواز لگا کر بلایا تو حجاب بھاگتی ہوئی آئی۔

جی عنان بھائی، آپ کو مجھ سے کوئی کام تھا کیا۔

حجاب اپنے لہنگے کو دونوں ہاتھوں میں پکڑے تقریباً بھاگتے ہوئے عنان کے پاس پہنچی۔

ہاں تم عروج کو دھیان سے لے کر جاؤں اور اسے تھوڑے سے فروٹس وغیرہ کھلا دو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے حجاب مسکراتے ہوئے کہا، تو وہ عروج کو لے کر چلی گئی، عروج کو عنان کی چپ کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی، حقیقت میں عروج کو عنان کے شرارتی جملوں، تنگ کرنے کی عادت ہو گئی تھی اب اچانک سے عنان کا یوں چپ ہونا عروج عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔

عروج کو حجاب نے عنان کے عین مطابق فروٹس کھلائے اور اسے کچھ دیر آرام کرنے کے لئیے برائڈل روم میں لے آئی، روم میں داخل ہوتے ہی عروج نے صوفہ پر کمر سیدھی کی اور پھر عنان کے بدلتے رویئے کے بارے میں سوچتی رہی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہوا میری پرنسسز کا موڈ کیوں آف ہے، کسی نے کچھ کہا ہے آپ کو۔

میر شہباز نے حجاب کا موڈ آف دیکھا تو اب بولے بنا نہ رہ سکے، شادی میں حجاب جہاں جاتی تھی وہاں پر ہی میر جابر آ کر اسے تنگ کرتا تھا جس کی وجہ سے حجاب آخر میں تنگ آ کر جس ٹیبل پر سدرہ اور میر شہباز بیٹھے تھے وہاں آ کر بیٹھ گئی مگر یہاں پر بھی میر جابر

اسے دور سے اپنی نظروں کے حصار میں لیا ہوا تھا۔

یہ نا آپ اپنی پہلی اولاد سے پوچھیں، مجھ سے مت پوچھیں بابا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

حجاب نے منہ پھلائے میر شہباز کو جواب دیا تو میر شہباز جو کے کرسی پر ریلکس ہو کر بیٹھے تھے ایک دم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

بیٹا جی کیوں میرا کریکٹر اپنی مما کے سامنے خراب کر رہی ہیں، خدا کی قسم اس دنیا میں میری پہلی اولاد آپ ہی ہو اور اب اللہ کے فضل سے دوسری ہونے والی ہے، آپ کی مما کے موڈ کو دیکھتے ہوئے مجھے یہ دوسری اولاد آخری اولاد لگتی۔

میر شہباز نے حجاب کا موڈ اچھا کرنے کے لئیے شرارت میں کہا اور ایک ہی ٹیبل پر سامنے کی طرف بیٹھی سدرہ کو شاملِ گفتگو کر لیا۔

بابابابابابابابا، میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں ہے، میرا مطلب تھا کہ آپ مجھ سے زیادہ بھی کسی سے پیار کرتے ہو اس نے ہی میرا موڈ آف کیا ہوا ہے۔

حجاب نے میر شہباز کی بات پر پہلے تو افسوس سے بابا بولا پھر اپنی بات، ہنٹس میں سمجھانے لگی کیوں کہ جو بھی تھا وہ میر شہباز کے سامنے جابر کا نام کیسے لے سکتی تھی۔

بیٹا جی میں آپ سے زیادہ آپ کی مما سے پیار کرتا ہوں اور کسی سے بھی نہیں، آپ سے زیادہ پیار نہیں کرتا البتہ آپ جتنا پیار کسی اور سے ضرور کرتا ہوں۔

میر شہباز حجاب کے ساتھ ساتھ سدرہ کو بھی تنگ کر رہا تھا اور حجاب تو یہ سن کر ہی خوش ہو گئی کہ میر جابر کو میر شہباز اس جتنا ہی پیار کرتے ہیں اس سے زیادہ نہیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر سب سن رہے ہیں، بندہ نا محفل میں کچھ شرم حیا کر لیتا ہے اور تم سیدھے سے بات کرو یہ پہلیاں مت بوجھو اگر نہیں بتا رہی تو چپ ہی رہو پھر۔

سدرہ نے میر شہباز آنکھیں دیکھا کر چپ ہونے کا کہا اور پھر حجاب پر برس پڑی کیوں کے حجاب ہی بات کو طول دے رہی تھی، میر شہباز نے سدرہ کے غصّہ کرنے پر سیریس رہنے کی ناکام کوشش کی کیوں کہ سدرہ نے اپنی پریگننسی کے سات ماہ میں ہی بہت زیادہ ویٹ گین کر لیا تھا اور گول مٹول سدرہ کا غصّہ بھی میر شہباز کو بہت زیادہ فنی لگ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا آپ مما کو دیکھ لیں کتنا غصّہ کرنے لگی ہیں، میری تو غلطی بھی نہیں ہے فضول میں مجھے ڈانٹی رہتی ہیں۔

حجاب نے ہمیشہ کی طرح سدرہ کی شکایت باپ سے لگائی۔

ہاں آج کل تمہاری مما واقع بہت زیادہ غصّہ کرنے لگی ہے، ہم بھی برداشت کر رہے ہیں آپ بھی برداشت کرو۔

میر شہباز نے سدرہ کے غصّہ اس کی گھوری کو مکمل طور پر نظر انداز کر کے ایک بار پھر سدرہ کے ساتھ مزاق کیا کیوں کے ویٹ گین کرنے کے ساتھ ساتھ سدرہ کا اب بلڈ پریشر بھی ہائی ہونے رہنے لگا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جا بر جا بر جا برا دھر آؤں بیٹا۔

اس سے پہلے کے سدرہ اور غصّہ کرتی، میر شہباز نے اکیلے کھڑے جابر کو آواز دے دی کیوں کے حجاب کے ہنٹس میر شہباز اچھے سے سمجھ گئے تھے، جبکہ کے میر شہباز کی میر جابر کو آواز دینے پر حجاب نے میر شہباز کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ بابا میں یہاں سے اٹھ کر چلی جاؤں گئی۔

جی بابا جانی آپ نے مجھے بلایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے میر شہباز کے سامنے اتنی معصوم شکل بنائی کہ حجاب کی تو آنکھیں کھولی کی کھولی ہی رہ گئی۔

ہاں تو تم مجھے یہ بتاؤں کہ میری بیٹی کو کیوں تنگ کرتے ہو ہاں، تمہیں نہیں پتہ یہ کس کی بیٹی ہے۔

میر شہباز نے میر جابر کے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا جانی آپ کی بیٹی شوہر کے ساتھ بد تمیزی کرتی ہے اور شوہر کے منہ پر تھپڑ بھی مارتی ہے، پہلے آپ اپنے بیٹا کا حساب لیں اپنی بہو سے پھر بیٹی کا حساب لینا داماد سے۔

میر جابر نے وہاں پر بیٹھے تینوں نفوس پر رشتوں کا ایسا جال بچھایا کہ خدا کی پناہ، سدرہ کا تو بلڈ پریشر میر جابر یہ بات سن کر ہی ہائی ہو گیا کہ حجاب نے میر جابر کو تھپڑ مارا ہے۔

حجاب یہ میں کیا سن رہی ہوں، تم نے میر پر ہاتھ اٹھایا ہے یہ نہ تمہیں تمہارے باپ کے لاڈ پیار نے بیگاڑ دیا ہے، تم گھر چلو میں تمہیں بتاتی ہوں۔

سدرہ نے حجاب کو خون خوار نظروں سے دیکھا جبکہ میر جابر نے میر شہباز اور حجاب کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ کیسا لگا۔

سدرہ حجاب بچی ہے اور کون سا میر کو اس نے جان بوجھ کر تھپڑ مارا ہو گا غلطی سے لگ گیا ہو گا۔

میر شہباز نے انتہائی ہی برے طریقے سے حجاب کی غلطی چھپانے چاہی۔

بس کریں میر اب میں آپ کو حجاب کی کسی بھی قسم کی بے جا حمایت کرتے ہوئے نہ دیکھوں، حد ہے بیگار کے رکھ دیا ہے اسے، اس میں بڑے چھوٹے کی تو تمیز ہی نہیں رہی، اگلے ہفتہ سے اس کے میٹرک کے امتحانات ہے اور یہ یہاں پر شادی انجوائے کر رہی ہے، بس اب یہ سیدھی حویلی جائے گئی اور پھر ریسپشن پر نہیں آئے گئی، بس بہت ہو گیا لاڈ پیار۔

سدرہ نے تو حجاب کی اچھی خاصی کلاس لے لی تھی، جس پر حجاب نے نم آنکھوں سے میر شہباز دیکھا اور پھر ایک غصّہ والی نظر میر جابر پر ڈالی، پھر رونا شروع کر دیا تھا۔

بس کرو سدرہ بچی نے رونا شروع کر دیا ہے اور بیٹا جی آپ بے فکر رہو آپ کا بدلہ میں لوں گا۔

سدرہ کو چپ کروانے کے بعد روتی ہوئی حجاب کے کان میں بدلہ لینے کا کہا۔

میر شہباز کی بات پر حجاب نے روتے ہوئے میر جابر کو دیکھا تو میر جابر کے دل میں پہلی بار ایک ٹیس سی اٹھی، اس نے سدرہ کہا کہ اس نے حجاب کو تنگ کیا تھا تو اس لئیے مزاق میں حجاب نے تھپڑ مارا ہے اسے، سدرہ کو کام ڈون کرنے کے کے بعد میر جابر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔

عروج کمرے میں آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی تو عروج اپنا لہنگا اٹھائے دروازے تک گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مما بابا آپ دونوں یہاں، مجھ سے کوئی کام تھا آپ لوگوں کو۔

عروج نے جب دروازہ کھولا تو سامنے قرینہ بیگم اور تقی صاحب سامنے کھڑے دیکھا تو حیران ہو گئی تھی، مگر پھر دروازے سے ہٹ کر ان دونوں کو اندر آنے کا راستہ دیا۔

بیٹا جی آج ہم آپ سے دل کی چند باتیں کرنے آئے ہیں جو آپ کی آنے والی زندگی میں آپ کے کام آئیں گئیں۔

تقی صاحب نے پیار کے ساتھ عروج کے سر پر ہاتھ رکھا اور عروج کو اپنے سامنے بیٹھا دیا، دوسری طرف سدرہ کو ثمرہ نے رخصتی کا پتہ کرنے کا بولا تو وہ کچھ لوگوں سے پوچھتی برائیڈل روم میں رخصتی کے کہنے کے لئیے آگئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ نے ماضی کو نہیں دہرایا، سدرہ نے جو سیاہی ہمارے چہروں پر ملی تھی اس کے بعد میں ڈر گیا تھا کہ کہیں آپ بھی ایسا کچھ نہ کریں مگر آپ نے ہمارا مان، ہماری عزت کا تحفظ کر کے یہ بتا دیا کہ آپ سدرہ کی طرح بے حیا

نہیں ہو، آپ کی رگوں میں دوڑتا ہوا خون میرا ہی ہے نہ کہ سدرہ کی طرح پتہ نہیں کس گندے خون کی آمیزش اس کے خون میں ہو گئی تھی کہ وہ ہمیں یوں رسوا کر کے گئی۔

تقی صاحب جب عروج کا نام لیتے تب ان کے ان کے لہجہ میں پیار اور محبت آ جاتی مگر جب وہ سدرہ کا نام لیتے ان کے لہجہ میں دنیا جہاں کی نفرت اور حقارت تھی، یہ سوچے بغیر کے سدرہ پر اس کا کیا اثر پڑ رہا ہے۔

بس کریں تقی چھوڑیں یہ پچھلی باتیں چھوڑیں اور عروج بیٹا تم اپنے سسرال کو اپنا ہی گھر سمجھنا اگر تمہاری یا پھر عنان کے درمیان کوئی اونچ نیچ ہو جائے تو پلیز پہلے یہ کوشش کرنا کے خود ہی یہ چیزیں حل کروں اور پھر بھی اگر کہیں لگے کہ تم سے نہیں

ہو پا رہا تو پھر کسی تیسرے کو شامل کرنا، جتنا چاہوں عنان کے ساتھ خوش رہنے کی کوشش کرنا اور اپنے سسر کی خدمت بلکل ایسی ہی عزت کرنا جیسے تم اپنے بابا کی کرتی ہو اللہ تمہاری زندگی میں ہر خوشیاں دیں۔

قرینہ بیگم نے تقی صاحب کو چپ رہنے کا بول کر اپنی بیٹی کو بہترین انداز میں گزارنے کی ہدایت دی اور ایک ماں ہونے کے ناطے تربیت کے ساتھ دعا بھی دی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہہہہہہہہہہہہہب بھ بھا بھی۔

سدرہ کی چیخ نے تینوں نفوس پر سکتا طاری کر لیا تھا، سدرہ کے قدم زمین کے ساتھ ہی

چپک گئے تھے، ابھی وہ آگئے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹانے ہی لگی تھیں کے اچانک سدرہ کی طبیعت ہی خراب ہو گئی۔

#

سدرہ ہہہہہہہہہ، یااللہ تقی جا کر میر کو بلائیں سدرہ کر طبیعت خراب ہو گئی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ کو زمین پر بیٹھے کراہتا ہوا دیکھ کر قرینہ بیگم کے تو ہوش ہی اڑ گئے تھے، انھیں نے جلدی سے میر شہباز کو بلانے کا کہا۔

آہہہہہہہہ بھ ب بھا بھی مجھے بہت درد ہو رہا ہے، پلیز میر کو بلائیں۔

سدرہ کے پورے جسم میں درد کی ایک لہر دوڑی ہوئی تھی،اس کے منہ الفاظ بھی مشکل سے ہی ادا ہو رہے تھے۔

سدرہ ہہہہ تمہیں کیا ہوا ہے،ابھی کچھ دیر پہلے تو صحیح تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز کو جب پتہ چلا کہ سدرہ کی طبیعت خراب ہو گئی ہے تو وہ بھاگتا ہوا سدرہ کے پاس پہنچا،اچانک ہی ہال میں ہل چل مچ گئی تھی سدرہ کو جلدی سے میر شہباز نے گاڑی میں ڈال کر ہسپتال لے کر چلا گیا،میر شہباز کے ساتھ حجاب،میر جابر بھی ہسپتال چلے گئے۔

جلدی میں عنان اور عروج کی رخصتی کی گئی اور رخصتی کے بعد ثمرہ اور عمر جمال ہسپتال کی طرف روانہ ہوئے عنان کو عروج کے ساتھ گھر جانے کا بولا گیا۔

عنان روتی ہوئی عروج کو گھر میں چھوڑ کر ملازمہ کو اس کا خیال رکھنے کا بول کر خود بھی ہسپتال چلا گیا، قرینہ بیگم اور تقی صاحب بھی عروج کی رخصتی اور مہمانوں کو اچھے رخصت کر کے ہسپتال چلے گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہسپتال پہنچنے پر سدرہ کو سیدھا لیبر روم میں لے کر جایا گیا تھا اور میر شہباز سے پیپر زپر سائن کروا دیا گیا تھا کہ کسی بھی جانی نقصان کے زمہ دار ہسپت نہیں ہو گا، میر شہباز تو سدرہ کی اچانک طبیعت خراب ہونے پر ہی حیران تھا، جبکہ کے حجاب میر شہباز کے

کندھے پر سر رکھ کر رو ہی جا رہی تھی۔

بابا مما کی طبیعت اچانک سے کیسے خراب ہو گئی، ابھی تھوڑی دیر تک تو وہ اچھی تھیں، آپ کے سامنے ہی انھوں نے مجھے کتنا ڈانٹا تھا میں نے تو ابھی مما کو آپ سے ڈانٹ بھی پروانی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب نے میر شہباز کے کندھے پر ہی سر رکھ کر روتے ہوئے کہا۔

کچھ بھی نہیں ہو گا آپ کی مما کو، اچھے کی امید رکھو حجاب سب اچھا ہی ہو گا۔

میر شہباز نے حجاب کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا جبکہ میر شہباز کا اپنا دل سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔

میر سدرہ کی طبیعت اب کیسی ہے، ڈاکٹرز کیا کہہ رہیں ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر جمال نے ہسپتال میں پہنچے تو لیبر روم کے آگئے بینچ پر بیٹھے ہوئے میر شہباز کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے میر سے استفسار کیا۔

عمر ڈاکٹرز نے ابھی تک کچھ بھی نہیں بتایا، مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ سدرہ کی اچانک طبیعت کیوں خراب ہوئی، ابھی اس کا سیون منتھ ہے ابھی تو کل اس کا الٹرا ساؤنڈ ہونا تھا۔

میر شہباز نے عمر جمال کو پریشان ہو کر کہا، ہسپتال کے کوریڈور میں داخل ہوتے قرینہ بیگم اور تقی صاحب نے میر شہباز کی بات سنی تو دونوں کی آنکھیں ہی شرم سے جھک گئی۔

بھابھی سدرہ تو آپ کو رخصتی کا بولنے گئی تھیں نا تو پھر اس کی اچانک طبیعت کیسے خراب ہو گئی، آپ کو کچھ پتہ ہے اس بارے میں۔

میر شہباز نے قرینہ بیگم کے پاس جا کر سدرہ سے اس کی طبیعت خرابی کی وجہ جاننا چاہا تو قرینہ بیگم نے نظریں جھکا دیں۔

وہ میر میں اور تقی تو عروج کو اس کی آنے والی زندگی کے بارے کچھ نصیحتیں کر رہے تھے کہ اچانک سے سدرہ نے چیخ ماری تو میں اور تقی اس کے پاس گئے۔

قرینہ بیگم نے میر شہباز سے آنکھیں چرا کر جھوٹ بول دیا تھا۔

آپ میں سے پیشن کے ہسبنڈ کون ہے۔

ڈاکٹر نے لیبر روم سے باہر آتے ہی سب پر ایک نظر ڈال کر کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر میں ہوں اس کا ہسبنڈ، میری وائف کی طبیعت کیسی ہے وہ ٹھیک تو ہے نا۔

میر شہباز نے ڈاکٹر کے نکلتے ہی ڈاکٹر پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔

دیکھیں مسٹر آپ کی وائف کو لیبر پین ہو رہا ہے، دوسرا ان کا بلڈ پریشر بہت ہائے ہے، ہم نے ابھی ان کا الٹرا ساؤنڈ کیا ہے تو آپ کے ٹرپلس بے بی ہیں، مطلب آپ کی وائف تین جڑواں بچوں کو اسپیکٹ کر رہی ہیں۔

ڈاکٹر نے تفصیل سے میر شہباز کو سدرہ کی طبیعت کے بارے میں آگاہ کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلڈ پریشر نارمل ہونے پر ہم ان کے آپریشن کریں گئے، آدر وائس ہمارے لئیے مشکل ہو جائے گا کہ ہم آپ کے وائف کی پری میچور ڈیلوری کریں۔

ڈاکٹر نے افسوس سے میر شہباز کو کہا تو میر شہباز کا دل تو بیٹھ ہی گیا تھا۔

ڈاکٹر آپ میرے بچوں کی بجائے میری وائف کی جان بچائیں، مجھے اپنی وائف کی جان زیادہ پیاری ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے ٹوٹے دل کے ساتھ اپنی زندگی کا مشکل ترین فیصلہ کیا۔

دو گھنٹے تک میر شہباز جلے پیر کی بلی کی طرح لیبر روم کے کوریڈور میں چکر کاٹ رہا تھا، حجاب لیبر روم کے دروازے کے آگئے کھڑی تھی، جبکہ باقی سب افراد بینچر زپر سدرہ صحت اور تندرستی کے لئیے دعا گو تھے۔

مسٹر شہباز آپ کو بہت بہت مبارک ہو آپ کی وائف کی حالت پہلے سے بہتر ہے اور آپ کے تینوں بیٹے بھی اچھے ہیں مگر پری میچور ہونے کی وجہ سے ان تینوں بچوں کو وینٹی لیٹر پر رکھا ہوا ہے، کچھ دن ہم انھیں انڈر آبزرویشن رکھیں گئے، آپ کی وائف کو روم میں شفٹ کر دیا جائے گا مگر انھیں اگلے اڑتالیس (48) گھنٹے تک ہوش نہیں آئے گا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر نے لیبر روم سے باہر آکر پہلے اپنا ماسک اتارا اور پھر میر شہباز کو سدرہ اور بچوں کی خیریت بتائی، ڈاکٹر کے باتوں سے تو میر شہباز کی جان میں جان آگئی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنی خوشی کا اظہار کیسے کرے۔

میر مبارک ہو یار اللہ نے تمہیں تین بیٹوں سے نوازا ہے۔

سب سے پہلے عمر جمال نے آگئے بھر کر میر شہباز کو مبارک دی اور اس سے گلے ملا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کے میرے تین بھائی اس دنیا میں آگئے ہیں۔

حجاب کو خوشی میں سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ وہ اللہ نے اسے تین بھائیوں سے نوازا ہے۔

مجھے بھی یقین نہیں آرہا میری پرنسسز۔

میر شہباز سے نم آنکھوں سے کہا اور پھر میر جابر اور حجاب دونوں کو گلے لگا لیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب سے مبارک باد لینے کے بعد میر شہباز نے سب کو ہی گھر جا کر آرام کرنے کا بولا اور صبح ریسپشن پر نہ آنے کے لئیے پیشگی معزرت بھی مانگی، سب کے گھر جانے کے بعد میر شہباز جابر کے ساتھ حجاب کو بھی بھیجنا چاہ رہے تھے مگر حجاب کی ضد کے وہ اپنے بھائیوں کو دیکھ کر ہی جائے گئی۔

بابا یہ تینوں کتنے پیارے ہیں اور چھوٹے کتنے ہیں۔

حجاب نے الگ الگ وینٹی لیٹر کے اندر لیٹے چھوٹے چھوٹے بچوں کو دیکھا تو بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا، میر شہباز، حجاب اور میر جابر ہسپتال میں ہی تھے کے بچوں کی کنڈیشن تھوڑی سی بہتر ہونے پر ان تینوں کو بچوں کو دیکھنے کی اجازت دی گئی تو وہ تینوں ہی جلدی سے بچوں کے پاس پہنچ گئے۔

بے وقوف چھوٹے تو ہوں گئے ناپری میچور جو ہیں اور اب دیکھ لئیے ہیں تو سامنے ہٹاؤ مجھے بھی قریب سے دیکھنا ہے اپنے سالوں+بھائیوں کو۔

حجاب کی ہی طرح میر جابر بھی ایکسیڈنٹ تھا اس نے بھی اتنے چھوٹے بچے اپنے گھر میں نہیں دیکھے تھے، میر جابر کے کہنے پر حجاب تھوڑا سا سائیڈ پر ہو گئی تھی جس سے اب میر جابر کو بچے صاف نظر آ رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا آپ رو کیوں رہے ہیں، اب تو مما کی بھی طبیعت ٹھیک ہو گئی ہے اور اتنا پالے شے بے بیز بھی اس دنیا میں آ گئے ہیں۔

حجاب نے جب میر شہباز کی آنکھیں نم دیکھیں تو اپنے بابا کے گلے لگ کر بولی۔

ارے بیٹا جی یہ تو خوشی کے آنسوں ہیں، اللہ نے مجھے اتنا نوازا ہے کہ جس کے قابل میں نہیں ہوں، میں اپنے اللہ کا جتنا شکر یہ ادا کروں اتنا ہی کم ہے۔

میر شہباز نے ایک نظر اپنے تین بیٹوں کو دیکھا پھر اپنی نم آنکھیں صاف کیں اور اپنے اللہ کا شکر کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا جانی آپ کو ایک بات بتاؤں یہ جو دوسرے نمبر والا ہے نا وہ ان دونوں سے زیادہ شرارتی ہے۔

میر جابر جو کہ کافی دیر سے تینوں بچوں کی حرکات کو نوٹ کر رہا تھا، اس نے تینوں بچوں پر تجزیہ پیش کیا، میر جابر کی بات پر حجاب اور میر شہباز دونوں ہی ہسنے لگے۔

پھپھو کیسے ہیں، مطلب ان کی طبعیت کیسی ہے، سب ٹھیک تو ہے نا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج جو عنان کے جانے کے بعد کافی دیر تک روئی تھی پھر بھی جب عنان واپس نہیں آیا تو رونا چھوڑ کر کمرے میں چکر لگانا شروع کر دیئے تھے، آخر کار جب عنان کمرے میں آیا تو اس پر عروج نے سوالوں کی بارش کر دی۔

سب ٹھیک ہے بلکہ تمہیں تو مبارک ہو تمہاری پھپھو کے ماشاءاللہ سے ٹرپلس بے بی ہوئے ہیں، مطلب تمہاری پھپھو کے تین جڑواں بچے ہوئے ہیں اور تینوں ہی بیٹے ہیں۔

عنان نے عروج کے سوالوں کا تحمل سے جواب دیا اور صوفہ پر بیٹھ کر اپنے پاؤں کو جوتوں کی قید سے آزاد کرنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آہہہہ کیا سچ میں پھپھو کے جڑواں بچے ہوئے ہیں، مطلب تین بے بیز اللہ جی مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا۔

عنان کے کہنے کی دیر تھی، عروج تو خوشی سے پاگل ہو گئی تھی، ہر ایک کی طرح اسے بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔

آپ مجھے پھپھو کے پاس لے کر جائیں گئے نا، پلیز مجھے پھپھو کے بچوں کو دیکھنا ہے پلیز۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عروج نے سدرہ کے بچوں کا سن کر اب ایک نئی ضد پکڑ لی تھی کہ اسے ہسپتال لے کر جائیں۔

تم ہسپتال جا کر کیا کرو گی، ویسے بھی تمہاری پھپھو کو اڑتالیس (48) گھنٹے بعد ہوش

آئے گا اور ان کے تینوں بچوں کو پری میچور ہونے کے وجہ سے وینٹی لیٹر پر رکھا گیا ہے۔

عنان نے کپڑے تبدیل کرنے کے لئیے الماری کی طرف بڑھتے ہوئے عروج کو باقی کی بھی تفصیل بتائی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو پھر ہم صبح پھپھو سے ملنے جائیں گئے، صبح تک تو انھیں ہوش بھی آجائے گا نا۔

عروج صبح تک کا ہی انتظار کر سکتی تھی تو اس نے اٹل انداز میں عنان کو کہا۔

نہیں ہم ریسپشن کر کے ان سے ملنے جائیں گئے اور تب تک تمہاری پھپھو کو ہوش بھی آ جائے گا اور بچوں کی بھی حالت بہتر ہو جائے گئی اور ویسے بھی ہم وہاں خالی ہاتھ تو تھوڑی ہی جائیں گئے وہاں کچھ نہ کچھ تو بڑا گفٹ لے کر جائیں گئے نا۔

عنان نے عروج کو سمجھانے والے انداز میں کہا اور پھر واش روم میں کپڑے تبدیل کرنے کے لئیے چلا گیا، عروج عنان کے آنے سے پہلے ہی کپڑے تبدیل کر چکی تھی تو عنان کے کپڑے تبدیل کرنے کے بعد دونوں ہی سو گئے، عروج کو تو انتظار ہی نہیں ہو رہا تھا کے وہ اڑھ کر ہی ہسپتال پہنچ جائے مگر اسے مزید انتظار کرنا پڑے گا۔

صبح عروج کی آنکھ کھلی تو ملازمہ ناشتہ اس کے کمرے میں ہی رکھ گئی تھی، عروج نے

منہ ہاتھ دو کر ناشتہ کیا اور پھر خود ہی نیچے ہال میں چلی گئی جہاں عنان، عمر جمال، ثمرہ اور حفضہ باتیں کر رہے تھے، عروج نے سب سے پہلے سب کو سلام کیا اور پھر وہ بھی وہی بیٹھ گئی۔

پھپھو اتنی جلدی جانے کی کیا ضرورت ہے تھوڑی دن تو ٹھر کے جاتیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان نے ثمرہ کو واپس جانے سے روکا کیوں کہ ثمرہ اور حفضہ دو دن بعد ہی واپس جا رہی تھیں، ثمرہ کا بیٹا اور شوہر عروج کی شادی میں شریک نہ ہو سکے تھے، شوہر تو بزنس کی مصروفیات کی وجہ سے اور بیٹا اولیول کے امتحانات کی وجہ سے نہ آ سکے، ثمرہ کے پاکستان میں موجود سسرالی شادی میں ضرور شریک ہوئے تھے۔

عنان میں خود اتنی جلدی نہیں جانا چاہتی مگر تمہیں اپنے انکل کا تو پتہ ہی ہے اور حفضہ کے اسکول بھی شروع ہو گیا ہے، میرا بس چلے تو میں پاکستان میں ہی شفٹ کو جاؤں پر کیا کروں مجبوری ہے۔

ثمرہ نے افسوس سے عنان کو کہا، وہ کہاں ملک سے دور رہنا چاہتی ہیں مگر مجبوری تھی جس کی وجہ سے انھیں شادی کے دو دن بعد ہی جانا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثمرہ تم اور حفضہ خیر سے جاؤں، تمہارا گھر بار وہی ہے اور ویسے بھی بیٹیاں اپنے گھروں میں ہی ہستی بستی اچھی لگتیں ہیں۔

عمر جمال ثمرہ کی مجبوری سمجھتے تھے اس لئیے انھوں نے اسے واپس جانے کے لئیے بول دیا۔

خیر میرے جانے کو چھوڑیں آپ عروج بیٹا یہ بتاؤں حجاب سے بات ہوئی سدرہ اور بچوں کی طبیعت کیسی ہے کچھ بتایا اس نے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ثمرہ نے اپنے جانے یا نہ جانے کے ٹوپک کو بند کرنا کا کہا اور چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے عروج سے حجاب کے بارے میں پوچھا۔

وہ آنٹی میرے پاس موبائل نہیں ہے اور دوسرا مجھے حجاب کا نمبر بھی یاد نہیں تو میری بات نہیں ہوئی۔

عروج نے جلدی سے ثمرہ کو اپنی مجبوری بتائی تو سب کے ہی لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عنان سب سے پہلے تم ریسپشن کے بعد میری بیٹی کو ایک اچھا سا موبائل فون لے کر دینا، بیٹا جی آپ کو کوئی بھی چیز ضرورت ہو جو آپ کو آپ کا گدھا شوہر لے کر نہ دیں تو آپ مجھے بولنا میں آپ کو لے کر دے دوں گا۔

عمر جمال نے پیار سے عروج کے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر شرارت میں عروج کو بولا تو

عروج بھی ہلکا سا مسکرائی، آج پہلی ہی بار عنان اس کے سامنے بے عزت ہوا تھا جو کسی اور کو نہیں پر عروج کو مزہ دے رہی تھی۔

دوپہر کے وقت عروج کو ایک پارلر والی تیار کرنے کے لئیے آئی، تو عروج بے بی پنک کلر کی میکسی میں بہت پیاری لگ رہی تھی، عنان نے بلیک کلر کے تھری پیس سوٹ کے ساتھ بے بی پنک کلر کی ٹائی پہنی ہوئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریسپشن میں عروج کا سارا دھیان اس بات پر ہی تھا کہ یہ سب کب ختم ہو گا، اس کے ریسپشن پر سب تھے صرف میر شہباز کی فیملی نہیں تھی باقی سب تھے، عروج کو تو رہ رہ کر حجاب پر غصّہ آ رہا تھا کہ بھائیوں کے آتے ہی اسے بھول گئی۔

عروج یہ ریسپشن اپنے وقت پر ہی ختم ہو گا اتنی بے صبری کس بات ہی ہے تمہیں۔

عنان کب سے عروج کی بے دھیانی دیکھ رہا تھا اس لئیے عنان نے عروج کے کان اسے باور کرایا کے ریسپشن اپنے وقت پر ہی ختم ہو گا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ وقت کب آئے گا، چار گھنٹے تو ہو گئے ہے، میں بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی ہوں۔

عروج نے بے زاری سے عنان کو جواب دیا تو عنان نے اپنی ہنسی روکی، دو گھنٹے کے فوٹو

شوٹ اور کھانے کے بعد تقریباً شام کے وقت ریسپشن ختم ہوا اور عروج کا انتظار بھی، ریسپشن کے ختم ہونے کے بعد عروج اور عنان باقی افراد کے ساتھ گھر آئے اور پھر فریش ہو کر عنان، عروج، ثمرہ اور عمر جمال ہسپتال کی طرف چل پڑے۔

حجاب، میر جابر اور میر شہباز ساری رات ہسپتال میں نرسری کے باہر رہے اور صبح ہوتے ہی میر شہباز نے جابر کو حویلی سے بچو کے لئیے خریدے ہوئے کپڑے اور سدرہ کے کچھ کپڑے لانے کے لئیے بھیجا، سدرہ کے پاس حجاب کو چھوڑ کر میر شہباز نے مٹھائی لائی اور پورے ہسپتال میں بانٹی اس چیز میں حجاب نے بھی اپنے باپ کا ساتھ دیا اور ہر ایک کو خوشی کے ساتھ بتاتی کے اس کے تین جڑواں بھائی ہوئے ہیں۔

بابا یہ لوگ ان تینوں کو کب ہمارے ہاتھ میں دیں گئے۔

حجاب جو میر شہباز نے اور میر جابر کے ساتھ ہسپتال کے بے بی واڈ میں موجود تھی اس نے حسرت بھری نگاہوں سے اپنے تینوں بھائیوں کو وینٹی لیٹر میں آرام سے سویا ہوا دیکھا اور پھر ایک سرد آہ بھر کر میر شہباز سے کہا، کب سے اپنے تینوں بھائیوں کو گود میں اٹھانے کے لئیے بے صبری ہو رہی تھی مگر ڈاکٹرز نے ان تینوں کو ابھی کچھ وقت کے لئیے وینٹی لیٹر پر ہی رہنے کا بولا تھا۔

بیٹا جی ابھی ان تینوں کے لئیے وینٹی لیٹر پر ہی رہنا اچھا ہے، آپ خوش تو ہونا میری پرنسز۔

میر شہباز نے اپنے تینوں بیٹوں کو پیار بھری نظر سے دیکھا اور پھر حجاب کی طرف پلٹ کر اس سے سوال پوچھا۔

بابا میں بہت خوش ہوں، آپ کو پتہ میں نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ چھوٹے بہن بھائیوں کے اس دنیا میں آنے پر بڑے بہن بھائی کو اتنی خوشی ہوتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب نے میر شہباز کو اپنے دلی جذبات بتا دیئے۔

تم دونوں وہ پہلے بچے ہو جنہوں نے مجھے باپ کے اصل معانی بتائے، تم دونوں کی جو اہمیت ہے میری زندگی میں وہ کبھی بھی کم نہیں ہو سکتی اور تم جابر میری پیاری سی بیٹی کو تنگ کرنا بند کرو اچھا۔

میر شہباز نے میر جابر اور حجاب دونوں کو گلے لگا کر بولا اور پھر میر جابر کو خود سے دور کر کے مصنوعی ناراض ہو کر کہا جس میر جابر نم آنکھوں سے مسکرا دیا کیوں کے آج اس کے دل جو ڈر تھا کہ حجاب اور سدرہ کے آنے کے بعد اس کی اہمیت میر شہباز کی زندگی میں کم ہو جائے گئی وہ ختم ہو گیا تھا، آج میر شہباز نے بتایا کہ وہ صرف اس چچا نہیں باپ بھی ہیں۔

سر آپ کی پیشنٹ کو ہوش آ گیا، اب آپ سب ان سے مل سکتے ہیں۔

میر شہباز، میر جابر اور حجاب ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ نرس نے انھیں سدرہ کے ہوش میں آنے کا بتایا تو تینوں ہی جلدی سے سدرہ کے کمرے کی طرف چلے گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ ہہہہ، آنکھیں کھولوں۔

میر شہباز نے سدرہ کا ہاتھ تھام کر اسے آنکھیں کھولنے کہا، سدرہ کو ہوش تو آ گیا تھا مگر کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے آنکھیں موندے ہوئے تھی۔

میر ہمارا بچہ کہاں ہے۔

سدرہ نے ڈرتے ہوئے میر شہباز سے سوال پوچھا، سدرہ نے جب آنکھیں کھولی اور اپنے بیڈ کے ساتھ پڑا جھولا خالی دیکھا تو ایک ڈر دل میں بیٹھ کہ کہیں اللہ نہ کرے بچہ کو تو کچھ نہ ہو گیا ہو۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ ہمارا بچہ۔۔۔۔

میر شہباز نے ہنسی روک کے جملہ جان بوجھ کے ادھورا چھوڑا دیا، میر نے جملہ کیا ادھورا چھوڑا سدرہ نے فوراً ہی رونا شروع کر دیا تھا۔

ارے سدرہ میں مزاق کر رہا ہوں یار ، ہمارا بچہ نہیں بچے ہیں اللہ نے مجھ جیسے گناہ گار کو تین جڑواں بچوں سے نوازا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے روتی ہوئی سدرہ کے آنسوں صاف کیے جبکہ سدرہ تو پہلے سے زیادہ رونے لگ گئی تھی۔

مما بابا اب آپ دونوں رونا تو بند کرو، خوشی کا موقع ہے اور آپ لوگ رو رہے ہو۔

حجاب نے جب اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے دیکھا تو تنگ آ کر بولی کیوں کہ اگر وہ رونا بند نہ کرتے تو حجاب بھی رونا شروع کر دینا تھا۔

حجاب کی بات پر میر شہباز اور سدرہ دونوں ہی روتے ہوئے ہنس پڑے، میر شہباز نے پہلے اپنی آنکھیں صاف کیں پھر سدرہ کے آنسوں صاف کیے۔

تھوڑی دیر بعد عمر جمال کی ساری فیملی سمیت ہسپتال پہنچے اور سب نے میر شہباز اور سدرہ دونوں کو مبارک باد دی۔

حجی توبہ تم تو بڑی طوطا چشم نکلی بھائیوں کے آتے ہی مجھے اپنی عوج کو بھول گئی میرے ولیمہ پر بھی نہیں آئی۔

عروج نے حجاب کو اپنی ناراضگی دیکھاتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے عوج میں تمہیں کیا بتاؤں، مجھے اتنی خوشی تھی کہ مجھے دنیا کا ہوش نہیں تھا مگر خیر تم ادھر آؤں میرے ساتھ میں تمہیں اپنے پالے شے بھائی دیکھاتی ہوں۔

حجاب نے عروج کو منانے بجائے اپنی خوشی کا بتانے لگی اور بچوں کے بارے میں بتاتے ہوئے دنیا بھر کا پیار حجاب کے لہجہ میں تھا اور عروج کا ہاتھ پکڑ کر بے بی واڈ میں چلی گئی۔

#

ناظرین ہم آپ کو ایک بریکنگ نیوز دے رہے ہیں، پولیس نے سلطان مرزا کی پانچ فیکٹریوں پر بیک وقت چھاپہ مارا ہے، پولیس کے ذرائع کے مطابق سلطان مرزا کی فیکٹریوں میں سے بڑی تعداد میں غیر قانونی اسلحہ، منشیات برآمد ہوئی ہیں، مزید تفصیل کے لئیے ہمارے نمائندے بابر اعوان ابھی سلطان مرزا کی ایک فیکٹری کے باہر کھڑے ہیں تو جی بابر آپ تفصیل سے بتائیں یہ کیا معاملہ ہے۔

نیوز کاسٹر اپنے مخصوص انداز میں سلطان مرزا کی فیکٹریوں پر چھاپہ مارنے کی خبر سنا

رہی تھی، مگر حویلی کے لاؤنج میں بیٹھے میر شہباز نے تو حیران ہو کر اپنی نظریں ٹی وی پر ہی مرکوز رکھی ہوئی تھیں جبکہ میر جابر کے چہرے پر ایک سکون، ایک اطمینان اور ایک عجیب سی خوشی تھی۔

ہیلو عمر یہ تم دونوں باپ بیٹے کیا کرتے پھر رہے ہو، تم نے عنان کو روکا کیوں نہیں تمہیں نہیں پتہ کہ سلطان مرزا جیسے بندے سے پنگا لینا مصیبت کو اپنے گلے باندھنا جیسا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے ٹی وی بند کر کے عمر جمال کو کال کی اور دبے دبے لفظوں میں عمر جمال سے اس کی اور عنان کی حرکتوں کے بارے میں پوچھا، عمر جمال نے تین دن پہلے ہی پریس کانفرنس کر کے نہ صرف پارٹی چھوڑنے بلکہ سیاست کو بھی ہمیشہ کے لئیے خیر باد

کہہ دیا تھا، جس پر میر شہباز نے عمر جمال سے بات ہی نہیں کی تھی لیکن اب عنان نے جو حرکت کی میر شہباز کے برداشت سے باہر تھی کیوں کہ میر شہباز جانتا تھا کہ سلطان مرزا جیسے شخص سے آپ صرف برے کی امید رکھ سکتے ہو۔

میر مجھے خود کچھ سمجھ نہیں آرہا، اس نے میرے سیاسیت چھوڑنے کے فیصلے کو داغ دار کر دیا ہے، ایک تو یہ لڑکا پچھلے چار دن گھر نہیں آیا، عروج بچی الگ اس کے لئیے پریشان ہو رہی ہے، یہ لڑکا میرے لیے ہر چند دنوں کے بعد ایک امتحان کھڑا کر دیتا ہے۔

عمر جمال نے پریشان ہو کر میر کو کہا، جمال ولا میں سب ہی چار دن سے پریشان تھے عنان پیچھلے چار دونوں سے گھر میں کسی سے بھی رابطے میں نہیں تھا، عروج کا دل کے دل میں عجیب و غریب وسوسہ آرہے تھے اور پھر چار دن بعد عنان کا پتہ بھی چلا تو

ایسے۔

عمر تم سب سے پہلے تو عروج کو لے کر وہ گھر چھوڑ کر حویلی آجاؤں، مجھے پتہ ہے سلطان مرزا زخمی شیر کی طرح تم لوگوں تک پہنچے گا، پلیز عمر ابھی اسی وقت وہاں سے نکلو اور ہاں اپنا اور عروج کا موبائل گھر پر ہی چھوڑ کر آنا ہم یہاں سے ہی عنان سے رابطہ کر کے حویلی آنے کا بول دیں گئے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز کو اس وقت عمر جمال اور عروج کی جان کی فکر تھی تو میر شہباز نے پریشان ہو کر عمر جمال کو وہاں سے نکلنے کا بولا۔

جابر تم جاؤں تقی اور قرینہ بیگم کو حویلی لے کر آؤں، ایک منٹ تم ایسا کروں انھیں بولنا کہ سدرہ کی طبیعت خراب ہو گئی ہے شاید سدرہ کا سن کر وہ لوگ جلدی آ جائیں۔

میر شہباز نے صوفہ پر بیٹھے ہوئے جابر کو ہدایت دی تو وہ گاڑی کی چابی لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک منٹ جابر تم اپنا موبائل مجھے دو اور یہ لو میرا موبائل اس سے عمر جمال کے ساتھ رابطہ میں رہنا۔

حویلی سے باہر جاتے میر جابر کو روک کر میں شہباز نے اس سے اس کا موبائل لے لیا

اور آپ اپنا موبائل اسے تھما کر ہدایت دی۔

حجاب بیٹا آپ جاؤں اوپر اپنی مما کا موبائل فون آف کر دو اور ہاں انھیں ابھی اس واقعے کے بارے میں مت بتانا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے گنگ بیٹھی حجاب کو ہدایت دیتے ہوئے کہا تو وہ جی بابا کہہ کر سدرہ کے کمرے کی طرف چل پڑی، سدرہ کو ہسپتال سے آئے ابھی دو دن ہی ہوئے تھے اور میر شہباز نہیں چاہتا تھا کہ سدرہ ابھی کسی بھی قسم کی ٹینشن لے۔

ہیلو عنان تم کہیں بھی ہو، ابھی اسی وقت حویلی پہنچو، عمر جمال اور عروج بھی یہاں ہی آ

رہے ہیں۔

میر شہباز نے غصّہ کو کنٹرول کرتے ہوئے عنان سے کہا، حجاب کے لاؤنج سے جانے کے بعد میر شہباز نے عنان کو کال ملائی جو کہ فوراً ہی اٹھائی گئی تھی، آدھی بات تو میر شہباز یہاں ہی سمجھ گیا تھا، باقی کے باتیں وہ خود ہی عنان سے نکلوا دے گا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلطان مرزا کو جب سے پتہ چلا تھا کہ اس کی فیکٹریوں پر چھاپہ مارا گیا ہے تو وہ غصّہ سے پاگل ہو گیا تھا۔

اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ یہ وار کس کا تھا، میر شہباز کا یا پھر عمر جمال کا، جب اس نے اپنے ذہن میں کڑیاں جوڑنا شروع کی تو اسے لگا یہ کام عمر جمال کا ہے۔

کیوں کہ پہلے عمر جمال کا کسی بھی وجہ سے پارٹی سے استعفی دینا اور پھر سیاست ہی چھوڑ دینا اور پھر جاتے جاتے سلطان مرزا کو بھی ختم کرنا، سلطان مرزا کے ذہن میں جو کہانی بنی اس نے اس حساب سے عمر جمال بدلا لینا کا عہد کر لیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ہیلو، میری بات کان کھول کے سنو کچھ ایسا کرو کے اس میڈیا کا سارا دھیان مجھ سے ہٹ جائے۔

شراب کا گلاس ہاتھ میں لیئے سلطان مرزا نے اپنے پالے ہوئے غنڈے کو کال کی اور کچھ بھی کرنے بول دیا۔

سلطان صاحب ہم کیوں نا عمر جمال اور اس کے سمدھی کے گھر دھماکہ کر دیں، اس طرح عمر جمال اور اس کا خاندان بھی مر جائے گا اور میڈیا کا سارا کا سارا دھیان بھی اس طرف ہو جائے گا اور آپ بھی افسوس کرنے چلے جانا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کال کی دوسری طرف غنڈے نے سلطان مرزا کو ایک مشورہ دیا۔

نہیں ایسا کرنے سے سارا شک میری طرف آ جائے گا تم کچھ ایسا کرو کہ عمر جمال کا سارا

خاندان بھی مر جائے اور میرا نام بھی نہ آئے۔

سلطان مرزا کو اپنے پالے ہوئے غنڈے کا پلان مناسب نہیں لگا تو اسے کچھ اور کرنے کا بول دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسا کرتے ہیں ہم عمر جمال کے گھر کو آگ لگا دیتے ہیں، عمر جمال مر گیا تو بعد کی انکوائری میں بول دیں گئے کے شاٹ سرکٹ ہوا ہے، اس طرح کسی کو آپ پر شک بھی نہیں ہو گا اور عمر جمال کا پتہ بھی صاف۔

سلطان مرزا جس غنڈے سے بات کر رہا تھا اس نے انتہائی مکاری سے سلطان مرزا کو

ایک اور گھٹیا قسم کا مشورہ دیا۔

ہممممم یہ صحیح مشورہ ہے،اس عمر جمال کا سارا خاندان اوپر جانا چاہیے ایک بھی نہیں بچنا چاہئے،آخر اسے بھی پتہ چلے کے سلطان مرزا کے ساتھ پنگے لینے کا انجام کتنا بھیانک ہوتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلطان مرزا نے شراب کا ایک گھونٹ بھرتے ہوئے غرور اور تکبر کے نشے میں چور ہو کر اپنے غنڈے کو کہا اور پھر کال کاٹ دی تھی۔

عمر جمال تمہیں اس چیز کا انجام بہت بھاری طریقے سے چکانا ہو گا،تم کیا سمجھتے ہو یہ جو

دو کوڑی کا تمہارا بیٹا ہے میرا سب کچھ برباد کر دے گا، سلطان مرزا نے ایسے دو کوڑی کے آفسر بہت دیکھے اور جن کو سلطان مرزا نے دیکھا ان کو پھر دنیا پر کسی نے نہیں دیکھا ،اب تمہارے بیٹا کے ساتھ بھی وہی ہو گا جو بہت سال پہلے تمہارے جگری یار کے باپ اور بھائی کے ساتھ ہوا۔

سلطان مرزا نے اکیلے کمرے میں عمر جمال اور عنان کے عکس کو تصور کر کے نفرت، غرور سے بھرے لہجہ میں کہا، سلطان مرزا کی آنکھوں میں اس وقت وہ بدلہ کی آگ تھی جو شاید عمر جمال اور عنان سامنے ہوتے تو سلطان مرزا انھیں آنکھوں سے ہی مار دیتا۔

عروج بیٹا آپ ایسا کرو اپنا موبائل یہیں چھوڑ کر جاؤں اور ہم لوگ سامنے والے گیٹ سے نہیں بیک سائیڈ والے گیٹ سے جائیں گئے۔

عمر جمال نے جب دیکھا کہ عروج اپنا ضروری سامان بیگ میں رکھ چکی ہے تو انھوں نے اسے موبائل فون یہاں پر ہی چھوڑنے کی ہدایت کی اور اسے بتایا کہ وہ لوگ پیچھلے دروازے سے گھر سے باہر جائیں گئے، جمال میر شہباز سے بات کر کے سیدھا عروج کے کمرے میں گئے اور اسے اپنا ضروری سامان ایک بیگ میں رکھنے کے لئیے بولا۔

بابا پر ہوا کیا ہے، عنان بھی چار دن سے گھر نہیں آئے اور اب یہ بول رہے ہو کہ ہم گھر چھوڑ کر میرا انکل کی حویلی جا رہے ہیں۔

عروج جو اتنی دیر سے اپنے سسر کی پریشانی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ کچھ بھی سمجھ نہ آیا تو عمر جمال سے ہی پوچھ لیا، عروج شادی کے پہلے ہی دن سے عمر جمال کو بابا کہنا شروع ہو گئی تھی جو کہ عمر جمال کی خواہش بھی تھی، عنان جب ثمرہ نہیں چلی گئیں تب تک گھر میں موجود تھا، اس سے اگلے دن ہی عنان گھر سے پولیس وردی پہن کہ جو گیا چار روز ہونے کو تھے واپس نہیں آیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا جی آپ بلکل بھی پریشان نہ ہوں، عنان بھی ٹھیک ہے اور ہم تو بس میر شہباز کے کہنے پر اس کے گھر جا رہے ہیں، اس نے مجھے ابھی کال کی کے آپ لوگ حویلی آؤں تو میں نے سوچا چلو ایک چکر لگا کے آجاتے ہیں۔

عمر جمال نے چہرے سے پریشانی کے آثار ہٹا کر عروج سے بات کی تاکہ وہ مطمئن ہو جائے ورنہ شاید جس طرح کے حالات تھے شاید ہی عنان کی جان بھی بچی ہوئی رہتی۔

اچھا چلیں آپ چادر سے اپنے آپ کو صحیح سے ڈھانپ لیں ہم لوگ پھر چلتے ہیں، چلیں آپ چادر اوڑھ کر نیچے لاؤنج میں آجائیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر جمال نے جب دیکھا کہ عروج ان کی باتوں سے تھوڑی سی مطمئن ہو گئی کے تو عروج کو چادر اوڑھ کر لاؤنج میں آنے کا بول کر کمرے سے باہر چلے گئے، عروج عمر جمال کی باتوں سے مطمئن تو نہیں ہوئی مگر پھر یہ سوچ کر کے عمر جمال جو کریں گئے صحیح کریں گئے، عروج چادر اوڑھ کر نیچے لاؤنج میں آگئی۔

آپ سب لوگ گھر چلیں جائیں اور جب تک میں خود نہ بولوں آپ لوگ واپس مت آئے گا اور جاتے ہوئے گارڈز کو بھی بولیے گا کہ وہ بھی گھر چلا جائے۔

عمر جمال نے سارے ملازمین کو ہدایت دی کہ وہ سب لوگ گھر چلیں جائیں اور پھر ملازمین کے جانے کے بعد عروج جو گھر کی بیک سائیڈ پر لے کر گئے اور بڑی ہی احتیاط کے ساتھ ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر اسے حویلی کا ایڈریس سمجھا کر حویلی کی طرف روانہ ہو گئے جبکہ عمر جمال کا یہ رویہ عروج کو ڈرا رہا تھا تو اس نے مختلف سورتیں پڑھنا شروع کر دیں تھیں۔

میر جابر پیچھلے آدھے گھنٹے سے تقی صاحب کے گھر میں بیٹھا ہوا تھا، قرینہ بیگم تقی صاحب کی وجہ سے پہلے تو نہ کہہ رہیں تھیں مگر پھر جب میر جابر نے کہا کہ سدرہ کی طبیعت خراب ہے تو وہ تقی صاحب سے پوچھنے کے لئیے سٹڈی روم میں چلی گئی۔

تقی میری بات سمجھنے کی کوشش کریں، جابر کہہ رہا تھا کہ سدرہ کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے اور وہ مجھے بلا رہی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قرینہ بیگم نے التجاء کرتے ہوئے تقی صاحب کو کہا کیوں کہ تقی صاحب کب یہ ہی کہہ رہے تھے کہ وہ چلی جائے مگر وہ میر شہباز کے گھر نہیں جائیں گئے اور قرینہ بیگم تقی صاحب کو اکیلا چھوڑ کر جانا نہیں چاہ رہی تھی۔

تقی اگر آپ اب نہ اٹھے تو میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گا اور ویسے بھی سدرہ نے تو آپ کی پر بات ہی اگنور کی ہے ورنہ اگر میر شہباز کو پتہ چل جاتا کہ اس سدرہ کی طبیعت آپ کی وجہ سے خراب ہوئی تھی تو آپ کو پتہ ہے نا میر شہباز نے پھر کسی بھی چیز کا لحاظ نہیں رکھنا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قرینہ بیگم نے ناراض لہجہ میں کہا، قرینہ بیگم کو تقی صاحب کا رویہ ہمیشہ سے ہی برا لگتا تھا مگر پھر چپ کر جاتی تھیں کہ بہن بھائی کا معاملہ ہے مگر جو سدرہ کے ساتھ کچھ دن پہلے ہوا ہے وہ قرینہ بیگم کے لئیے نا قابل برداشت تھا۔

قرینہ بیگم میں آپ کے ساتھ چل رہا ہوں اس لئیے کہ آپ ناراض ہو رہی ہیں ورنہ

میں کبھی بھی نہ جاتا۔

تقی صاحب نے کتاب بند کرتے اور آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے ہوئے کہا، تقی صاحب کو بھی سدرہ کی طبیعت کا پتہ چلا تو انھیں بھی برا لگا مگر میر شہباز کی وجہ سے وہ نہیں جانا چاہ رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تقی صاحب اور قرینہ بیگم کے آنے کے بعد میر جابر نے ایک لمحہ کی دیر نہیں کی اور جلدی سے انھیں گاڑی میں بیٹھایا اور ہوا کی رت پر سوار ہو کر حویلی کی طرف چل پڑا۔

میر شہباز کب سے عمر جمال اور میر جابر کے آنے کا انتظار کر رہا تھا، لاؤنج میں چکر لگا لگا کر اس کی ٹانگیں شل ہو گئی تھیں مگر ٹینشن میں میر شہباز کو آرام ہی نہیں آ رہا تھا۔

عنان کے ساتھ تمہارا رابطہ ہوا ، میر مجھے سمجھ نہیں آ رہی تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر جمال نے حویلی میں داخل ہوتے ہی میر شہباز سے فکر سے پوچھا۔

ایک منٹ عمر بیٹا جی آپ اوپر جاؤں اور اپنی پھپھو کو بولوں کے بچوں کو لے کر نیچے آ جائیں کب سے کمرے میں بند بیٹھی ہے۔

عروج کو منظر سے غائب کرنے کے لئیے میر شہباز نے عروج کو سدرہ کو بلانے بھیج دیا تھا، میر شہباز کے کہنے کے بعد عروج سر ہاں ہلا کر سدرہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر میری بات سنو عنان نے سلطان مرزا کو چھیڑ کر اچھا نہیں کیا، میں نہیں چاہتا کہ جس طرح بابا اور بھائی گئے میں تمہیں بھی کھو دوں۔

میر شہباز نے چند جملوں میں ہی اپنی بات کو پیش کر دیا تھا کیوں کہ عمر جمال اس کو میر شیر افضل کی طرح عزیز تھا، عمر جمال نے میر شہباز کی بات سمجھتے ہوئے اس کے ہاتھ پر

ہاتھ رکھا اور اسے تشکرانہ نظروں سے دیکھا۔

السلام علیکم بھابھی، اس چھوٹوں کو مجھے دیں، میر یہ تو ماشاءاللہ سے تمہاری فوٹو کاپی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر جمال نے سدرہ کی گود میں سے ایک بچہ کو لیا اور پھر اسے میر شہباز کی فوٹو کاپی قرار دیا۔

اور یہ میرا بچہ اپنی مما کی فوٹو کاپی ہے ہر وقت روتا ہی رہتا ہے۔

میر شہباز نے آ گئے بھر کر عروج کی گود میں پکڑا ہوا بچہ لے کر شرارت انداز میں کہا جس پر سب ہنسے سوائے سدرہ کے۔

اور والا میرا اوپر گیا ہے، دیکھیں کیسے میری طرح ہنس رہا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب تیسرے بچہ کو گود لیے ہوا اترا کر بولی تو سب ہی ہنس پڑے۔

سدرہ تمہیں کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو، میر امطلب ہے مجھے جابر نے بولا کہ تمہاری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔

قرینہ بیگم نے آتے ہی لاؤنج میں بیٹھی سدرہ کو میر جابر کہ جھوٹ کے بارے میں بتایا تو سدرہ نے پہلے تو حیران ہو کر جابر کو دیکھا پھر میر شہباز کو دیکھا جس نے جلدی سے آنکھیں نیچے کر لیں جس کا صاف مطلب تھا کہ میر جابر نے میر شہباز کے کے کہنے پر جھوٹ بولا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بھابھی میر جابر نے آپ کو یہاں لانے کے لئیے جھوٹ بولا، میں نے ہی اسے کہا تھا کہ آپ کو ہر حال میں لے کر یہاں آئے اور اسے دیکھیں اس نے جھوٹ بول دیا کہ میں بیمار ہوں۔

سدرہ نے بڑی صفائی کے ساتھ جھوٹ بولا اور میر شہباز کو صاف بچا گئی۔

ننھہ خربوزے نے خربوزے کا رنگ پکڑ لیا ہے، جھوٹے کے ساتھ رہ رہ کر انسان جھوٹ ہی بولنا سیکھیں گئے اور کیا سیکھ سکتے ہیں۔

تقی صاحب نے سدرہ کی بات سنی تو غصّہ میں میر شہباز کو اپنے طنز کا نشانہ بنانا نہ بولے، تقی صاحب کے طنز کو میر شہباز نے چپ کر کے برداشت کر لیا تھا، تقی صاحب اسی وقت گھر جانا چاہتے تھے مگر میر شہباز نے جب عمر جمال کو آنکھوں ہی آنکھوں سے عمر جمال کو تقی صاحب کو یہاں ہی رکنے کا کہا تو عمر جمال نے تقی صاحب کو روک ہی لیا اور

تقی صاحب بیٹی کے سسر کے آگئے چپ ہی ہو گئے تھے۔

میر شہباز نے ملازمین کو بول کر مہمانوں کے لئیے پہلے کھانا بنوایا اور پھر کمرے سیٹ کروائے، رات کا کھانا سب نے بڑی خاموشی میں کھایا اس کے بعد تھوڑی دیر کے لئیے سب لاؤنج میں آکر بیٹھ گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کے عمر جمال کے گھر پر اچانک آگ بھڑک اٹھی ہے اور زرائع کا کہنا ہے کہ اس وقت عمر جمال ان کی بہو گھر میں ہی موجود تھے۔

ٹی وی پر چلنے والی خبر نے سب کے ہی ہوش گم کر دیے تھے، عمر جمال تو کسی ٹرانس میں

ہی چکے گئے جب کے عروج تو ٹی وی پر گھر کو آگ کی لپیٹ میں دیکھ کر ہی رونا شروع ہو گئی تھی۔

میر تم نے ہماری جان بچالی اگر تم بروقت صحیح مشورہ نہ دیتے تو آج اس آگ میں عروج بیٹی اور۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر جمال پہلے میر شہباز کے گلے لگا اور پھر نم آنکھوں سے میر شہباز کا شکریہ ادا کیا ہے مگر اس سے پہلے کے عمر جمال اپنے جملے مکمل کرتے اس سے پہلے ہی میر شہباز نے اسے چپ کروا دیا۔

عمر میں نے تمہیں صرف ایک دوست ہی نہیں مانا بلکہ تم میرے بھائی ہو، ایک بھائی کو کھو چکا ہوں اب تمہیں نہیں کھو سکتا اور عروج تو میری بیٹی ہے اسے کیسے آنچ آنے دیتا۔

میر شہباز نے عمر جمال کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے مان دیتے ہو بولا اور پھر آگئے بھر کر عروج کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے تحفظ کا احساس دلایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز کے سارے الفاظ قرینہ بیگم اور تقی صاحب کے دل کو چھو گئے تھے، قرینہ بیگم نے تو نم آنکھوں سے میر شہباز کو دیکھا اور تقی صاحب نے تو جو امیج میر شہباز کا بنایا ہوا تھا وہ تو اس بلکل الٹ تھا۔

میر شہباز کو تقی صاحب نے عزت پامال کرنے والا دوسروں کو رسوا کرنے والا سمجھا ہوا تھا مگر میر شہباز تو رشتوں کا پاس تھا۔

عمر تم عنان کو کال کرو، میں نے کال کھ تھی مجھے کہہ رہا تھا کہ ابھی آرہا ہوں اور رات ہونے کو ہے وہ ابھی تک نہیں آیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے سب کو سیف کر لیا تھا مگر عنان کی طرف سے میر شہباز ابھی تک مطمئن نہیں ہوا تھا اس لئیے عمر جمال کو بول دیا کہ عنان کو کال کرے۔

میر میں نے کالز کیں ہیں مگر وہ گدھے کا بچہ کال اٹھائے تو، قد بڑھا ہو گیا ہے مگر عقل اس کی گھٹنوں میں ہی ہے۔

عمر جمال نے دانت پیس کر میر شہباز کو جواب دیا، عمر جمال کو پہلے ہی عنان پر غصّہ تھا مگر اب اس کی یہ لاپرواہی اور غیر زمہ داری عمر جمال کو اور غصّہ دلا رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں تم نے یہ تو صحیح کہا عمر وہ "گدھے" کا بچہ ہے۔

میر شہباز نے عمر جمال کا غصّہ کم کرنے کے لئیے لفظ گدھے کو زور دے کر اسے جواب دیا تو لاؤنج میں بیٹھے سب افراد ہی دبی دبی ہنسی ہنسے جبکہ کے عمر جمال سوائے میر شہباز کو

آنکھیں دیکھانے کے کچھ زیادہ نہ کر سکا۔

سدرہ آج رات حجاب، عروج اور بھابھی آپ ایک کمرے میں سوئیں گئے، تمام مرد بھی ایک کمرے میں ہی سوئیں گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑی دیر کے بعد میر شہباز کی سنجیدہ آواز لاؤنج میں گونجی۔

دیکھیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اللہ سب کچھ ٹھیک کر دے گا، بھابھی آپ ان سب سے بہادر ہیں تو آپ کی زمہ داری ہے کہ آپ سدرہ اور بچیوں کا خیال رکھیں آپ سب حویلی کے بیسمنٹ میں موجود کمرے میں دو دن تک رہے گئی تاکہ اگر کہیں

سے بھی ہم پر حملہ ہوتا ہے آپ سب محفوظ رہیں اور سب سے اہم بات اگر خدانا خواستہ کچھ ہو جائے تو بلے ہی ہم مردوں میں سے کسی کو چیڑ پھاڑ کے رکھ دیں پر آپ میں سے کوئی بھی کمرے سے باہر نہیں آئے گا۔

میر شہباز نے حقیقت پسندانہ انداز میں لاؤنج بیٹھے تمام افراد کو آنے والے خطرات سے بخوبی آگاہ کیا، میر شہباز کی بات پر افراد سے بھرے ہوئے لاؤنج میں سکوت چھا گیا تھا مگر ہر ایک بندہ جانتا تھا کہ سلطان مرزا سے ہر گھٹیا قسم کی حرکت کی امید کی جا سکتی ہے۔

حجاب مائے پر نسسز آپ اپنے بھائیوں، عروج اور بھابھی بیسمنٹ میں لے کر جائیں، جابر تم عمر اور تقی کو بڑے بابا (میر شیر افضل) کے کمرے میں لے کے جاؤں عنان

کے آنے پر ہم لوگوں کو آگئے کا پلان بھی ترتیب دینا ہے اور سدرہ تم میرے ساتھ کمرے میں آؤں میں نے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔

میر شہباز نے حجاب اور میر جابر کو حکم دیتے ہوئے کہا اور پھر سدرہ کو اپنے پیچھے آنے کا بول کر لاؤنج سے اپنے کمرے کی طرف چل پڑا، میر شہباز کی بات سن کر سدرہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا بچہ قرینہ بیگم کو تھمایا اور پھر میر شہباز کی بات سننے کے لئے کمرے کی طرف چلی گئی، میر شہباز کے حکم کی تعمیل کی گئی اور سب لوگ لاؤنج سے اٹھ کر کمروں میں چلیں گئے۔

میر آپ کیوں اتنا پریشان ہو رہے ہیں وہ ایک آدمی آپ کا کیا کر سکتا ہے، آپ فضول میں ہی پریشان ہو رہے ہیں اور ساتھ میں گھر والوں کو بھی۔

سدرہ نے بچوں کے کپڑے میں رکھتے ہوئے بے فکری سے کہا، سدرہ کمرے میں آئی تو پہلے میر شہباز کسی کے ساتھ موبائل پر بات کر رہا تھا تو سدرہ نے بچوں ایک بیگ میں بچوں کی کچھ ضروری سامان رکھنا شروع کر لیا جب میر شہباز بات کر چکے تو تب سدرہ نے ہی بات کا آغاز کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ وہ کوئی معمولی آدمی نہیں ہے، اس شخص کے ایک بار کہنے سے حکومت بن جاتی ہے اور ایک بار کہنے سے حکومت گر بھی جاتی ہے، تم اس بات سے اس کے طاقتور ہونے کا اندازہ لگا لو کہ وہ شخص جس پر مجھے یقین ہے کہ وہ میرے بھائی اور باپ کا قاتل ہے مگر میں اس کا ایک بال بھی نہیں بگاڑ پایا، وہ شخص کمینوں کا سردار ہے وہ کسی کو برباد کرنے کے لئیے اس کی عزت کے ساتھ بھی کھیل سکتا ہے اور مجھے اس بات کا یقین ہے

کہ جب اسے پتہ چلے گا کہ عمر جمال کی فیملی اور تقی کی فیملی بچ گئی ہے تو وہ ضرور حویلی پر حملہ کرنے آئے گا اور مجھے اپنی سیفٹی کرنی ہے میں ایک ہی سانپ سے زندگی میں دو بار خود کو نہیں ڈسا سکتا۔

میر شہباز کے لہجہ میں سنجیدگی کے ساتھ ساتھ غصّہ کے کا بھی عنصر نمایاں تھا، میر شہباز کے بولنے پر سدرہ خاموشی سے اپنا کام کرنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ اِدھر آؤں میرے پاس بیٹھوں میں نے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔

میر شہباز چکے غصّہ کرنے پر کمرے میں تھوڑی دیر تو خاموشی چھائی رہی، میر شہباز

موبائل فون میں اور سدرہ بچوں کا سامان بیگ میں رکھنے لگی جب سدرہ اپنا کام پورا کر کے جانے لگی تو میں میر شہباز نے اپنے موبائل فون پر آتے میسج کو ایک نظر دیکھا اور پھر اسے سائیڈ پر میں رکھ کر سدرہ کو اپنے پاس صوفہ پر بیٹھنے کا کہا۔

دیکھو سدرہ ایک دو دن عمر، میرے، جابر اور عنان کے لئیے بہت مشکل ہوں گئے، ہم لوگوں کی تاک میں سلطان مرزا کے بندے بیٹھے ہوں گئے، بس ایک چھوٹی سی غلطی اور ہم موت کے منہ میں چلیں جائیں گئے، میں نہیں چاہتا کہ میری ایک غلطی کی وجہ سے کوئی بھی مشکل میں پڑے تو اس کے لئیے مجھے ہر لحاظ سے اپنی تیاری کرنی ہو گئی اگر مجھے کچھ ہو گیا تو یہ ہیں حویلی کے کے کاغذات جو میں نے تمہارے نام کر لی ہے، اس فائل میں میرے بینک اکاؤنٹس کی تفصیل ہے اور یہ ہیں حجاب کے نام پر میں نے کچھ شیئرز خریدے تھے اس کی پڑھائی مکمل کرنے کے لئیے انھیں بیچ دینا اور میری بیٹی آ گئے کی پڑھائی سڈنی کی یونی ورسٹی میں مکمل کرے گئی اور باقی جو میری وراثت میں تھا انھیں میں نے تمہارے اور اپنے چاروں بچوں میں تقسیم کر لیا ہے جو حصّہ میرا میرے

بابا کی جائیداد میں تھا وہ بھی اور شیر بھائی کا بھی حصّہ میں نے جابر کے نام کر دیا ہے۔

میر شہباز نے سدرہ کے ہاتھ میں پہلے حویلی کی فائل رکھی پھر بینک اکاؤنٹس کی تفصیلات کی فائلز دیں اور پھر اسے ایک ایک بات ایسی سمجھائی جیسے اگر میر شہباز نہ رہا تو بعد میں سدرہ کو کوئی پریشانی نہ ہو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں، مجھے اور میرے بچوں کو آپ کے علاوہ کچھ بھی نہیں چاہیے آئندہ آپ نے ایسی باتیں کی تو خدا کی قسم آپ سے کبھی بات نہیں کروں گئی اور اس بار آپ کو ایسی جگہ چھوڑ کر جاؤں گئی کہ مر کے بھی نہیں ملوں گئی۔

سدرہ میر شہباز کی بات پر جذباتی ہو گئی اور فائلز کو میر شہباز کی گود میں پھینک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

حجاب ب ب ب ب ب ب ب ب ب ب ب حجاب ب ب ب ب ب ب ب ب حجاب ب ب ب ب ب ب۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے غصّہ میں حجاب کو آواز دی تو حجاب اپنی ماں کے اس طرح چیخنے پر بھاگتی ہوئی کمرے میں آئی۔

جی مما آپ نے مجھے آواز دی۔

حجاب کمرے میں آئی تو سدرہ کو غصّہ میں دیکھ کر ہی پریشان ہو گئی تھی۔

اپنے تینوں بھائیوں کو میرے پاس لاؤ اور آج تم بھابھی اور عروج کے ساتھ سونا میں یہیں اپنے کمرے میں سوؤں گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے کہا حجاب جو تھا مگر ہر لفظ وہ میر شہباز کو سنا رہی تھی۔

جی مما میں تینوں کو لاتی ہوں۔

حجاب نے ایک نظر میر شہباز کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو انھیں کیا ہوا ہے جس پر میر شہباز نے اسے اپنی ماں کا کہنا ماننے کا بولا تو وہ بھی وہاں سے چلی گئی، تھوڑی دیر بعد عروج اور حجاب تینوں کو بچوں کو اٹھا کر کمرے میں آئیں، سدرہ نے آ گئے بھر کر حجاب سے دو بچوں میں سے ایک کو لیا تینوں کو ان کے جھولوں میں ڈال کر عروج اور حجاب واپس چلیں گئیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ میں نے ایسا کچھ نہیں کہا جس پر تم ایسے منہ پھولا کر بیٹھ جاؤں، بندے کو حقیقت پسند ہونا چاہیے۔

میر شہباز نے فائلز کو دراز میں رکھتے اور پھر اس دراز کو بند کرتے ہوئے سدرہ کو کہا۔

اچھا اگر ابھی میں یہ کہوں کے آج رات مجھے موت آجائے تو آپ کیا کریں گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ بچوں کے جھولے کے پاس کھڑے ہو کر زرا اونچی آواز میں بولی تو تینوں بچوں میں سے ایک رونا شروع ہو گیا تھا۔

سدرہ آہستہ، دیکھوں بچے کو ڈرا دیا، نیند سے اٹھ گیا ہے اور اگر تم مر گئی تو وہ میر شہباز

شاہنواز کا آخری دن ہو گا۔

میر شہباز نے سدرہ کا ہاتھ پکڑ کر پیار سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

توبہ کریں میر اللہ نہ کرے کہ ہم میں سے دونوں کچھ بھی ہو ہمارے بچوں کا کیا ہو گا یہ تو بہت چھوٹے ہیں ان کا ہی کچھ سوچ لیں، بس اللہ سے دعا کریں کے "اللہ ہم دونوں کو اتنی زندگی دے کہ ہم اپنے چاروں بچوں کو ایک اچھی تربیت دے سکیں"۔

سدرہ نے نم آنکھوں سے اپنی گود میں اٹھائے بچہ کی طرف دیکھ کر کہا جو کہ سدرہ کی گود میں آتے ہی چپ ہو گیا تھا۔

سدرہ اب میں نے یہ تو نہیں کہا کہ ہم لوگ ابھی ہی مر جائیں گئے، بے فکر ہو جاؤں سلطان مرزا کا خطرہ صرف دو دن تک ہے اس کے بعد اس کے ساتھ میں وہ کروں گا کہ اس کی سات نسلیں یاد رکھے گئیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے سدرہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا اور پھر سدرہ کے ماتھے لب رکھے۔

اچھا اب تم اس چھوٹے سے میر کو دیکھوں میں ابھی تھوڑی دیر بعد آتا ہوں۔

میر شہباز نے پیار سے سدرہ کی گود میں لیٹے ہوئے بچہ کے گال پر کس کی اور پھر کمرے سے نکل کر سیدھا عمر، تقی اور جابر کے والے کمرے میں چلا گیا۔

عنان کے ساتھ رابطہ نہیں ہو رہا میر مجھے اب اس کی فکر ہو رہی ہے، کہیں سلطان مرزا نے اس کے ساتھ کچھ کر نہ لے۔

عمر جمال کے لہجہ میں پریشانی واضح تھی، اب تو میر شہباز کو بھی عنان کی فکر ہو رہی تھی۔

عمر اب ہمارے پاس صرف انتظار کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں ہے، اب ہمیں رات گئے تک اس کا انتظار کرنا ہے۔

میر شہباز نے عمر کو انتظار کرنے کا مشورہ دیا اور وہ کچھ کہہ بھی کیا سکتا ہے، رات کے تین بجے گئے تھے اور عنان کا کچھ بھی پتہ نہیں تھا، رات کے ساڑھے تین بجے گارڈز نے عنان کے آنے کی اطلاع دی تو عمر جمال، تقی، میر شہباز کی روکی ہوئی سانسیں بحال ہوئے جبکہ میر جابر ساری صورت حال میں پر سکون رہا۔

چٹاخ، تم جیسی اولاد سے بہتر ہے میں بے اولاد ہی رہتا، ساری زندگی میں نے تمہاری ہر غلطی پر پردہ ڈالا مگر تم نے آج حد کر دی ہے عنان کاش اپنی ماں کی جگہ تم مر جاتے۔

عمر جمال نے جب عنان کو کمرے آتے ہوئے دیکھا تو آگئے بھر کر اسے پہلے ایک تھپڑ رسید کیا اور پھر اسے غصّہ میں تلخ باتیں کر کے اپنا غصّہ اس پر اتارنے کی کوشش کی۔

عمر اب عنان چھوٹا سا بچہ نہیں جو تم اس کو ایسے ڈانٹ رہے ہو، بلا جوان اولاد پر بھی کوئی ہاتھ اٹھاتا ہے۔

میر شہباز نے عمر جمال اور عنان میں حائل ہو کر عنان کو عمر جمال کے عتاب سے بچایا اور پھر عمر جمال کو کندھے سے پکڑ کر عنان سے دور لے گیا۔

میر تم مجھے چھوڑوں میں اس گدھے کو تھوڑی سی عقل دوں، ایک بار بھی اسے یہ کام کرتے ہوئے عقل نہیں آئی کہ اس کی شادی کو دو تین دن ہوئے ہیں اگر وہ سلطان مرزا اس کو مار دیتا تو اس بچی کا کیا ہوتا جو اس کے نکاح میں ہے۔

عمر جمال نے ایک جھٹکے میں میر شہباز سے خود کو چھوڑوایا، عمر جمال کا غصّہ کیسی بھی صورت میں کم نہیں ہو رہا تھا جبکہ عنان سر جھکائے عمر جمال کی کڑوی کسیلی باتیں سن رہا تھا۔

عمر اور تقی تم دونوں میرے ساتھ آؤں میں نے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے اور جابر تم عنان کے کھانے پینے کا کچھ بندوبست کرو۔

میر شہباز نے عمر جمال کو بازوؤں سے پکڑ کر کمرے سے باہر لے گیا اور ساتھ ہی جاتے جاتے میر جابر کو عنان کو کھانا کھلانے کے لئیے بول گیا۔

دیکھوں عمر یہ وقت جذباتی ہونے کا نہیں بلکہ سوچ سمجھ قدم اٹھانے کا ہے ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا ہے، یہ سب غصّہ وغیرہ بعد میں کریں گئے۔

میر شہباز عمر جمال کو دوسرے کمرے میں لایا اور پھر اس کو غصّہ چھوڑنے اور پر سکون رہنے کا بولا۔

عنان کھانا کھالو۔

میر شہباز کے کہنے پر پہلے عنان کو اپنے کپڑے دیئے کہ فریش ہو کر آئے جائے، اتنی دیر میں نوکر کھانا کمرے میں رکھ چکا تھا تو جب عنان واش روم سے باہر نکلا تو میر جابر نے کھانے کی طرف اشارہ کر کے اسے کھانا کھانے کا بولا۔

پتہ ہے میر مجھے شروع میں لگتا تھا کہ تم بہت چلاک ہو پر مجھے آج پتہ چلا کہ تم احساس کمتری کا شکار ہو تمہارے پاس رشتوں کے نام پر ٹکا بھی نہیں ہے تو تمہیں دوسروں کے رشتوں کو چھین کر سکون ملتا ہے، کیوں صحیح کہا نا میں نے۔

عنان کے لہجہ میں غصّہ، نفرت اور طنز شامل تھا، عنان نے عمر جمال کا غصّہ میر جابر پر اتارا جبکہ عنان کی بات پر میر جابر نے ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر اپنا غصّہ کنٹرول کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم بہت زیادہ بول رہے ہو عنان اور زیادہ بولنے والا ہمیشہ پچھتاتا ہے۔

میر جابر نے عنان کو ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تو عنان نے آگئے بھر کر میر جابر کو مکا مار دیا۔

منہ بند کرو تم، پتہ بھی ہے تمہیں کہ میرے گھر والوں کی جان خطرے میں ڈال دی تم نے، تمہاری وجہ سے میرے باپ نے پہلی بار مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔

عنان نے نفرت سب بات کرتے ساتھ ہی میر جابر پر مکوں اور تھپڑوں کی بارش کر دی اور میر جابر بھی کب تک برداشت کرتا اس نے بھی عنان کے ہر مکے اور تھپڑ کا اچھے سے جواب دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جابر رررررر، عنان نن نن نن نن یہ تم دونوں اس طرح کیوں لڑ رہے ہو، چھوڑوں ،میں نے کہا چھوڑوں ایک دوسرے کو۔

میر شہباز اور عمر جمال جب کمرے میں داخل ہوئے تو عنان اور میر جابر کو آپس میں گتھم گتھا دیکھا تو حیران ہو گیا پھر آگے بھر کر دونوں کو ایک دوسرے کا گریبان چھوڑنے کا حکم دیا، میر شہباز تقی کو کمرہ میں جا کر آرام کرنے کا بول کر عمر جمال کو زبردستی عنان سے بات کرانے کے لئیے کمرے میں لے کر آیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ تم دونوں مجھے بتاؤں گئے کہ تم دونوں میں کیا چل رہا ہے، مجھے یہ تو اندازہ ہے کہ تم دونوں نے مل کر سلطان مرزا کے خلاف یہ سب کچھ کیا ہے پر یہ نہیں پتہ کہ تم سب نے یہ سب کیا کیسے۔

میر شہباز نے دونوں کو ایک دوسرے سے چھوڑوایا اور پھر اپنے اندیشے پر اندازہ لگا کر

دونوں کی طرف باری باری دیکھ کر کہا۔

جابر مجھے سچ جاننا ہے اور تم ابھی سب کچھ سچ سچ بتاؤں گئے، سب کچھ کا مطلب سب کچھ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے سچ بتانے پر زور دیا اور صرف سچ بتانے کا کہا تو میر جابر نے سوائے عنان کے فوٹو گراف پر بلیک میل کرنے والی بات کے سب کچھ بتا دیا جس پر عمر جمال اور میر شہباز لمحہ لمحہ حیرت میں گرفتار ہو رہے تھے۔

جو ہونا تھا سو ہو گیا اب آگئے کا سوچیں کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے۔

عمر جمال نے میر جابر کی ساری بات سن کر آ گئے کا سوچنے کا بولا کیوں کہ میر جابر کے سمجھانے پر اب عمر جمال نے غصّہ کو ایک طرف رکھ لیا تھا۔

تو پھر پلان یہ ہے کہ عمر تم صبح پریس کانفرنس کرو گئے اپنی خیریت کے بارے میں بتاؤں گئے اس کے ایک دن بعد عنان تم پریس کانفرنس کرو گئے جس میں تم سلطان مرزا کے خلاف سارے ثبوت دیکھاؤ گئے اس کے بعد اس ایشو کو سیاسی طور پر کیسے اٹھانا ہے یہ مجھ پر اور جابر پر چھوڑ دو۔

میر شہباز نے عمر جمال کی بات ختم ہونے پر ہی اپنی بات شروع کر دی اور پورا پلان

تینوں کو سمجھا کر آرام کرنے کا بول دیا کیوں کہ آ گئے آنے والے دن ان کے لئیے بہت مشکل تھے۔

ٹھاہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ، یہ سب کیا بکواس ہے ہاں، تم نے مجھے پہلے کہا کہ عمر جمال اور اس کی بہو گھر پر ہی ہیں اور وہ لوگ اس آگ میں مر گئے ہیں تو پھر جو پریس کانفرنس کر رہا ہے وہ تمہارا باپ ہے کیا۔

سلطان مرزا جو کہ رات کو چین کی بانسری بجا کر سو گیا تھا صبح ہوتے ہی عمر جمال کو پریس کانفرنس کرتا دیکھ کر آگ بگولہ ہو گیا تھا تو غصّہ میں ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا گلاس زمین پر دے پٹکا۔

وہ سر ہم نے تو عمر جمال کے گھر کی اچھے سے ریکی کی تھی مگر پتہ نہیں کیسے، کس راستہ سے وہ گھر چھوڑ کر بھاگ گیا۔

سلطان مرزا کے سامنے اس کا بندہ ہاتھ باندھ کر اسے اپنی طرف سے مطمئن کروا رہا تھا۔

اچھا تو پھر یہ دیکھ پھر یہ عمر جمال کی روح ہے، تم لوگوں کو کتوں کی طرح پالتا ہوں اور تم لوگ میرا ایک کام بھی صحیح سے نہیں کر سکے۔

سلطان مرزا اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنے بندے کو گردن سے پکڑ کر ٹی وی کے سکرین کے ساتھ اس کا منہ ٹی وی کی سکرین کے ساتھ مس کر کے غصّہ میں بولا، سلطان مرزا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس بندے کا سر اس ٹی وی کے اندر ڈال دے۔

میں تمہیں آخری موقعہ دے رہا ہوں، میر شہباز، میر جابر، عنان اور عمر جمال جس پر بھی موقعہ ملے مار ڈالو، ایک مرے گا باقیوں کی ہمت خود بخود کم پر جائے گئی۔

سلطان مرزا اپنے بندے کو آخری بار وارننگ دیتے ہوئے کہا اور پھر اپنے گھر سے باہر چلا گیا، اسے اپنی پارٹی کے اجلاس میں جانا تھا کیوں کہ اس کی پارٹی اسے صدر کے عہدے سے ہٹانا چاہ رہے تھے۔

ناظرین ہم یہاں آپ کو سلطان مرزا کے کیس کے بارے میں ایک اہم خبر دے رہے ہیں، "سلطان مرزا کو ان کے فارم ہاؤس سے گرفتار کر لیا ہے" جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ سلطان مرزا کے گزشتہ روز وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے تھے تو آج سلطان مرزا کو ان کے ایک فارم ہاؤس سے گرفتار کر لیا ہے۔

نیوز کاسٹر اپنے مخصوص انداز میں سلطان مرزا کی گرفتاری کے بارے میں بتا رہی تھی جبکہ لاؤنج میں بیٹھے ہوئے میر جابر، میر شہباز اود عمر جمال نے سکھ کا سانس لیا، پیچھلے دو دن سے حویلی میں موجود ہر شخص پر خوف طاری تھا جس کی وجہ سے سب ہی پریشان

تھے مگر سلطان مرزا کے پکڑے جانے پر اب تھوڑا سا سکون ہو گیا تھا۔

شکر ہے میر یہ شیطان صفت انسان اپنے انجام کو پہنچا، اب مجھے اور عروج کو بھی گھر چلنا چاہیے، ویسے بھی عنان نے آگ کے بعد گھر کو رہنے کے قابل بنا دیا ہے تو باقی چھوٹا موٹا کام تو ہم وہاں پر رہ کر بھی کروا دیں گئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر جمال نے میر شہباز سے اجازت مانگتے ہوئے انداز میں کہا، تقی صاحب تو ایک دن پہلے ہی واپس چلے گئے تھے ان سے اپنی ضمیر کی آواز نہیں دب رہی تھی انھوں نے ان دو دونوں میں میر شہباز کی شخصیت کا وہ پہلو دیکھا جو پہلے اپنی آنکھوں پر بندی پٹی کی وجہ سے نہیں دیکھ پائے تھے۔

کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں اور عروج کو یہاں سے جانے کی ویسے بھی پرسوں میرے شہزادوں کا عقیقہ ہے تو بس وہ کر کے جانا اور میں نے تم سے ایک ضروری بات بھی کرنی تھی۔

میر شہباز نے سختی سے عمر جمال کو جانے سے روک لیا تھا اور اپنی بات کے آخر میں پراسرار انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

کیا ضروری بات کرنی ہے تم نے جلدی بتاؤں مجھ سے صبر نہیں ہو رہا۔

عمر جمال نے میر شہباز کی بات پر عمر جمال نے جلدی بازی میں والے انداز میں کہا۔

وہ میں سیاست چھوڑ رہا ہوں۔

میر شہباز نے میر جابر اور عمر جمال کے سروں پر بم پھوڑ دیا تھا اس لئے ابھی میر شہباز کچھ بولتا عمر جمال نے اس کی بات کاٹ دی۔

کیا مطلب اس بار جب کہ تمہارے جیتنے کے چانسس زیادہ ہیں بلکہ جیتنے کیا تمہارے تو سی ایم بننے کے سو فیصد چانسس ہیں اور تم اپنے کیریئر کے اس مقام پر سیاست چھوڑنے کی بات کر رہے ہو۔

عمر جمال کو میر شہباز کی ذہنی حالت پر تشویش ہوئی کہ کوئی اپنے کیریئر کی اونچائی پر بھی کیریئر چھوڑتا ہے، یہ تو وہی بات ہوئی کہ پہاڑ کو سر کیا اور جب آپ پہاڑی کی چوٹی پر پہنچنے والے ہوں پر آپ بغیر چوٹی سر کیے واپس لوٹ آئیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلے تو تمہیں بھی پتہ ہے مجھے سیاست کا کبھی بھی شوق نہیں تھا یہ تو بس سیاست میں بابا کا نام زندگی رہے اس لئیے میں سیاست میں آگیا دوسرا یہ کہ جب آپ عروج پر ہوں تو چیزوں کو پر چھوڑ دینا چاہیے ورنہ پھر عروج کے ساتھ آپ کو زوال کے لئیے بھی تیار رہنا چاہیے تیسری بات میری جگہ پر میرا بڑا بیٹا اور داماد میر جابر سی ایم بنے گا کیوں مجھے پتہ ہے اسے اپنے بڑے بابا اور دادا کی طرح سیاست میں بہت دلچسپی ہے۔

میر شہباز نے اپنی گفتگو کا ہر جملہ بڑے سوچ سمجھ کر بولا اور پھر آخر میں میر جابر کو سی ایم تصور کر کے فخریہ انداز میں بولا۔

ارے واہ آج لال ساڑھی پہن کر کوئی اپنے میاں پر بجلیاں گرا رہا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے کمرے میں آتے ہی شیشہ کے سامنے کھڑی سدرہ کی تعریف کی تو سدرہ جو کہ میر شہباز کی ضد پر ساڑھی پہن کر تیار ہوئی تھی اس نے آنکھیں دیکھائیں تو میر شہباز ہنستا ہوا تین جھولوں میں سوئے ہوئے بچوں کے پاس چلا گیا۔

تمہیں پتہ ہے سدرہ میں نے تینوں کے نام بھی سوچ لیئے ہیں اور مزے کی بات ہے تینوں کے نام شین (ش) سے ہی شروع ہوتے ہیں۔

میر شہباز نے ایک نظر بچوں پر ڈالی اور پھر سدرہ کی طرف دیکھ کر بولا مگر سدرہ نے ناراضگی ظاہر کرنے کے لیئے میر شہباز کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے یار سدرہ اتنی پیاری تو لگ رہی ہو میری جان، قسم سے بڑے مشکل سے خود کو قابو کیے ہوئے ہوں۔

میر شہباز نے سدرہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے شیشے میں دیکھتے ہوئے شوخی میں کہا۔

بس کریں میر توبہ ہے، آپ کی یہ ہی باتیں مجھے غصّہ دلاتی ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے جھٹکا دے کر میر شہباز کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹا دیا۔

ارے یار غصّہ تو نہ کروں، اچھا یہ تو پوچھوں کہ بچوں کہ نام کیا رکھیں ہیں۔

میر شہباز نے سدرہ کے غصّہ کو اگنور کیا اور اس کا دھیان بچوں کے ناموں پر لایا۔

جیسے میں پوچھوں گئی نہیں تو آپ بتائیں گئے نہیں، بتائیں بچوں کے کیا نام رکھا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلے تو سدرہ نے انجان بنتے ہوئے بات کی مگر پھر تجسّس کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھ بیٹھی، سدرہ کے اس انداز پر میر شہباز نے چہرے کے آگئے منہ رکھ کر اپنی ہنسی چھپائی۔

میں نے اپنے بڑے شہزادے کا نام رکھا ہے میر شاویز اس سے چھوٹے کا میر شہوار اور سب سے چھوٹے کا نام میر شہروز ہو گا، اب تم بتاؤں تمہیں کیسے لگے ان کے نام۔

میر شہباز نے اپنے تینوں بچوں کے نام پیار سے بتائے اور پھر آخر میں سدرہ سے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت اچھے ہیں، ماشاءاللہ ماشاءاللہ ماشاءاللہ میرے چاروں بچوں کو نظر بد سے بچائے اور یہ چاروں اپنے بابا کی طرح بہت کامیاب انسان بنیں۔

سدرہ نے میر شہباز کی صحیح ٹائی کو ایک بار پھر صحیح کرتے ہوئے بات کی۔

ارے نہیں بھائی مجھے تو یہ تینوں اپنی مما جیسے چاہیئے اگر یہ تینوں مجھ پر گئے تو تم توبہ کرتی رہوں گئی کیوں کہ میں اپنے بچپن میں بہت شرارتی تھا۔

میر شہباز نے سدرہ کی کمر کے گرد اپنے بازوں پھیلاتے ہوئے کہا تو سدرہ ہنسنے لگی۔

اچھا اب چلیں نیچے سب ویٹ کر رہے ہوں گئے۔

سدرہ نے میر شہباز کو مزید کوئی اور بات کا موقع دیئے اسے نیچے لے کر چلی گئی اور نیچے ملازمہ کو اور حجاب کو تینوں بچوں کو نیچے لانے کا بول گئی، بچوں کا صدقہ دے دیا گیا تھا اور عقیقہ کی تقریب کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

ٹھاہہہہہہہہہہہہہ، بابااااااا، باباجانی ی ی ی ی ی ی ی، میر ر ر ر ر ر ر ر ر ر، ٹھاہہہہ ہہہہ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تقریب اپنے عروج پر تھی جب اچانک سے ایک انجان بندے نے میر شہباز پر گولی چلادی، میر شہباز کو گولی کے لگتے ہی سب سے پہلے حجاب کی چیخی پھر میر جابر اور پھر سدرہ کی چیخ فضا میں گونجی، فضا میں دوسری گولی میر شہباز کے گارڈز نے گولی چلانے والے پر چلی جس کی وجہ سے وہ زخمی ہو گیا اور ہائے پروفائل لوگوں کی اس تقریب میں

موجودگی ہونے کی وجہ سے پولیس پہلے سے ہی موجود تھی انھوں نے زخمی حملہ آور کو گرفتار کر لیا تھا۔

بھابھی مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا کہ میرے نصیب میں اللہ نے خوشیوں کے ساتھ غم کیوں لکھے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ جو میر شہباز کے آپریشن تھیٹر میں جانے کے بعد سے ہی روئے جا رہی تھی اس نے مایوسی والے انداز میں بولی، میر شہباز کو کندھے پر گولی لگی مگر خون بہنے سے میر شہباز کی حالت تشویشناک تھی۔

بھائی شاید آپ کی اور امی ابو کی بد دعائیں ہیں جو مجھے زندگی میں تھوڑی سی خوشی کے بعد غموں کا ایک پہاڑ دے دیتی ہیں، بھائی پلیز مجھے معاف کر دیں میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر آپ سے معافی مانگتی ہوں، میں امی ابو سے تو معافی نہیں مانگ سکتی مگر آپ سے تو میں معافی مانگ سکتی ہوں نا تو آپ پلیز مجھے اور میر کو معاف کر دیں، میں آپ کے پاؤں پکڑ کر معافی مانگتی ہوں بھائی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ نے قرینہ بیگم کے ساتھ کھڑے تقی صاحب کے آگے ہاتھ جوڑ لیئے اور جیسے ہی وہ تقی صاحب کے پاؤں کی طرف جھکنے لگی تو تقی صاحب نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر گلے سے لگا لیا۔

سدرہ میں نے، ابو امی نے کبھی بھی تمہیں بد دعائیں نہیں دیں، ارے پگلی ہم تمہیں

کیسے بد دعائیں دے سکتے ہیں تم ہماری لاڈلی ہو، امی نے تو تمہیں اپنی زندگی میں ہی معاف کر لیا تھا، ابو کا بھی مجھے یقین ہے انھوں نے تمہیں بد دعا نہیں دی اور مجھے، مجھے تو بس تم پر غصّہ تھا اور کچھ نہیں، جہاں تک بات رہی میر شہباز کی تو وہ پیچھلے دو دن سے میں اس سے معافی مانگنے کا سوچ رہا تھا۔

تقی صاحب نے سدرہ کے جوڑے ہوئے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر پیار سے بات کی اور پھر سدرہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے تحفظ کا احساس دلایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو گھنٹے کے بعد میر شہباز کو ہوش آیا تو سب سے پہلے سدرہ اور حجاب اس سے ملنے کے لئیے آئیں اور دونوں ہی روتی ہوئی میر شہباز سے ملیں ان دونوں کو چپ بیمار میر شہباز نے ہی کروایا، اس کے باقی سب ملنے آئی تو تقی صاحب نے میر شہباز سے معافی مانگی

چاہی مگر میر شہباز نے ساری باتوں کو پیچھے چھوڑنے کا بول کر بات کو ختم کروایا۔

سات_سال_بعد#

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عدن میر ابچہ تیار ہو گیا، مما آرہی تھی نا آپ کو تیار کرنے کے لئیے نا۔

عروج نے اپنے پانچ سال کے بیٹے کو اسکول یونی فارم میں تیار دیکھا تو اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی، عدن ایسا ہی بچہ تھا اپنا ہر کام خود کرنے والا سنجیدہ سا رہنے والا، عروج کی ابارشن کے لئیے لی جانی والی دوائیوں کے سائیڈ ایفیکٹ کی وجہ سے ڈاکٹرز کے مطابق عروج پھر کبھی ماں نہیں بن پائی گئی، جس کی وجہ سے عدن سے پہلے

عروج عنان سے اکھڑی اکھڑی رہتی تھی مگر عدن کی پیدائش کے وقت ہونے والی کمپلیکیشن کی وجہ سے پیچھلے کئی سالوں سے عنان عروج سے اکھڑا اکھڑا رہتا تھا اور عنان کو پہلے سے زیادہ غصّہ آتا تھا جس کی وجہ سے ان دونوں کے درمیان اکثر جھگڑے ہوتے تھے، عمر جمال کو تو اس بات کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ جب عنان کی پسند کی شادی تھی تو وہ آئے روز عروج سے جھگڑتا کیوں ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مما میں نے آپ سے پہلے بھی کہا ہے میں تیار ہو جایا کروں گا، آپ میری فکر نہ کیا کریں۔

عدن کے لہجہ سے کسی پانچ سال کے بچے کا گمان نہیں ہوتا تھا ایسے لگتا تھا جیسے کوئی سمجھدار آدمی بات کر رہا ہے، عروج اپنے بیٹے کے اس انداز پر چپ ہی ہو گئی تھی اور

اسے کندھے سے پکڑ کر نیچے ناشتہ کی ٹیبل پر لے گئی۔

حجاب اٹھ جاؤں یار کب سے اٹھا رہا ہوں، کچھ دونوں کے لئیے تو تمہارے پاس آتا ہوں اور تم وہ کچھ دن مجھے نخرے دیکھانے میں نکال لیتی ہو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر جابر نے بیچارگی میں سوئی ہوئی حجاب کو ایک بار پھر اٹھانے کی ناکام کوشش کی، میر جابر اور حجاب کی رخصتی ان کے نکاح کے دو سال بعد ہو گیا تھا، رخصتی سے پہلے میر شہباز نے حجاب کو سڈنی میں پڑھنے کے لیے بھیج دیا تھا مگر ایک سال کے بعد سدرہ کی ضد پر میر جابر اور حجاب کی رخصتی کر دی گئی تھی کیوں کہ سدرہ کا ماننا تھا کہ آسٹریلیا جیسے ملک میں اپنی جوان جہان بیٹی کو ایسے اکیلے نہیں چھوڑ سکتے تو رخصتی کے بعد میر

جابر اور حجاب آسٹریلیا میں ہی رہتے تھے، حجاب کی پڑھائی کے ختم ہونے پر ہی وہ لوگ واپس پاکستان آنے کا پلان رکھتے تھے۔

اٹھ گئی ہوں، مجھے پتہ ہے سی ایم صاحب کو رات کا کھانا چاہیے ہو گا، ابھی پکاتی ہوں کھانا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حجاب میر جابر کے اٹھانے پر منہ بناتی ہوئی اٹھی اور کچن کی طرف چلی گئی، میر جابر الیکشن جیتنے کے بعد صوبے میں حکومت بنا کر سی ایم بن گیا تھا، میر جابر کی سیاسی مصروفیات کی وجہ سے میر جابر اتنے دن تو آسٹریلیا میں نہیں رہ سکتا تھا مگر پھر بھی گاہے بگاہے آسٹریلیا آ کر حجاب کی زندگی اجیرن بنا دیتا تھا۔

حجاب تم تو ایسے منہ پھولا رہی ہو جیسے تم نے کھانا دو بندوں کے لئیے نہیں دس بندوں کے لئیے بنا رہی ہوں کون سے ہمارے بچے ہیں ج۔

میر جابر بچوں کی بات کرتے کرتے ہی رک گیا تھا کیوں کہ شادی کے اچھے خاصے عرصے کے بعد بھی میر جابر اور حجاب کو اللہ نے اولاد جیسی نعمت سے دور ہی رکھا، جب کافی عرصہ تک اولاد نہیں ہوئی تو سب سے پہلے میر جابر نے اپنا چیک اپ کروایا مگر اس کی ساری ری پورٹس کلیر تھیں اور پھر جب حجاب نے ضد کر کے اپنے چیک اپ کا کہا تو حجاب کی بھی ری پورٹس بلکل کلیر تھیں مگر اللہ نے پھر بھی اولاد جیسی نعمت سے محروم ہی رکھا۔

بچے نہہ اللہ مجھے اولاد جیسی نعمت سے نہیں نوازے گا، آپ کو پتہ ہے جب بھی بچوں کی بات ہوتی ہے تو مجھے اپنی دوست یاد آجاتی ہے جس کی چھوٹی بہن ہونے پر میں نے اور میری بہت ساری لڑکیوں نے اس کا مزاق بنایا تھا مجھے لگتا ہے اس کی بد دعا لگ گئی ہے۔

حجاب نے کام کرتے ہوئے دکھی انداز میں کہا تو میر جابر نے اس کے ہاتھ فرائی پین لے لیا اور اسے اپنی طرف کیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اولاد دینا اور نہ دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس میں کسی انسان کا کوئی عمل دخل نہیں ہے اس اللہ کی زات پر اعتماد رکھوں وہ ہمیں ضرور اولاد جیسی نعمت سے نوازے گا۔

میر جابر نے ہمیشہ کی طرح حجاب کو پیار سے سمجھایا، جس پر حجاب نے ہمیشہ ہی دل میں اپنے اللہ کا شکر ادا کیا کہ ایسا محبت کرنے والا ہم سفر دیا۔

شہوار، شہروز، شاویز اُٹھ جاؤں اسکول کی بس آجائے گئی، اب میں تم تینوں کو ایک اور بار اٹھانے کے لئیے نہیں آؤں گئیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سدرہ جو پیچھلے تین گھنٹے سے تینوں کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ تینوں جو کہ ایک دوسرے پر گرے ہوئے تھے، پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کہ ٹانگ کس کی ہے اور بازوں کس کی ہے۔

پیچھلے تین گھنٹوں کی باتوں کی طرح سدرہ کی یہ دھمکی بھی ان پر کوئی اثر نہ کر سکی اور وہ ویسے ہی سوتے رہے تو سدرہ پیر پٹختی کمرے سے باہر نکل آئی۔

توبہ ہے میر آپ کی اولاد بھی آپ جیسی ہے حرام ہے جو میری بات سنے، پیچھلے تین گھنٹوں سے انھیں اٹھا رہی ہوں پر تینوں اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہے ہیں، ابھی آدھے گھنٹے میں اسکول بس پہنچنے والی ہو گئی ایک یہ ہے اور ایک وہ میر اپیارا بچہ عدن ہے لگتا ہی نہیں کہ وہ بچہ ہے، ماشاءاللہ سے چھوٹا سا ہے پر سمجھداری اس کی دیکھنے کے لائق ہے۔

سدرہ پیچھلے کئی سالوں کی داستان آج پھر ناشتہ کرتے میر شہباز کو سنا رہی تھی، ہمیشہ سے بات تینوں سے شروع ہو کر عدن کی تعریفوں پر ختم ہوتی تھی، سدرہ کی داستان

سن کر میر شہباز ناشتہ چھوڑ کر بچوں کے کمرے کی طرف بڑھا۔

ارے آپ نے جائیں میں انھیں اٹھانے کے لئیے ایک بار پھر جاتی ہوں۔

NEW ERA MAGAZINE .com

سدرہ نے کمرے کے دروازے اور میر شہباز کے سامنے حائل ہو کر بولی۔

تم ماؤں کا یہ ہی مسئلہ ہے پہلے باپوں کے سر کھاتی ہو کہ بچہ بگڑ گئے بچے بگڑ گئے اور پھر جب باپ سدھارنے لگتے ہیں تو بیچ میں دیوار بن جاتی ہو، سامنے ہٹو میں ان تینوں کو پانچ منٹ میں تیار کروا کر لاتا ہوں۔

میر شہباز نے کندھے سے پکڑ کر سدرہ کو دروازے سے دور کیا اور کمرے میں داخل ہوا۔

شہوار، شہروز اور شاویز اگر تم لوگ پانچ منٹ میں نہیں اٹھے تو آ گئے جو ہو گا اس کے تم لوگ خود زمہ دار ہو گئے۔

کمرے میں میر شہباز کی گرج دار آواز گونجی تو شہوار، شہروز اور شاویز تینوں ہی بجلی کی تیزی سے بیڈ سے اٹھے اور واقعی ہی پانچ منٹ میں تیار ہو کر کمرے سے باہر چلے گئے۔

میر یہ آپ نے کیسے کیا۔

سدرہ نے حیران ہو کر کہا۔

میر شہباز کے کارناموں تک تم کبھی بھی نہیں پہنچ پاؤں گئ،اچھا اب جاؤں ان شیطانوں کو سنبھالوں اور آج رات زرا تیار رہنا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میر شہباز نے ذو معنی انداز میں سدرہ کے قریب ہو کر کہا تو سدرہ نے اسے آنکھیں دیکھائی تو میر شہباز ہنسنے لگا۔

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین